نمبر ۱
جمادی الاخری ۱۳۴۶ھ
قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ
مذہب کلکتہ
مضمون خاص
ایک درد بھری صدا
تاجدار افغانستان
غازی امان اللہ خان زاد اللہ حبہ فی القرآن
مرتبہ
فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نمبر ۱۵ فیرس لین کلکتہ

ایک درد بھری صدا

یہ وہ مضمون ہے جس کو بطور خط فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نے قرآن مقدس کے علم و عمل کی عام تبلیغ کی خواہش میں تاجدار افغانستان غازی امان اللہ خان اطال اللہ عمرہ کی خدمت میں سیاحت یورپ کے موقع پر بمقام کراچی و بمبئی روانہ کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان ۰ ان ھو الا ذکر للعالمین ۰ فیہ شفاء لما فی الصدور ۰ و ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۰

اے اسلام کے پرجوش و ہونہار نام لیوا تاجدار افغانستان! آپکا ورود ہندوستان مبارک ہو اور آپ کا پیام مشرق بنکر سیاحت مغرب کو جانا مبارک و سزاوار!

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد!

بزرگان اسلام کا سفر و حضر سب کچھ اسلام کیلئے تھا خصوصاً ملت بیضا کی مخصوص ہستیاں جن کے دم سے ہزاروں اُمیدیں وابستہ ہوں اونکی تو ہر حرکت کائنات کے سب سے بڑے اسی اہم فریضہ مبارکہ کی ادائیگی کیلئے ہونا چاہئیے - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اے امیر با توقیر یقیناً آپ جہاں جائیں گے اور جس راستے سے گذرینگے آپکو

دیکھکر لوگوں کو اسلام یاد آئے گا۔ اس صورت میں گویا آپ اور اسلام لازم و ملزوم چیز ہوگئے اسلئے ایک بندۂ خدا آپ سے یہی اُمید آپ سے قائم کرسکتا ہی اور اسی مقدس مسئلہ پر اپنے درد دل کا اظہار کرسکتا ہی اور بس! ؎

آتا نہیں ہی کچھ مجھے قرآن کے سوا — پیارا نہیں ہی کچھ مجھے ایمان کے سوا

آپ معزز مہمان ہیں خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو خود ہی سب کچھ دیا ہوا ہی ہم غریب میزبان ہیں آپکی شایان شان مہمان نوازی اپنی موجودہ بے بسی کی حالت میں کچھ بھی ادا نہیں کرسکتے :-

لیکن ہاں ہندوستان سے "ایک درد بھری" صدا بلند ہوئی ہی۔ جو ضرور اس قابل ہی کہ آپکی خدمت میں بطور یادگار پیش کی جائے :-

یہ ازلی و ابدی صدا وہ ہی جو کبھی علم الٰہی میں تھی۔ پھر لوح محفوظ پر منقوش ہوئی پھر بنی آدم کی ہدایت کیلئے انبیائے مرسلین کے ذریعہ حسب ضرورت زمین پر نزول فرماتی رہی۔ اور پھر یہ وہی مقدس صدا ہی۔ جو آج سے تیرہ سو چالیس برس پہلے کوہ حرا کی غار سے فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوئی اور چین کی دیواروں سے ٹکرائی :-

حقا کہ یہ وہ صدا ہی جس کا ادا کرنیوالا خود معبود برحق ہی اور جس کی وقعت و عظمت کا ایک لمحہ کیلئے تصور کیا جائے اور پھر اس صدائے مبارکہ کا تیئس بار ونکی صورت میں انسان اپنے مادی ہاتھوں پر ہونا دیکھے تو لاریب کہ کائنات کی سب سے بڑی نعمت سے مالامال پائے :-

مصلح ہمارے ہاتھ میں قرآن پاک ہی — گویا ہوں کل کائنات کا ساماں لئے ہوئے

چونکہ خدائے بزرگ و برتر کا یہ آخری آسمانی پیغام پچھلی ساری الہامی کتابوں کا مصدق اور مجموعہ ہی۔ نیز یہ کہ قیامت تک کیلئے دنیا والوں کی زندگی کا دستور العمل ہی اسلئے اس کا پہونچانیوالا بھی نبی آخر الزمان اور اگلے پچھلے ہر انبیائے مرسلین کے جداگانہ اوصاف

کا مجموعہ اور جامع کمالات و صفات برگزیدہ و اشرف ترین انسان ہے جس کا مقدس
اور پیارا نام احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے خدا کی بیشمار رحمتیں ہوں اس رحمت
عالم پر جو اپنے خصائل حمیدہ اور محنت شاقہ سے خدا کا سراپا فرمان اور زندہ قرآن بنگیا
تھا۔ اسی لئے حکم ہوا کہ استادِ ازل کے اس شاگرد رشید دنیا کے سب سے بڑے اس معلم اخلاق
اور توحید پرست کے قدم بقدم چلنا ہی اب ہر قوم و ملت کے افراد کیلئے واحد ذریعہ
نجات ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک کے ہر فرد بنی آدم کی آج
سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اب اپنی اپنی روش اپنے اپنے ساختہ پرداختہ مذہبی یا
ملکی قوانین سے یکقلم دست بردار ہو کر خدائی حکومت کے اندر آجائیں اور خدائی قوانین پر
عمل پیرا ہوں۔

وللہ در ما قال

کسی کی کیوں پرستش کیجئے اللہ کے ہوتے　　زمانے سے کہو گمراہ کیوں ہے راہ کے ہوتے
نبی کے اسوۂ حسنہ میں ہے خوشنودیٔ مولا　　غلط ہے پیروی سب کی رسول اللہ کے ہوتے
زبور و وید یا انجیل یا توراۃ کچھ بھی ہوں　　کسی کی کیا ضرورت ہے کلام اللہ کے ہوتے
ترا دل ہے خدا خانہ بناتا کیوں اسے بتخانہ　　طواف بتکدہ کیوں ہے یہ بیت اللہ کے ہوتے

خدارا حضرت مصلح مسلمانوں کی کچھ کہئے
ذلیل و خوار کیوں ہیں یہ کلام اللہ کے ہوتے

قرآن مقدس کی یہ صدائے برحق دنیا میں اس وقت بلند ہوئی جبکہ خدا کی زمین فتنوں
کا گہوارہ بنگئی تھی۔ پھر اطراف و اکناف عالم کی ساری باطل پرستیاں سمٹ کر ام القریٰ
میں جمع ہو گئی تھیں۔ خدا کا دنیا میں سب سے پہلا گھر مکہ مبارکہ سراپا صنمکدہ بن چکا تھا،
سارا عرب نا تہذیب اور جاہلوں کا مامن و مسکن تھا ایسے میں قدرت نے اپنے پیارے نبی اور

سب سے بڑے مصلح اعظم کو وہیں مبعوث فرمایا۔ اور قرآن مقدس کا وہیں سے نزول شروع ہوا تاکہ اس نظم خداوندی کی بنا پر ہر حصہ زمین پر خدا کی رحمت آسانی سے پھیل سکے اسی لئے ارشاد ہوا۔ ان ہو الا ذکر للعالمین اب کوئی نئی شریعت دنیا میں نہ آئیگی اور نہ کوئی نبی مبعوث ہوگا جس کا جی چاہے وہ اسی نور مبین کی روشنی میں ہر فرد کی اندر ایک نئی دنیا دیکھ لے اور ہر قطرہ کی اندر سمندر رکھے فائدہ حاصل کرلے۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین منزل مقصود تک پہونچا تیوالا سیدھا راستہ یہی ہے ھذہ تذکرہ فمن شاء ذکرہ۔ اور آخر میں یہ بھی فرمادیا کہ منکرین کیلئے اس کے بعد کوئی اور دوسری چیز ایمان و ایقان کیلئے نہیں ہو سکتی فبای حدیث بعدہ یومنون۔

اول ول سکتائی عرب نے اسکی مخالفت کی سننے سے انکار کردیا۔ کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اور پھر یہاں تک تشدد سے کام لیا کہ خدا کے پیارے داعی اسلام کو اپنے وطن عزیز سے ہجرت اختیار کرنا پڑی۔ کیونکہ خدا کا یہ مقدس نبی صلعم سب کچھ چھوڑ سکتا تھا لیکن صدائے حق کی تبلیغ سے ایک منٹ کیلئے بھی دست بردار نہیں ہو سکتا تھا۔

صاحب عزیمت نبی صلعم پھر یہ بھی نہیں کر سکتا تھا کہ صدائے حق کو مداہنت کی زندگی بسر کرنے دے کیونکہ وہ حق لیکر مبعوث ہوا تھا جس سے باطل کو سرنگوں ہونا تھا وہ دین کا مالک تھا اور دین حق دنیا میں صرف غالب ہی ہو کر رہ سکتا ہے۔

وکلمۃ اللہ ہے العلیا۔ الحق یعلو ولا یعلےٰ وارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ یہی وہ اسوۂ حسنہ کی سب سے پہلی منزل اور ہر زمانہ میں ایک مسلمان کیلئے وقت کا سب سے اہم مسئلہ ہے جس پر سب سے پہلے کاربند ہونا چاہیے کہ اوس کی زندگی کا مقصد اُن اوامر و نواہی کی تبلیغ ہو اور اُن احکام خداوندی کا نفاذ ہو جس سے دین حق غالب ہو کر اپنے پیرؤں کو غالب کردے اہالیان عرب نے جبتک اس

صدائے حق کی مخالفت کی دنیا کی ہر برائیوں سے ملوث رہا اور اسمیں جسقدر جس نے غلو سے کام لیا ہے اتنا ہی ابو لہب اور ابو جہل بنکر خسر الدنیا والآخرۃ کا مستحق بنا۔

لیکن جیسے ہی کہ انہوں نے اس آوازۂ حق پر کان دھرا اور اُسکی سمع و طاعت قبول کی تاریخ شاہد ہے کہ اُنکی زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا۔ اور پھر وہ دنیا کے محیر العقول انسان بنگئے۔

اس صدائے حق کی قبولیت نے ان خانہ بدوش بدوؤں کو دنیا کا مہذب ترین گروہ بنا دیا باطل پرست سب سے زیادہ حق پرست بنگئے۔ اپنی ہی ذات کیلئے نہیں بلکہ بلا امتیاز ساری دنیا کیلئے اور پھر اُسی عرب کے بنجر مقام سے دنیا کی بہترین پیداوار حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی علیہم السلام جیسے پاک نفوس نمودار ہوئے سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی قربانی حضرت خالد کی شجاعت حضرت عبیدہ بن الجراح جیسی بسالت حضرت عمرو بن العاص جیسی فاتحیت کہاں سے آئی؟ آخر اس کا سر چشمہ بھی اُسی عرب سے پھوٹا جو آج تاریخ عالم میں سنہری حرفوں میں جلی ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ سماء اعلےٰ پر نورانی حرفوں میں منقوش رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ یہ حقیقت ہے کہ سارا کرشمہ صرف اسی ایک صدائے حق کا تھا جو آج ہمارے اندر بھی قرآن مقدس کی صورت میں موجود ہے مگر یہ معاملہ کہ وہاں کچھ بھی نہ تھا اور سب کچھ ہوگیا تھا۔ لیکن آہ! کہ یہاں سب کچھ ہے اور پھر کچھ بھی نہیں جو کچھ بھی نہ تھے وہ سب کچھ ہو گئے تھے لیکن ندامت ہے کہ جو سب کچھ ہیں وہ کچھ بھی نہیں جنسے کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا اُنہوں نے سب کچھ کر دکھلایا۔ لیکن حسرت ہے کہ سب کچھ ہونیکا دعویٰ ہے وہ کچھ بھی نہیں کرتے خدا کی رحمتیں ان پاک روحوں پر جنہوں نے حق کو حق سمجھا اور پھر اُسکا حق ادا کرنے میں اپنی جان اور اپنے مال دونوں کو پیش کر دیا جسکا صلہ دونوں جہانکی پادشاہی کی صورت میں خدائے قدوس نے اُنکو بخشدیا تھا۔ یہاں قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت اُنکے قدموں کے نیچے تھے تو وہاں جنت کا نورانی تاج اُنکے سر پر ہے

اپنی مبارک زندگی انہوں نے حق کی تبلیغ میں گذار دی ہمیں بھی اُنہی کی پیروی میں اپنی عمریں گذارنی چاہئیں۔ ہمارا جینا مرنا بھی اسی مقصد وحید کیلئے ہونا چاہئیے کہ دنیا کا ہر گوشہ صدائے حق سے گونج اُٹھے اور ایک بار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے

میرے تاجدار افغانستان! مگر آج ہمیں بڑی حسرت و ندامت کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان صدیوں سے قرآن حکیم سے محروم ہیں قرآن اُنکے پاس موجود ہیں قرآن کو انہوں نے اپنے ہاتھوں، طاقوں الماریوں اور جزدانوں میں دفن کر دیا ہے مکاتب و مدارس قبرستان ہیں خانقاہیں سیاسی جد قومی انجمنیں محکمۂ تالیف و تصنیف اخبار و رسائل کے دفاتر اپنی اپنی تعلیمات کو پیش کر کے قرآنی تعلیمات سے خصوصًا مسلمانوں اور عمومًا دنیا کو محروم کئے ہوئے ہیں۔ آہ! او صد آہ کہ یہ بھول بھلیاں اور یہ رموز اور غوامض کے بیشمار تہ بتہ پردے پڑ پڑ کر قرآن پاک کی آسان عام فہم تعلیم اور دعوتِ حق مشکل ترین نہیں بلکہ عجیب ترین چیز بن گئی ہے:-

یا ناعی الاسلام! قم وانعہ   قد زال عرف، بدا منکر

پس آج اگر کسی کے ہاتھ میں قوت ہو اور زبان و قلم میں طاقت ہو تو سب سے پہلے لمحہ میں کلام ربانی کو زندہ درگور ہونے سے بچالے کہ اس سے بڑھکر اور کوئی نیکی نہیں ہو سکتی:-

قرآن مقدس اصل ہے جب صحیح طور پر اس پر بنیاد قائم ہو گئی تو قلعہ تک طیار ہو سکتے ہیں جو اصلی معنوں میں حصارِ اسلام کا کام دے سکیں گے۔

ممکن ہے کہ انمیں اسلام کی سچی تڑپ رکھنے والے بھی ہوں لیکن مصیبت یہ ہے کہ جب کبھی انکو اسلامی ترقی کا خیال آتا ہے ایک نئی پستی کا باعث بنجاتے ہیں یہ کیا ہوتے ہیں گو یا اسلام اور مسلمانوں کیلئے مصیبت! کیونکہ یہ اپنی رائے اپنی عقل اپنی تجویزوں کو اللہ کے علم اور اللہ کی پاس کردہ تجویزوں سے یا تو علحدہ کر کے پیش کرتے ہیں یا خلط ملط کی مرتکب ہو جاتی ہیں یا سرے سے غلط جامہ پہنا کر اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں جسکا لازمی نتیجہ تنزل ہی ہو سکتا ہے ترقی نہیں نامرادیاں ہی ہو سکتی ہیں لیکن فوز و کامرانی نہیں!

ایک بڑی مصیبت ان خود رائیونکی پیداوار اسلام میں منحوس فرقہ بندیاں ہیں جسکو قرآن مقدس کبھی اور کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اے جوان سال تاجدار افغانستان! خواص کا ہمیشہ سے یہی چلن رہا ہے جادۂ حق سے سب سے پہلے یہی ہٹتے ہیں اور حق جب آتا ہے تو الٹے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ یہی اسکی مخالفت بھی کرتے ہیں لہذا اللہ تعالی جسکو سچی تبلیغ کیلئے منتخب کرے اسکو سب سے پہلے یہ کرنا ہوتا ہے کہ عوام کو انکے قبضے سے نکال لے کہ ان خواص کی ناجائز جاہ و قار کے یہی غریب آلہ کار ہوتے ہیں :-

پس آج عوام کے ہی سامنے قرآن پاک کی سادہ اور عام فہم تعلیمات کو عام طور پر پیش کرنا چاہئے ٹھیک اسیطرح جسطرح ایک خط یا دوسری زبان کے ایک تار کا مضمون ذہن نشین کر دیا جاتا ہے کہ عمومیت اسکے اندر ہے اور ممکنات میں سے صرف یہی ایک طریقہ ہے مسلمان مرد مسلمان ہوں تو عورتیں بھی صالحہ اور قابلہ ہو سکتی ہیں اور پھر جو انسے انکی اولاد ہوگی وہ یقیناً سب کچھ ہوگی بخدائے لایزال اس ترکیب سے مسلمان آسمان و زمین کی ساری قیمتوں کے مالک ہو جائینگے اور پھر اسلام اس قابل ہو سکیگا کہ خدا کی تمامی مخلوق کو اپنے سایۂ رحمت میں لے سکے یہی وہ طریقہ ہے جس سے ساری تفرقے مٹ سکتی ہیں کہ شہر و ہر قصبہ و ملک میں اخوت سلامی کی لہر دوڑ سکتی ہے احمر و اخضر، ابیض و اسود اللہ کے ایک رنگین رنگ رنگے جا سکتے ہیں صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ یہی وہ تنظیم ہے جو ہر مسجد ہر خانقاہ ہر مدرسہ ہر شہر اور ہر ملک میں سمع و طاعت کا مادہ پیدا کر دے گی اور مسلمانوں کی ایک مرکزی طاقت آسانی کیساتھ پیدا ہو سکے گی جسکا مرکز وحید پھر مکہ معظمہ ہو سکے گا۔ کہ یہی منشاء خداوندی ہے :-

آج سب سے بڑی اسبات کی کوشش ہے کہ مسلمان مسلمان بنیں حالانکہ خدائے اسلام مسلمانوں کے عام طبقہ سے اسبات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی کاشتکاری زمینداری ریاست حکومت ملازمت تجارت صنعت و حرفت ہر ایک جائز کام کو انجام دیتے ہوئے بھی مبلغ و مجاہد ہیں اسلئے ارشاد ہوا

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ مفوضہ ہوئی تو عوام کیلئے ہوئی مگر خواص جنکو عالم ہونیکا لیڈر ہونیکا دعویٰ ہے اُنکی تو ہر حرکت اسی ایک فریضہ مبارکہ کی تکمیل کیلئے ہے اور بس اسی لئے ارشاد باری ہے۔ ولیکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

ای غازی اسلام! آپکا یہ لنواز کلمہ دنیا کو یاد ہے کہ" امان اللہ خان آنچہ داد جان درراہ اسلام ہمہ وقت حاضر است" بیشک خدا نے آپکو اس قابل بنایا ہے اور ظاہر ہے کہ جو جسقدر طاقت وسامان رکھتا ہے اُسی قدر اُس پر اللہ تعالےٰ کے احکام کی تبلیغ ونفاذ فرض ہے:۔

لہٰذا آپسے کہنا یہ ہے کہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت ہمیشہ یہی ہے اور رہیگی کہ اسلام اگر اپنے انتہائی عروج پر ہو تب بھی فرزندان توحید کیلئے اس سے بڑھکر اور کوئی مقدس ومبارک اور ضروری کام نہیں کہ احکام خداوندی کی نشر واشاعت کی جائے:۔

مگر یہاں تو معاملہ برعکس ہے فلہذا خدا کے اسلام اور پیغمبر اسلام کو خوش کرنیکا واحد عمل اسکے سوا بردہ دنیا پر دوسرا نہیں کہ قرآن مقدس کو محرومیت کیحالت سے نکالا جائے اور اسکی تعلیمات کو معنی ومطالب کیساتھ عام کیا جائے کہ رسول صلعم قیامت کیدن اسی سانحۂ دلگداز کیمتعلق فریادی ہونگے وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ دنیا میں حکومت تو احکم الحاکمین کی ہونی چاہیئے ان الحکم الا للہ دین تو خدائی دین ہونا لازم ہے ان الدین عند اللہ الاسلام رعیت ہونا اور بندگی تو معبود برحق کی صرف واجب ہے یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔ نفاذ تو خدائی قانون قرآن مقدس کا فرض ہے کہ اسکا امر امر اسکی نہی نہی اسکا حلال حلال اور اسکا حرام حرام ہے نیز اسکا عطیہ وانعام اور ترقی وعروج

ای شہریار افغانستان! اسلام کا فریضہ تبلیغ ابھی ادا نہیں ہوا اور اُسوقت تک یہ فرض برابر ہر فرد مسلم پر عائد ہے جبتک خدا کے آخری آسمانی پیغام قرآن مقدس کی صداسے اقوام عالم کے ہر فرد کے کان آشنا ہو جائیں:۔

ای مشرق کی حکمراں! دیکھنے والی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ دنیا قرآنی دنیا ہونیکیلئے بیقرار ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ میری معزز اور عزیز ترین مہمان اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ نادر ولاجواب تحفہ قرآن مقدس کی یہ صدائے حق ہے جو آپکے سامنے پیشکش ہے تاکہ آپ اس سے جسکو بھی جو کچھ دیں گویا دین ودنیا دونوں دیں۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ۔ دعا گو فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن کلکتہ (ہندوستان)

فی سبیل اللہ

(۱) رسالہ مذہب کے اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں جناب حافظ وزیر محمد صاحب (برٹرام اسٹریٹ نیو مارکٹ ڈیسٹ) نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرما دی ہیں:۔

(۲) رسالہ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد، نادار طلبا، مدرسین و واعظین، یتیم خانوں، پبلک لائبریریوں اور مدرسین و پروفیسران نیز اسلامی اخبارات و رسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے:۔

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام و پتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالہ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دینگے تو انکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی:۔

(۴) ہر شہر و قصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام دیا جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی:۔

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ و خیرات کے روپئے سے اسی طرح کا یا یہ تو رسالہ چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے:۔

(۷) مسجد و مدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئے جو محلے والوں کو صبح و شام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی و مطلب کیساتھ درس دے سکیں نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی و مطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی رکوع دو رکوع تلاوت کرکے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشا سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو اسی طرح ہر برس اور چھ مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مریدی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم و عمل پر بیعت لے وعظ و میلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر و رہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے:۔

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کرکے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے:۔

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے:۔

فقیر ابو محمد مصلح

جلد ۲ رجسٹرڈ نمبر سی ۱۵۵۵

قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ

نمبر ۲ جمادی الآخری ۱۳۴۶ھ

مذہب کلکتہ

مضمون خاص

صدائے حق

تاجدار دکن

محی الملت میر عثمان خان زاد اللہ حبہ فی القرآن

کی خدمت میں

مرتبہ

حکیم ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نمبر ۱۵ فیرس لین کلکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرماں فرمائے مملکتِ آصفیہ شہریارِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ تحیہ سلام مسنون قبول۔

عالیجاہا !

قرآن مقدس کی تعلیمات کا عام کرنا جس قدر آپکی گرامی ذات سے ممکن ہے اس ملک ہندوستان میں دوسرے سے ممکن نہیں اس لحاظ سے جی چاہتا ہے کہ ! آپکے سامنے کاغذ پر کلیجہ نکال کر رکھدوں کہانی اتنی طول ہے کہ اس کا اختصار بھی بہت زیادہ ہے ۔ع لطیف بود حکایت دراز تر گفتم الفاظ نہیں ملتے جن سے اپنے جذبات کی صحیح ترجمانی کرسکوں۔ لہٰذا اگر گذارشات کے یہ چند اوراق اپنی مطلب آری میں قاصر رہیں تو اپنی نکتہ نوازیوں سے آپ نوازش فرمائیں کہ اس ناتمامی کی تکمیل اور اس قول کو عملی جامہ پہنا تا آپ ہی کی ذات والا سے مخصوص ہے ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کے اُس عریضہ کا حصہ بھی آج کی گذارشات کے شامل ہے۔ جو روزنامہ الاصلاح کے ذریعہ پیشکش ہوا تھا:۔

ھوالمسک ماکررتہ یتضوع

میں ہر ایک سے پوچھتا ہوں کہ آج قرآن کہاں ہے؟ لیکن کوئی شافی جواب نہیں دیتا ! وہ جو اپنے کو عالم و مشائخ، لیڈر اور اخبار نویس کہتے ہیں اُنکے مروجہ اور چند اصطلاحی کلمے ہیں جنکو طرح طرح سے بار بار مدرسوں، خانقاہوں، انجمنوں اور دفاتر سے دہرا دیتے ہیں۔ اور بس!

غضب تو یہ ہے کہ یہ سب ہی اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں عین حق ہے، اسلام ہے اور قرآن ہے۔

میں کہتا ہوں اگر آفتاب طلوع ہو چکا ہے تو رات کی تاریکی دور ہونی چاہیئے اور دن کی روشنی میں غار کا کنارا اور سانپ بچھو کھماٹ نظر آجانا چاہیئے۔ اگر حق کا دروازہ ہے تو پھر

باطل کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر اسلام ہی کے لئے شب و روز دنیائے اسلام سرگشتہ و حیران ہے تو خلقِ خدا کو امن و سکون کی زندگی نصیب ہونی چاہیئے اور پھر اگر قرآن کے اوامر و نواہی حرام و حلال پر عمل ہے اور یہ آخری آسمانی کتاب مسلمانوں کے علم اور عمل و قول و فعل میں ہے تو خدارا کوئی جواب دے کہ روئے زمین پر خدائی حکومت کیوں قائم نہیں اور ربانی احکام کیوں نافذ نہیں!

بخدا الیقین اور حق الیقین کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ آج جو کچھ بھی یہ مدعیانِ دعوت و تبلیغ اسلام اور قرآن کے نام پر کر رہے ہیں وہ اصلیت سے بہت زیادہ دور ہے:۔

دیکھنے والی آنکھیں تو دیکھ رہی ہیں کہ جو مذہبی احساس کل تک تھا وہ آج باقی نہیں رہا اور جو آج تک باقی ہے۔ اُس کے کل تک باقی رہنے کی اُمید نہیں

مشکل آنست کہ ہر روز بتر می بینم

پس! ان نام نہاد علما، مشایخ، لیڈر، مصنفین اور اخبار نویسوں کی بھول بھلیاں اور غلط روش سے ہرگز ہرگز قرونِ اُولٰی کا مبارک منظر سامنے نہیں آنے کا اور خدائے اسلام اپنے انعامات اور انوارِ رحمت کی بارش نہیں کرنے کا جس کا وعدہ بار بار اپنی کتاب مقدس میں آتا ہے:۔

دینِ حق کو تو غالب ہونا چاہیئے۔ پیروانِ دینِ حق کو تو دین و دنیا دونوں کا مالک ہونا چاہیئے کہ عزت تو اللہ اور اللہ کے رسول صلعم اور جمیع مومنین کے حصہ کی چیز ہے۔ پھر یہ کیا ہے کہ دنیا اس کے برعکس دیکھ رہی ہے حالانکہ یہ مدعیانِ علم و عمل رات دن اسی اُدھیڑ بُن میں ہوئے ہیں۔ بات آسان ہے جس کو مشکل ترین کر دیا گیا ہے۔ راستہ سیدھا ہے جس کو خم دیکر طرۂ طرار بنا دیا گیا ہے:۔

خدا پر واقعی ایمان ہے تو یقیناً اُس کا کلام ہمارے لئے سب کچھ ہونا چاہیئے اسی طرح اگر ... آقائے نامدار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہی نیا کا

بہترین طریقہ ہے تو پھر کیوں نہیں آپ کی گرامی ذات کی ٹھیک ٹھیک پیروی میں قرآن
مقدس کو اپنا قول و فعل بنانے کی تڑپ ہو۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ رسول اکرم صلعم اسی کتاب مقدس کی دعوت کے لئے
مبعوث فرمائے گئے تھے اور کیا یہ صحیح نہیں کہ اس مصلح اعظم نے حکیم مطلق کے
اسی نسخہ مبارکہ کو دنیا والوں کے ہر مرض کے دفعیہ کے واسطے قیامت تک کیلئے
ہمارے درمیان چھوڑا اور کیا یہ درست نہیں کہ "دنیا کی زندگی کا وہ صحیح دستور العمل" حافظ حقیقی کی
حفاظت میں ہمارے اندر موجود ہے۔

تعلیم، غلط تعلیم ہے، وعظ و لکچر گمراہی اور فرقہ بندی کے لئے ہیں پیری مریدی اپنی مطلب
کے لئے ہے تالیف و تصنیف اور فن صحافت دنیا کیلئے ایک نئی مصیبت کا سبب ہیں،
خدمت قوم، اور ترقی ترقی سب اپنے اپنے اغراض و مقاصد کیلئے ہیں۔ قرآنی تلاوت
کا کس قدر غلط مفہوم ذہن نشین ہے جو دنیا میں قرآن اور اسلام کی سب سے بڑی توہین ہے "
"اتل ما اوحی الیک من الکتب" کا مطلب کس درجہ بے معنی رائج ہے اور حق تلاوت کا تو کہیں
پتہ ہی نہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ آج دنیا میں قرآن سے بڑھکر کوئی کتاب محروم تلاوت نہیں
ہے، جو اسکول اور کالج کے نصاب میں داخل ہے وہ بھی معنی و مطلب کیساتھ ایک فرزند
پڑھتا ہے، مہابھارت اور گیتا کا پارٹ چاہے مہینوں میں ختم ہو مگر پنڈت جی ہزاروں
سننے والوں کو ایک ایک اشلوک کے بعد معنی و مطلب سے آشنا کرتے ہیں اور سننے والے
گھنٹے تک سنتے رہتے ہیں اسی طرح تلسی داس کی رامائن جو ہر شب شہر کے محلوں
اور باتوں میں معمولی بنئے، تیلی تمبولی ۔۔۔ اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر جب بیٹھتے
ہیں اسی طرح پڑھتے ہیں کہ ایک ایک چوپائی پڑھی گئی اور پھر اسکا ارتھ لگایا گیا۔ مگر
خدائے بزرگ و برتر کا کلام رسول برحق کی زندہ اسوۂ حسنہ کا سب سے جداگانہ حال
ہے، مسجدوں میں جائیے تو کتابوں میں فصاحت و بلاغت اور جوڑ توڑ کے دریا بہہ رہے ہیں

خانقاہوں میں پہونچئے تو حقایق و معارف کے بیان میں آسمان وزمین کے قلابے ملائے جاتے ہیں وعظ کے ممبروں کو دیکھئے تو زمین پر آسمان کی باتیں ہو رہی ہیں۔ تراویح اور شبینہ کا ختم ہے تو ایسا کہ ایک بار ہی جو سر سے اُتارا جا رہا ہے اور سننے والے تعیین پارہ تک جانے کے بعد ایک آیت سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ گھروں پر بڑوں کی تلاوت رکوع اور ورق گننے تک محدود ہے۔ بچوں کی تعلیم بے معنی و مطلب کی ضروری سمجھی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ بچے اس لایق نہیں کہ وہ اس عالیشان کتاب کے معنی و مطالب کے متحمل ہو سکیں قرآنی تعلیمات کو عوام کی سمجھ سے بالا و برتر بتایا جاتا ہے رسول کی پیروی کے وعظ۔ بعد جب خود اُسی وعظ و تبلیغ کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ واعظ شہیریہ مقال طرح طرح کی تاویلوں پر اُتر آتے ہیں۔

شہریار دکن خدا آپکو سلامت رکھے اور قرآن مقدس کی تعلیمات معنی و مطلب کے ساتھ پھیلانے کا ذوق و ولولہ نصیب فرمائیے کہ کائنات کا سب سے زیادہ مقدس اور ضروری کام یہی ہے۔ یہ وہ کام ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جسکے واسطے دنیا کے سب سے بڑے انسان کامل نبی آخر الزماں کو مبعوث فرمایا گیا۔ اور جس کی حفاظت کا خود خدائے قدوس نے وعدہ فرمایا ہے اور یہ وہ اہم فریضہ مبارکہ ہے جس کے نہ انجام دینے والے کیلئے خدا کے محبوب ترین بندے پیغمبر اسلام آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فریادی ہوں گے۔ وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا۔ رسولؐ فرمائیں گے اے میرے رب میری قوم نے تیرے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

تاجدار دکن! صرف ایک ہی کام دنیا کے سارے کاموں کا کرنا ہے۔ فقط ایک ہی نیکی آسمان زمین کی ساری نیکیوں میں شامل ہے۔ دنیا کا ہر معاملہ، ہر تعلیم و ترقی کی عمارت اسی قرآن پاک کی مستحکم بنیاد پر قایم کرنی چاہئے مساجد، خانقاہوں اور مکاتیب میں معنی و مطلب کے ساتھ اس کی تعلیم رایج ہونی چاہئے تالیف و تصنیف

اور وعظ و پند تبلیغ و تنظیم کا بیشتر اور اصولی حصہ اسی دنیا کی نادر و لاجواب کتاب کے اصول پر پھونا جا سکے اس صورت سے کہ مسلمانوں کا ایک ایک فرد قرآن حکیم کی ہر آیت کے معنی و مطلب سے بآسانی آگاہ ہو سکے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح ایک تار اور ایک خط سے ایک جاہل شخص بھی دوسرے سے پڑھوا کر مطلب آشنا ہو جاتا ہے اور پھر اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اگر واقعی اسی طرح پر کامل ایک سال بھی مسلمانوں کے ساتھ توجہ اور سلوک کیا جائے تو پھر ہر فرزند توحید یقیناً اپنے اپنے مفروضہ روزانہ کاروبار کو انجام دیتے ہوئے بھی اپنی اپنی جگہ پر مبلغ اسلام اور مجاہد اسلام کا کام دے سکے اور پھر اس کے بعد اسکا لازمی نتیجہ۔ دیگر اقوام عالم کی رشد و ہدایت کا سلسلہ ہوگا جس کے بعد منشاء خداوندی کی تکمیل دین مکمل کے ذریعہ ہو سکے گی اور ہم کہہ سکیں گے کہ پیغمبر اسلام کافۃ الناس کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ میرے شہریار دکن! اس ملک ہندوستان میں جہاں اس فقیر نے بھی جنم لیا ہے۔ آپ کی ذات سب سے بڑی ہے۔ اس لئے آپ سے سب سے زیادہ درد دل کا اظہار مقصود ہے:۔

آپ کے اختیارات وسیع ہیں۔ اور آپ سب کچھ کر سکتے ہیں قرآن پاک میں ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

حضور والا! ہر انسان کے اندر ایک ارادہ اور ایک خواہش ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے حواس خمسہ اور اپنی قوت بشری کے تحت کبھی ظاہر کبھی باطن طور پر اسکو استعمال کرتا ہے۔ جس میں خیر کا حصہ بہت کم اور شر کا حصہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے انجمنیں۔ جماعتیں اور حکومتیں قایم کیجاتی ہیں۔ لیکن عاجز انسان کے محدود ذرائع احساسات سے قواعد و ضوابط کو محدود ہی رکھ سکتا ہے اور وہ بھی کبھی صحیح اور کبھی غلط طور پر

خانقاہوں میں پہونچئے تو حقایق و معارف کے بیان میں آسمان و زمین کے قلابے ملائے جا رہے ہیں وعظ کے ممبرونکو دیکھئے تو زمین پر آسمان کی باتیں ہو رہی ہیں۔ تراویح اور شبینا ختم ہے تو ایسا کہ ایک بار ہی جو سر سے اُتارا جا رہا ہے اور سننے والے تیس پارہ سن جانیکے بعد ایک آیت سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ گھروں پر بڑوں کی تلاوت رکوع اور ورق گننے تک محدود ہے۔ بچوں کی تعلیم بے معنی و مطلب کی ضروری سمجھی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ بچے اس لایق نہیں کہ وہ اس عالیشان کتاب کے معنی و مطلب کے متحمل ہو سکیں قرآنی تعلیمات کو عوام کی سمجھ سے بالا و برتر بتایا جاتا ہے رسول کی پیروی کے وعظ بعد جب خود اُسی وعظ و تبلیغ کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ واعظ شہریا مقال طرح طرح کی تاویلوں پر اُتر آتے ہیں۔

شہریار دکن خدا آپکو سلامت رکھے اور قرآن مقدس کی تعلیمات معنی و مطلب کے ساتھ پھیلانیکا ذوق و ولولہ نصیب فرمائیے کہ کائنات کا سب سے زیادہ مقدس اور ضروری کام یہی ہے۔ یہ وہ کام ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جسکے واسطے دنیا کے سب سے بڑے انسان کامل نبی آخر الزماں کو مبعوث فرمایا گیا۔ اور جس کی حفاظت کا خود خدائے قدوس نے وعدہ فرمایا ہے اور یہ وہ اہم فریضۂ مبارکہ ہے جس کے نہ انجام دینے والے کیلئے خدا کے محبوب ترین بندے پیغمبر اسلام آقائے نامدار حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فریادی ہوں گے۔ وقال الرسول یرب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا۔ رسولؐ فرمائیں گے اے میرے رب میری قوم نے تیرے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

تاجدار دکن! صرف ایک ہی کام دنیا کے سارے کاموں کا کرنا ہے۔ فقط ایک یہی نیکی آسمان زمین کی ساری نیکیوں میں شامل ہے۔ دنیا کا ہر معاملہ ہر تعلیم و ترقی کی عمارت اسی قرآن پاک کی مستحکم بنیاد پر قایم کرنی چاہئے مساجد خانقاہوں اور مکاتیب میں معنی و مطلب کے ساتھ اس کی تعلیم رائج ہونی چاہئے تالیف و تصنیف

اور وعظ وپند تبلیغ وتنظیم کا بیشتر اور اصولی حصہ ایسی دنیا کی نادر ولاجواب کتاب کے اصول پر چھوڑا جا سکے اس صورت سے کہ مسلمانوں کا ایک ایک فرد قرآن حکیم کی ہر آیت کے معنی ومطلب سے بآسانی آگاہ ہو سکے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح ایک تار اور ایک خط سے ایک جاہل شخص بھی دوسرے سے پڑھوا کر مطلب آشنا ہو جاتا ہے اور پھر اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اگر واقعی اسی طرح پر کامل ایک سال بھی مسلمانوں کے ساتھ توجہ اور سلوک کیا جائے تو پھر ہر فرزند توحید یقیناً اپنے اپنے مفروضہ روزانہ کاروبار کو انجام دیتے ہوئے بھی اپنی اپنی جگہ پر مبلغ اسلام اور مجاہد اسلام کا کام دے سکے اور پھر اس کے بعد اسکا لازمی نتیجہ۔ دیگر اقوام عالم کی رشد وہدایت کا سلسلہ ہوگا جس کے بعد منشائے خداوندی کی تکمیل دین مکمل کے ذریعہ ہو سکے گی اور ہم کہہ سکیں گے کہ پیغمبر اسلام کافۃ الناس کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ میرے شہریار دکن! اس ملک ہندوستان میں جہاں اس فقیر نے بھی جنم لیا ہے۔ آپ کی ذات سب سے بڑی ہے۔ اس لئے آپ سے سب سے زیادہ درد دل کا اظہار مقصود ہے:۔

آپ کے اختیارات وسیع ہیں۔ اور آپ سب کچھ کر سکتے ہیں قرآن پاک میں ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

حضور والا! ہر انسان کے اندر ایک ارادہ اور ایک خواہش ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے حواس خمسہ اور اپنی قوت بشری کے تحت کبھی ظاہر کبھی باطن طور پر اسکو استعمال کرتا ہے۔ جس میں خیر کا حصہ بہت کم اور شر کا حصہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ جن کو مد نظر رکھتے ہوئے پنچایتیں۔ جماعتیں اور حکومتیں قایم کیجاتی ہیں۔ لیکن عاجز انسان کے محدود ذرائع ایسے سارے قواعد وضوابط کو محدود ہی بلکہ سکتا ہے ... بھی کبھی صحیح اور کبھی غلط طور پر

اسی لئے آفرینش عالم سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک مختلف حیثیتوں میں نبی مرسل کا ظہور ہوتا رہا۔ یہانتک کہ کبھی پیغمبری اور بادشاہت کا اجتماع بھی کر دیا گیا۔ جس کی مثال داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدہ ہستیاں ہیں۔ تاہم انسان جن ماحول کے اندر پیدا کیا گیا ہے۔ ابھی اُس کے ارادوں اور خواہشات کو مغلوب کرنے کی مکمل طاقت اور رہنمائی درکار تھی۔ جس کے لئے دنیا کا سب سے بڑا انسان سب سے بڑی مقدس ذات کامل ترین ہستی کو مبعوث فرمایا جس کا مبارک نام محمد صلعم ہے۔ اور جس کے نام لیوا ہونے کا آپ جیسے تاجدار اور مجھ جیسے ذلیل و خوار کو یکساں طور پر سب سے بڑا فخر حاصل ہے۔ اُسی پیاری ہستی کے ذریعہ وہ مکمل کتاب ہمارے ہاتھوں میں دیگئی جس کو آج دنیا "قرآن پاک" کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اسی فرمانِ الٰہی کے مجموعہ کو منشائے الٰہی بھی کہا جاسکتا ہے جس کی غرض و غایت یہ ہے کہ اب ہر شخص کو اپنی سمجھ اپنی خواہش اپنے ارادے۔ اپنی طاقتیں اپنے قوانین اور اپنی حکومتوں کو اللہ کی دانائی و بینائی، اللہ کی خواہش اللہ کا ارادہ اللہ کی طاقت اللہ کے قوانین اور اللہ کی حکومت پر نثار کر دینا چاہیئے۔ اب جو کچھ بھی ہو اللہ کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے قانون کو جاری کرنیکے لئے اور اللہ کی حکومت قایم کرنیکے لئے ہو:-

دنیا رعیت (اللہ فرماں روا) دنیا ملازم اللہ آقا۔ دنیا عبد اور اللہ معبود زندگی کا واحد مقصد قرار پانیکے بعد سوائے عبادت کے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اور ہر کام عبادت ہو گیا تو کامل رسول صلعم مکمل احکام قرآن مقدس پر ایمان رکھنے والوں کی کامل عبادت دراصل قربانیوں اور ان ہی فداکاریوں کا نام ہوا جو اوپر بیان ہوئیں:-

ان ہی پر ایمان رکھنے۔ ان ہی پر عمل کرنے کا نتیجہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو دین و دنیا دونوں میں سربلندی کی صورت میں عطائے الٰہی ہوا اور آج ان ہی سے انکار اور ان ہی سے لاعلمی کا نتیجہ ہے جو سرنگوں کی ہئیت میں تنبیہ خداوندی ہے

عالیجاہا! بندہ اپنے معبود حقیقی کے سامنے انہیں کا جواب دہ ہے جس سے وہ نوازہ گیا ہو اور پھر اسی انداز سے احکم الحاکمین کے دربار میں جزاو سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اسلئے جو جس قدر زیادہ اختیارات اور قوت والا ہے اُسی قدر شب و روز کا ہر گھنٹہ اور ہر منٹ ہر سکنڈ اُس کے لئے بڑی ہی بیداری بڑے ہی انہماک بڑی ہی مستعدی بڑی ہی فداکاری اور بڑی ہی قربانیوں کا زمانہ ہوتا ہے۔

حکومت کا بوجھ فی الحقیقت بڑا بوجھ ہو ا لیکن اسی طرح بڑے عالیشان انعام الٰہی کا بھی مستوجب ہے میرے حضور! آج دنیا نے اس سبق کو بھلا دیا جو قرآن مقدس کے ذریعہ ہم کو دیا گیا تھا اپنی اور غیروں کے خواہشات کی حکومت قائم ہے نفس اور نفس پرستوں کی پیروی کا دار دورہ ہے اور زندگی کا ہر لمحہ اسی میں صرف ہو رہا ہے:۔

اللہ کی خواہش ورقوں اور جزدانوں میں ہے دل اور دماغ میں نہیں زیادہ سے زیادہ قول میں ہے فعل میں نہیں اللہ کی یہ ساری چیزیں اللہ کی یہ ساری زمین ساری حکومتیں غصب ہیں آہ کہ اللہ کی ملکیت پر ہمارے اور آپ کے سامنے ہمارے اور آپکے ہی ہاتھوں غیر اللہ کا غاصبانہ قبضہ ہو رہا ہے:۔

غصہ ہو تو اس پر غصے کی ضرورت ہے، قوت ہو تو اس پر قوت کی ضرورت ہے، اختیار ہو تو اختیار سے کام لینے کی ضرورت ہے مال ہو تو مال سے اور جان ہو تو لاتعداد جان دینے سے اس حق کو حقدار تک پہونچا دینے کی ضرورت ہے، اس پر لوٹنے کی ضرورت ہے، بیقرار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر تڑپنے کی ضرورت ہے تڑپانے کی ضرورت ہے۔ اس پر رونے اور رولانے کی ضرورت ہے۔ اس پر آہ و نالے کی ضرورت ہے اسکے لئے وقف ہو جانیکی ضرورت ہے اسکے لئے مٹ جانیکی ضرورت ہے۔ اور اسکے لئے مٹا دینے کی ضرورت ہے۔

حرا ب آباد ہندوستان میں مسلمان آکر نسبتًا دوسری جگہ سے زیادہ برباد ہو گئے ہیں آئے دن بربادیوں میں اضافہ ہے۔ اور حیف کہ ابھی آیندہ کے لئے بھی سنبھلنے کی کوئی

ضمانت نہیں :-

تو کیا اس کی ضرورت نہیں کہ واقعتاً ہندوستان کی سب سے بڑی ہستی میر عثمان علیخان
د ۔ س کے لئے سب سے پہلے اپنے کو پیش کر دے کہ وہ آج سے جو کچھ کرے گی قرآن
لفظاً بلفظ حرف بحرف کے مطابق کرے گی یہ کرنا ایسے ویسوں کا کرنا نہیں ہوگا۔ بلکہ اس
اثر بجلی کے تار سے بڑھکر بجلی کی روشنی سے زیادہ تیزی کیساتھ آناً فاناً تا فضائے عا
میں پھیل جائے گا :-

خصوصاً ہندوستان تو ایسا متاثر ہوگا کہ انشاء اللہ اس کی کایا پلٹ ہو جائے گی مسلم
آج سے بہتر کل کی حالت ضرور ہو جائے گی :- اور یہ وہ مثال ہوگی جو مشعل
کا کام دے گی :-

میرے تاجدار دکن! آپ کی مسلم نوازیاں آج مسلم ہیں۔ یہ فقیر چاہتا ہے کہ کل
قیامت میں بھی ہر مسلمان۔ اوّلون السابقون کی صف میں آپ کو دیکھے :- آمین

بندۂ خدا
"فقیر ابو محمد مصلح"

فی سبیل اللہ

(۱) رسالہ مذہب کے اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں جناب حاجی فقیر محمد وزیر محمد صاحبان نائی ٹولہ بڑا بازار کلکتہ نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرما دی ہیں:۔

(۲) رسالہ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد، دار طلبا، مدرسین و واعظین یتیم خانوں پبلک لائبریریوں اور مدرسین پروفیسران نیز اسلامی اخبارات ورسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے:۔

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام و پتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالہ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دینگے تو اُنکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی:۔

(۴) ہر شہر و قصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام بتایا جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی:۔

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ و خیرات کے روپئے سے اسی طرح ایک یا دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے:۔

(۷) مسجد و مدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئیے جو محلے والوں کو صبح و شام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی و مطلب کیساتھ درس دیسکیں نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی و مطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی رکوع دو رکوع تلاوت کرکے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشاء سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو اسی طرح ہر برس و چھ مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مریدی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم و عمل پر بیعت لے وعظ و میلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر و رہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے:۔

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کرکے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے:۔

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے:۔

فقیر ابو محمد مصلح

ناشر و مالک ابو محمد مصلح نے مذہب پریس نمبر ۱۲۱ زکریا اسٹریٹ کلکتہ سے شائع کیا

قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ

نمبر ۳ جمادی الاخری ۱۳۴۶ھ

مذہب
کلکتہ

مضمون خاص

اسلامی تبلیغ

وساطت جناب حاجی سر رحیم بخش صاحب مدفیوضہ

بخدمت جناب حاجی محمد فاروق لارڈ ہیڈلے دام مجدہٗ

مرتبہ

مولوی ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نمبر ۱ ھیرس لین کلکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ مضمون ہے جو بطور خطبہ جناب حاجی محمد صدیق رنگون والا ڈ ... سلمہ

صاحب دام مجدہ کے نام تبلیغ کانفرنس منعقدۂ دہلی کی صدارت کے

موقع پر بوساطت نواب حاجی سر رحیم بخش صاحب وغیرہ رئیس مبلغ قرآنؑ مقرر کیا

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمؐ

محترم صدر!　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ جس انجمن کی صدارت کے لئے انگلستان سے ہندوستان تشریف لائے ہین اس کی اہمیت دنیا کی ساری انجمنون سے بالا و برتر ہے تبلیغ وہ فریضۂ مبارکہ ہے جس کی ادائگی کے لئے صحف سماوی کا نزول ہوا، خدا کے مقدس بندے انبیائے مرسلین مبعوث ہوتے رہے اور آخر مین ایک داعی حق عرب کی سرزمین سے پیدا ہوا جس کے ہاتھ مین قرآن مقدس جیسا جامع مانع مقدس کلام بندون کی ہدایت کیواسطے قیامت تک کے لئے زندگی کا دستورالعمل بنا کر دیا گیا۔ رحمتِ عالم نے اسود واحمر، ادا ابیض واصغر سب ہی کو ایک رنگ مین رنگ جانے کی دعوت دی اور اپنی دنیا سے تشریف بری کے وقت اسی امانت الٰہی کو ہمین سونپا اور داعی حق ہوا۔

خدا کی بیشمار صلوٰۃ وسلام اس مکمل انسان کی روح مطہر پر جس کا اسوۂ حسنہ آج بھی ہمارے لئے ہر راہ مین آفتاب ہدایت کا کام دینے کو موجود ہے۔

قرآن مقدس آج بھی ذرے کو آفتاب اور قطرے کو دریا بخشدینے کے وعدے کر رہا ہے زمین کے بسنے والون کو آسمانی مملکتون کے ذریعہ وہ سب کچھ دیدینے کو تیار ہے جس کے لئے سعی کی جائے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔

مگر حیف ہے کہ مسلمانون نے اس کتاب مقدس کا حق تبلیغ ابتک ادا نہین کیا اس سلسلے

چاہئے مسلمان تبلیغ کا اب تو اس طرح نام لیتے ہیں گویا اسلام میں یہ کوئی
ایک مسلمان اگر مسلمان رہنا ہو تو وہ سراپا مبلغ اور ہمہ تن مجاہد
بن سکتا ہے مسلمانوں کے تنزل و ترقی کے ہزاروں اسباب اور بیشمار وسائل و ذرائع پیش
کئے جاتے ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ یہ سب بجائے منزل مقصود کے کہیں سے کہیں لئے جا رہے ہیں اور
دیکھنے والی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ راہِ صواب ابتک کسی کے پیش نظر نہیں۔
الحق کہ مسلمانوں کا سراپا تبلیغ اور ہمہ تن مجاہد بنجانا ہی قرون اولی میں دارین کی فتوحات کا باعث
ہوا تھا اور آج بھی صرف یہی دوعمل دین و دنیا حاصل کرنے کے لئے کافی و وافی ہے۔
اسلام کا ہر نام لیوا قرآن مقدس کے علم سے پہلے باخبر ہو جائے اور اس کے بعد وہ تاجر رہتے
ہوئے، کسان ہوتے ہوئے اپنے فرائض ملازمت وغیرہ کو انجام دیتے ہوئے بھی مبلغ اسلام
اور مجاہد فی سبیل اللہ ہو، چنانچہ اس معاملے میں بھی قرآن مقدس صاف و صریح الفاظ میں تقسیم
عمل کے مطابق سرگرم عمل کر رہا ہے اور مسلمانوں کو فریضہ تبلیغ اور کلمۃ الحق کے بلند رکھنے کے
اصول بیان فرما رہا ہے، ارشاد ہے کہ اسلام کا ہر فرزند مبلغ و مجاہد ہے،

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون	مسلمانوں تم بہترین امت اس لئے ہو کہ
بالمعروف وتنھون عن المنکر	اولاد آدم میں اچھے کاموں کی تبلیغ کرتے ہو
	اور برے کاموں سے روکنے میں جدوجہد کرتے ہو

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیت شریف میں فیصلہ فرما دیا ہے کہ
مسلمانوں کی زندگی کا واحد مقصد تبلیغ ہے ان کے بہترین امت ہونے کا سبب امر بالمعروف
نہی عن المنکر کے سوا دوسرا کچھ بھی نہیں، پھر یہ تبلیغ من مانی نہیں بلکہ صرف پیغمبر اسلام حضرت
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہونی چاہئے

لقد کان لکم فی رسول اللہ	خلاف پیمبر کسے رہ گزید
اسوۃ حسنۃ	کہ ہرگز نخواہد بمنزل رسید

یہی نکتہ ہے کہ رسول ﷺ کی اتباع پر خدائے بزرگ و برتر نے اپنے کلام مقدس مین جابجا
اس قدر زور دیا ہے اور یہی وہ راز ہے کہ پیغمبر رسالت پر ایمان لائے صرف توحید اقرار نجات
کے لیے کافی نہین اس ذات گرامی نے اپنے قول فعل سے اپنی پرائیوٹ زندگی اور پبلک زندگی
کو یکسان اور سراپا قرآن بنالیا تھا پس آج پیغمبر اسلام کی صحیح سوانح حیات اور ٹھیک
پیروی قرآن ہے اور بس! لہذا جس طرح آپنے اول روز سے لیکر اپنی آخری مقدس سانس
تک حق کی تبلیغ میں بسر فرمائی ٹھیک اسی طرح آپکا ہر امتی بھی یہی شیوہ اختیار کرے قرآن
مقدس کے مقصد عظیم کو دنیا کے ہر گوشہ مین پہونچانیکا ہر مسلمان کو ذمہ دار ہونا چاہئے
جسکو دنیا کے سب سے بڑے مبلغ اعظم نے اپنی مبارک زندگی کے ہر لمحہ مین انجام دیا۔

پس تبلیغ وہ فرض ہے جو ہر زمانہ اور ہر حالت مین عام مسلمانون پر بقدر توفیق عاید ہوتا ہے
لہذا اس صورت میں اسلام کا ہر فرزند مبلغ اور ہر نام لیوا مجاہد ہے' ایک تاجر اپنے کاروبار
کے اندر رہ کر بھی اسی طرح مبلغ ہے جس طرح ایک واعظ ممبر پر بیٹھ کر اس سے ہر لین دین کرنے
والا اسلامی تعلیمات سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے اسکا ہر معاملہ اپنے اس گاہک کو جو غیر قوم کا ہے
اچھا سبق دے سکتا ہے اور اخلاق محمدی ﷺ کا پائدار نقش صبح سے شام تک بازار مین بیٹھے
ہوئے دور دور کے باشندون کے دلون پر بٹھا سکتا ہے'

اسی طرح ہر ملازم پیشہ اور ہر کسان و ہر مزدور فریضۂ تبلیغ کی زندہ مثال ہو سکتا ہے
گویا ایک مسلمان جہان ہے وہان تبلیغ بھی ہے اور جہان جاتا ہے تبلیغ بھی اسکے ہمراہ جاتی ہے
تاریخ شاہد ہے کہ اگلون کا بھی حال تھا' جہاد ہو' یا تجارت' سفر ہو یا حضر' جس طرف
یہ اللہ والے گذر گئے اپنے ساتھ تبلیغ کا سیلاب بھی لیتے گئے'

گویا اسلام سراپا تبلیغ ہے اور ہر مسلمان مجسم مبلغ اور کائنات کا اس سے بڑھ کر دوسرا
کون شرف ہو سکتا ہے کہ اللہ کے بندوں کو اسکی مرضی کے مطابق اللہ سے ملنے کی
دعوت دیجائے' یہی سبب ہے کہ دوسری امتوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک تبلیغی امت کی

مسلمانوں کا دعویٰ تبلیغی کام کرنا مقدر ہونا چاہئے بلکہ خیر و روز حق کی دعوت میں اتر ہو ارشاد ہے:

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر

عام کر دو جو پاک نفوس ہیں جو کتاب اللہ کو محمد عربی کی پیروی میں اپنے قول و فعل سے انجام دیں۔

یہیں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا امین اپنے کو مسلمانوں نے من حیث القوم نہیں ثابت کیا اور تبلیغ کا شرف ان سے جاتا رہا تو کچھ بھی باقی نہ رہیں گے اور میں کہتا ہوں کہ اس قوم سے صرف یہی ایک چیز کھوئی گئی ہے جو سارے مرض کا باعث ساری تنزلی کا سبب سارے آپس کے بگاڑ کی وجہ اور سارے اغیار کے حملوں کا باعث ہے غور کیجئے تو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام جزیرہ نمائے عرب کے ایک حصہ میں شروع ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا پر چھا جاتا ہے اگر ہر عرب مبلغ اور مجاہد نہوتا تو قیصر کا تخت نہ الٹا جاتا، کسریٰ کا تاج نہ پامال کیا جاتا، مصر ہاتھ نہ آتا، شام فتح نہ ہوتا، افریقہ کے ریگستان کلمۂ توحید سے نہ گونجتے، یورپ کے قلب و جگر میں اذان کی آوازیں نہ پہونچتیں دور کیوں جائیے خود اس کفرستان ہند میں لا الہ الا اللہ کے پڑھنے والے، کروڑ مسلمان آج موجود نہ ہوتے، غرض اگلوں کی تبلیغی اور مجاہدانہ زندگی نہ ہوتی تو دنیا میں آج کہیں بھی اسلام ہرگز نہ ہوتا، اسلاف حق کی آواز بلند کرنے کے لئے والہانہ طور پر قرآن مقدس ہاتھ میں لئے ہاتھ میں تلوار لئے شوق جہاد میں گھروں سے نکل پڑنے کو زندگانی کا اصل مقصد سمجھتے تھے، اللہ کی رحمتیں ہوں ان پاک روحوں پر جن کا جینا اسلام کے لئے تھا اور مرنا اسلام کے لئے، میں نے عرض کیا کہ مسلمانوں کی ساری مصیبتوں کا واحد سبب فریضۂ تبلیغ کو یکقلم فراموش کر دینا ہے، ہر خطہ کے پہلے مسلمانوں نے کسی نہ کسی صورت میں اسکو زندہ رکھا، بعض آج بھی اسی لئے کسی نہ کسی صورت میں زندہ ہیں لیکن ہندوستان کے مسلمانوں جنھوں نے کم سے کم سات سو برس کی تبلیغ کا ادا بھی نہیں کیا اور کٹے کے پانی کی طرح منجمد

ہو بیٹھے تو ان کا پراگندہ ہو جانا کون سی تعجب کی بات ہے، ان کو اتنا بھی تو یاد نہین کہ
آخر اس ملک مین آئے کس طرح، اور آنے کی غرض و غایت کیا تھی، اس مدت دراز مین
ایک دن بھی خارجی تبلیغ کے فریضۂ مبارکہ کی انجام دہی کے لیئے انھون نے ہندوستان
سے باہر نکل کر اللہ کے نام کو بلند نہین کیا، رہی داخلی تبلیغ یعنی اس ملک مین رہ کر
اس ملک کے لوگون کی حق کی تلقین کرنا تو خدا شاہد ہے کہ اسکے لئے بھی وہ نہ کر سکے جو
ہونا چاہیئے تھا، خدا کی بائیس کروڑ مخلوق توحید خداوندی کی حقیقت سے بیگانہ
محض ہے ان سے زیادہ ان کے معبود ہین یعنی تیس کروڑ دیوتاؤن کے سامنے سر تسلیم
خم ہو رہا ہے جو سراسر حق کی حق تلفی کا باعث ہے اس سے بڑھ کر شریف و رذیل اور
چھوت چھات کا ناپاک مسئلہ جو شرف انسانیت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے
اور اسلامی مساوات و رواداری کی توہین ہمسایہ قوم کو مسجدون مین بلانا مدرسون
مین داخل کرنا قرآن پاک کا پڑھنا اور ان کے تزکیۂ نفس کا خیال کرنا تو دور رہا خواص
نے برہمنون کا طریقہ اختیار کر لیا یعنی قرآن مقدس کا جاننا خود مسلمانون کے حق مین
یا پوری طرح علم دین سے واقف ہونا صرف نام نہاد علماء کا کام رہ گیا اور عوام نے
سمجھ لیا کہ قرآن پاک جاننے کے لیئے نہین پیدا کیئے گئے،

۱۸۵۷ء کے غدر سے اگر کسی نے فائدہ اٹھایا تو وہ پہلے انگریز ہین اور دوسرے
سر سید مرحوم، بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ خوش قسمتی سے انگریزون کو سر سید ہاتھ آ گئے
جنھون نے مسلمانون کو انگریزیت کی دعوت دیکر دوسرے معنون مین برٹش راج کی
مشنری چلا دی، اور آج انہین کے متبعین کا ایک دوسرا گروہ مسلمانون کے لیڈر کے
نام سے سامنے آ گیا ہے جو کبھی کونسل اور میونسپلٹی کے ووٹ کے لیئے مارے مارے ڈولتا
ہے، اور کبھی انجمنون، کالجون، اسکولون کے چندون کے لئے جان کھپائے جاتا ہے
نت نئی تحریکین ہین اور نئی اپیلین، یہ نہ صورتاً مسلمان ہونا پسند کرتا ہے اور نہ سیرتاً

یورپ کی تہذیب کا دلدادہ ہو اور انگریزی علوم و فنون اور ملازمت کا پیدائشی غلام۔

اب مسلمان ۔ علما مشایخ اور ان لیڈروں کے اجزا ثلاثہ کے پھندے میں مبتلا ہیں اور خدا ہی ہے جو ان کو اس تثلیث پرستی سے نجات دے ۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا اور اس سبب سے ہو رہا ہے کہ عام مسلمان حقیقت سے ناواقف ہیں ورنہ یہ تو علما رکے پھندے میں آتے نہ مشایخوں کے سحر زدہ ہوتے اور نہ لیڈروں کے سیاسی اغراض و مقاصد کے شکار بنتے ، اور میں آج سے ہی کہے دیتا ہوں کہ پھر جبتک اس جادو کے قلعہ کی طلسم کشائی لوح محفوظ کی چیز قرآن مقدس کو لے کر عام مسلمان نہ کریں گے دنیا کے خود غرضوں کے ہمیشہ آلہ کار بنے رہیں گے ۔

یہ دل کے پھپھولے توڑنے نہیں ہیں بلکہ اوپر جو کچھ بیان ہوا وہ عین انصاف اور واقعہ کے مطابق ہے اور ہمارے جیسے شخص کو صاف لفظوں میں اس کا اظہار کر دینا ضروری ہے تا کہ جس کو آنکھیں ملی ہوں وہ دیکھے اور جس کو سمجھ کا حصہ نصیب ہوا ہو وہ سوچ لے اور حق کو اختیار کرے ۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اگر یہی علماء یہی مشائخ اور یہی لیڈر آخری آسمانی پکار کی تبلیغ نبی امی کی پیروی میں شروع کر دیں اور انسانی زندگی کا دستور العمل صرف قرآن مقدس کو بنالیں تو ہر طرح مبارک باد کے لائق ہیں اور آج جس طرح صرف نقصان پہونچ رہا ہے کل سے فقط فائدہ پہونچنا شروع ہو جائے گا۔

ان کو اور ان کے ساتھ ہر مسلمان کو غور کرنا چاہیے کہ آج عالم اسلام جس ماحول کے اندر ہے وہ کتنا بڑا خوفناک کتنا دردناک اور کتنا الم انگیز ہے صاحب بصیرت دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان کیا سے کیا ہو گئے ، جو دین غالب ہونے کے لیے تھا ، وہ مغلوب ہے اور جو قوم حاکم ہونے کے لئے تھی وہ محکوم ہے ۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔

خدائے بزرگ و برتر نے تو اپنے رسول اکرم کو ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور دین حق کو اسلئے دیا تا کہ وہ ہر دین پر غالب ہوکر رہے مسلمان تو اسلئے تھے کہ بقیہ اقوام عالم کو اسلام کا حلقہ بگوش بنائیں اور امن و امان کی زندگی بسر کرینگی دعوت دیں یہ اس لئے تھے کہ دوسرونکی ہدایت کریں مگر آج یہ حال ہے کہیں عیسائیت انکی تاک میں ہے اور کہیں ہندوئیت

ان باطل مذاہب والوں نے اسلام کو جس طرح اپنے لئے خطرۂ عظیم سمجھ کر ہر طرح سے اسپر یورش کی ہے وہ ارباب بینش سے پوشیدہ نہیں، ۱۹۱۱ء میں تمام دنیا کے عیسائیوں کی لکھنؤ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جسمیں تمام بلاد اسلامیہ میں کام کرنیوالے مشنریوں کے دس قائم مقام شریک ہوئے تھے اس مجلس میں زیر بحث صرف یہ مسئلہ تھا کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو عیسائی بنانیکی کیا تدبیریں ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار اس سلسلے میں پادری زویمر کے حسب ذیل چند جملے ہمارے لئے تیر و نشتر کا کام دینے کے لئے کافی ہیں، وہ کہتا ہے،

(۱) ملک مراکش اسلام کے انحطاط و زوال کا نمونہ ہے (۲) ملک چین میں اسلام کس مپرسی کیحالت میں ہے (۳) ملک جاوا میں اسلام عیسائیت میں تبدیل ہو رہا ہے (۴) ملک افریقہ اسلام کو ایک خطرہ کی صورت میں پیش کر رہا ہے (۵) اور ملک ہندوستان میں اسلام زمین تبلیغ عیسائیت کا موقعہ دے رہا ہے،

گویا اس بیچارے پادری کے خیال کے مطابق دنیا کو صرف عیسائیت کی ضرورت ہے اور ان ساری خرابیوں کا ذمہ دار اسلام ہے اس لئے "خاکم بدہن" اس کو مٹجانا چاہیئے۔

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

مجھے نہایت خوشی ہے کہ آل انڈیا تبلیغ کانفرنس کی مستقل صدارت نواب حاجی سر رحیم بخش صاحب جیسے ہمدرد اسلام کے ہاتھوں میں ہے اور جناب سید غلام بھیک نیرنگ جیسا با حمیت اسکا سکرٹری ہے لہذا اگر ان بزرگوں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی عطا کی ہوئی اور رسول صلعم کی بتلائی ہوئی تبلیغ قرآن پاک کے معنی و مطالب کے [illegible] کرنیکی صورت میں شروع کر دی تو کوئی

وجہ نہیں کہ خدا کا وعدہ پورا نہو اور تائید غیبی ان کے شریک حال نہ ہو جائے، ان اللہ علی کل شی قدیر

تبلیغ کی بھی دو قسمیں ہیں **داخلی** اور **خارجی**، داخلی تبلیغ تو یہ ہوئی کہ ہر فرزند اسلام مبلغ بن کر آپ اپنی حفاظت کریگا، نیز اپنے آس پاس میں تبلیغی فرض انجام دیگا اور خارجی یہ ہے کہ دیگر ممالک یا دیگر اقوام عالم کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دینے کا سامان کیا جائے

ان ہر دو تبلیغوں کو بیک وقت یا کچھ وقفہ کے ساتھ شروع کر دینا چاہئے، کیونکہ اگر ایک مخصوص گروہ عام مسلمانوں کے لئے آج کی طرح مخصوص رہا تو نتیجہ وہی برآمد ہوگا جو عرصہ دراز کر سامنے ہے، اس خاص گروہ کو صرف مسلمانوں کی اصلاح و فلاح سے کب فرصت ملیگی جو دیگر اقوام کیلئے وقت نکال سکے گا، اسلام تو کافۃ الناس کیلئے ہے پس اس کی فکر بھی ہر آن لازمی ہے کہ کافۃ الناس کے اندر حق کی صدا کو کیونکر بلند کیا جائے۔

سوال ہو سکتا ہے کہ ہر شخص اپنی جگہ پر رہکر کیونکر مبلغ بن سکتا ہے؟ لیکن اسکو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں، دین فطرت تو نہایت آسان ہے کلام اللہ شریف تو بہت ہی سہل اور عام فہم ہے یہ تو کسی انسان کے منطقی اور فلسفی دماغ کا نتیجہ نہیں بلکہ بندوں کے سب سے بڑے مہربان معبود مطلق کا کلام ہے جو ہر شخص کی قوت اور سمجھ سے اچھی طرح واقف ہے، پھر وہ ایسی کتاب کیوں نازل فرمانے لگا تھا جو انلوگوں کی سمجھ کے لائق نہ ہو جو اس کے مکلف بنائے جانیوالے ہوں اور جن کی جزا و سزا کا معاملہ اسی قانون الٰہی پر موقوف ہے، افلا یعقلون ؕ

قرآن مقدس سارے آسمانی صحائف کا نچوڑ، اور مکمل اسلام کا مجموعہ ہے، جس کا جان لینا، اسلام کا جان لینا ہے۔

نبیوں کے آنے کا سلسلہ بند ہو گیا، وحی آسمانی رک گئی، صحائف کا نزول منقطع ہو گیا اور قیامت تک کے لئے یہ یوں ہی رہیگا تو اب زمین کی خلافت اور ان سب کی نیابت سوائے قرآن مقدس کے کس کو حاصل ہے۔

فی سبیل اللہ

(۱) رسالہ مذہب کا اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں جناب دین محمد صاحب ۱۵ اے پرلین کلکتہ نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرما دی ہیں:-

(۲) رسالہ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد نادار طلبا، مدرسین و واعظین یتیم خانوں پبلک لائبریریوں اور مدرسین و پروفیسران نیز اسلامی اخبارات و رسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے:-

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام و پتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالہ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دینگے تو انکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی:-

(۴) ہر شہر و قصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام سکھایا جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی:-

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ و خیرات کے روپئے سے اسی طرح کے ایک یا دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے:-

(۷) مسجد و مدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئیے جو محلے والوں کو صبح و شام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی و مطلب کیساتھ درس دے سکیں نیز کسی لڑکے یا لڑے کو بغیر معنی و مطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی رکوع رکوع تلاوت کرکے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشا سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان اور اسی طرح ہر برس دو ڈھائی مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مریدی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم و عمل پر بیعت لے وعظ و میلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر و رہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے:-

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کرکے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے:-

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے:-

فقیر ابو محمد مصلح

جلد ۳ رجسٹرڈ نمبری ۵۵۵۱ — نمبر ۴ جمادی الاخری ۱۳۴۶ھ

قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ

مذہب کلکتہ

مضمون خاص

ایک نے قرار التجا!

ناظرین رسالہ مذہب

کیخدمت مین

مرتبہ

مہتمم ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نمبر ۱۵ ویس لین کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲ نمبر ۴

ایک بے قرار التجا

ناظرین رسالہ مذہب - آج آپکے سامنے اس حقیقت کا اظہار مقصود ہے جو ممکن ہے کہ آپ مین سے بہتیرون کے خیال مین اس وقت نہ گذری ہونگی جبکہ آپ رسالہ مذکور کے خریدار ہو رہے ہونگے اس سلسلے مین آپسے یہ کہنا ہے کہ مذہب کوئی معمولی رسالہ نہین بلکہ اپنے رنگ کا واحد پرچہ ہے اس لئے نہین کہ اسکا کاغذ اور ٹائیٹل اعلےٰ درجہ کا ہے اس لئے بھی نہین کہ یہ وقت کا بہت پابند بہت ضخیم اور بہترین لکھائی چھپائی کا حامل اور شاندار ہے ہان اسلئے بھی نہین کہ اسکے اندر گوناگون مضامین افسانے، مذاق، غزلین، نظمین تصویرین معہ ازکار مباحث، فرقہ دارانہ حجت وتکرار اور برعکس نام نہند زنگی کافور کے سامان موجود ہین، اس لئے بھی نہین کہ اس کا اڈیٹر بہت قابل شخص ہے یا کوئی انوکھی تحریک پیش کی گئی ہے اور اس لئے بھی نہین کہ رسالہ مذہب کا دفتر کوئی عالیشان محل کے اندر ہے اور اڈیٹر کے علاوہ سب اڈیٹر نیز دیگر کارپرداز موجود ہین حقیقت حال یہ ہے کہ بیان تو فن صحافت کا دعویٰ ہے نہ اڈیٹری کی شان اور آہ اگر اس لئے بھی نہین کہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کے اس مسکین پرچہ کا کوئی معاون و مددگار ہے -

آج کی بے قرار التجا صرف اس لئے ہے کہ ایک آواز ہے جس کے برقرار رکھنے کی گذارش کی گئی ہے ایک شمع ہے جو زمانہ کی مخالف ہوا کے جھونکون کا مقابلہ کر رہی ہے اور ڈر ہے کہ فقیر ابو محمد مصلح کے دم کے ساتھ وہ بھی گل ہو کر نہ رہ جائے حالانکہ ایسا نہین ہو سکتا تاہم آپ بھی دست بدعا ہون کہ خدائی امداد اس کے شریک حال ہو جس کے بعد کسی قسم کا خطرہ باقی نہ رہیگا۔ ؎

فانوس بنکے آپ حفاظت ہوا کرے ؛ وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے۔

یہ دعوےٰ کہ مذہب کوئی معمولی رسالہ نہیں بلکہ دنیا کا واحد ضروری رسالہ ہے حقیقت پر مبنی ہے اسکا
بین ثبوت اس کے ہر ہفتہ کے چند اوراق ہیں اور بس! لیکن اس کے اندر وہ باتیں درج کیجاتی ہیں
جو واقعتاً دنیا کی تنہا مبارک صدا ہے۔ اس کے اجراء کا آج مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا میں خدائی
حکومت کے قیام و بقا کی تحریک پیش کی جائے، خدائی قوانین کے نفاذ کا آوازہ بلند کیا جائے
اس علم و عمل کا خیال دلایا جائے جس کے بغیر انسانیت امن چین سے محروم ہے اور رہے گی
دنیا والے جس کے بغیر صحیح زندگی بسر نہیں کرسکتے اور نہ ہی اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرسکتے
ہیں، یہ کہتا ہے کہ قرآن مقدس کی تعلیم معنی و مطالب کے ساتھ عام ہونی چاہئے اور یہ کہ آخری
آسمانی کتاب تمامی اقوام عالم کے لئے ہے اس لئے اس کا علم و عمل عام ہونے کی اشد ضرورت
ہے، قرآن حکیم دنیا کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ فطرۃ اللہ (یعنی اپنے وجود) کی حفاظت
ہر انسان پر فرض ہے، اور دین فطرۃ سوا اسلام کے اور کوئی نہیں اس لئے سب کے سب حقیقی
اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ماننے والے ہو جائیں ایک
پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر پھر کان امۃ واحدۃ کا ثبوت
دیں، خدا کی ایک رسی کو سب کے سب مل کر مضبوطی سے تھام لیں اور خدا کے ایک رنگ میں
رنگ جائیں، صبغۃ اللہ من احسن من اللہ صبغۃ، یہ اسلام وہ ہے جس پر انکی
پیدائش ہوئی ہے مگر آگے چل کر یہ کچھ سے کچھ ہو گئے ہیں، حق جہاں کہیں اور جس کسی کے پاس
بھی ہو اس کو معلوم کرلینا چاہیے کہ وہ اسلام یہ ہے اگرچہ وہ اسلام کو جان نہیں رہا ہو
ہر طرف سے کٹ کر اللہ سے رشتہ جوڑ لینا چاہیے مادہ شماکی تحریکات، درس و تدریس
دعوت و تبلیغ کو یک قلم ترک کردینا چاہیے، بیگانگی سے یکسر باز آجانا چاہیے اور کل
مومنین، اخوۃ کے منظر سے ملاء اعلےٰ کو شرما دینا چاہیے۔
مساوات اسلامی سے فضائے عالم کو معمور کردینا چاہیے محبت و پیار اور اخلاص سے روئے
زمین کو بھر دینا چاہیے امن وامان کے پیغام سے بحر و بر کو گونج جانا چاہیے، قرآن تو

پھر انسان میں حیوانات تک کو خدا کی رحمتوں سے نوازنا چاہئے جس طرح خدا ایک رسول ایک آخری کتاب قرآن مقدس ایک ہے اسی طرح سب کا قبلہ بھی تحقیقی معنوں میں ایک ہونا چاہئے مکہ معظمہ کو ہر طرح کی مرکزیت حاصل ہونی چاہئے اور سال میں ایک دفعہ روئے زمین کو ام القریٰ میں سمٹ آنا چاہئے'

مسلمان صرف قرآن مقدس کے علم وعمل سے ہی مسلمان ہو سکتے ہیں اور عمومیت صرف اسی ایک کتاب کے علم وعمل کے اندر ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح ایک غیر زبان کا تار یا خط بے پڑھا لکھا انسان بھی دوسرے کسی سے پڑھوا کر سن لیتا اور سمجھ لیتا ہے اس کے بعد اس پر عمل پیرا بھی ہوتا ہے اس طرح پر ہرگز نہیں کہ صرف ونحو کی بڑی بڑی کتابیں لا ہے' چھوڑے' نصاب تعلیم اور عالیشان کالج ومدرسے میں داخلہ کی ضرورت لازمی سمجھی جائے' تب تیرہ سو برس کا خدا کا بھیجا ہوا خط جو زندگی کا دستور العمل ہے پڑھا یا قابل عمل ہو سکے' کیا موجودہ طریقہ تعلیم عمومیت رکھتا ہے نہیں اور سو بار نہیں کیا سارے تاجر سارے کسان' سارے ملازمت پیشہ وہ بھی کوئی پچاس برس کی عمر والے اور کوئی ساٹھ برس کی عمر لئے ہوئے ہی نہیں عورتیں اور انکے بچے بھی کیا ممکن ہے کہ دس برس کے نصاب تعلیم کے لئے اپنے اپنے مفوضہ امور سے دست بردار ہو جائیں اور پھر اگر ایسا ارادہ ہو بھی تو کیا نظم عالم کے لئے یہ ممکن ہے نہیں سو بار نہیں اور ہزار بار نہیں' مسلمانوں کی فرقہ بندیاں اسی سے مٹ سکتی ہیں اور مسلمان پھر مسلمان اسی طرح بن سکتے ہیں' ہی چیز ہے جن کی جگہ پر قائم رکھتے ہوئے انہیں روزمرہ کا کاروبار انجام دیتے ہوئے بھی مبلغ و مجاہد بنا سکتی ہے اس کے بعد یہ خدا کے سچے بندے اور خدا کے دین کے سچے پھیلانے والے بن سکتے ہیں۔

رسالہ مذہب کے اجرا کو قریب ایک سال سے زائد کا عرصہ گذر چکا ہے جس میں مسلسل انہی مقدس تحریک اور انہیں پاک مقدس خیالات کو بار بار اعادہ کیا جاتا رہا ہے۔

ناظرین نے ایک ہی دو پرچوں سے معلوم کر لیا ہوگا کہ واقعی رسالہ مذہب سمجھ غبار دو رسالے

اور بہ تالیف و تصنیف سے ایک علیحدہ بات کہتا ہے اور یہ وہی بات ہے جو علم خدا میں تھی
پھر پیغمبر آخر الزمان کو بتلائی گئی اور ان کے ذریعے قرآن مقدس کے نام سے قیامت تک
کے لئے بندوں کی نجات دارین کے لئے باقی رکھی گئی۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ

قرون اولے کے مسلمانوں نے اسی پیغام ربانی اور حکمت الٰہی کے علم و عمل سے دین و دنیا دونوں
حاصل کر لی تھی اس کی تعلیمات کے ذریعہ باطل پرست دنیا کی جگہ حقائق و معارف اور امن
و امان کی دنیا لاکر رکھدی گئی تھی جس کے علم و عمل سے وہ کہاں سے کہاں پہونچ گئے
تھے وہی تو اک تہا ہی دنیا بھی ان کے قدموں کے نیچے آگئی تھی آہ! اور صد آہ! کہ ان
مقدس ہستیوں کے بعد والے مسلمانوں نے اس خدائی عطیہ کو چھوڑ دیا غلط معنوں میں اس کی
تعظیم کرنے لگے اور اس کی پیروی کا غلط اور بڑے نام دم بھرنے لگے تیر اس کی تعلیمات میں
ان کی زندگی مخالفانہ گذر رہی ہے جس پر یہ مطمئن بیٹھے ہیں قرآن پاک کو لوگوں نے حقیقتاً
چھوڑ دیا ہے اور بالکل محرومیت کی حالت میں ڈالدیا ہے یہی وہ قوم ہوگی جس کی شکایت رسول
برحق خدائے عزوجل کی بارگاہ میں قیامت کے دن ان پر درد الفاظ میں فرمائیں گے۔

وقال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا ہ

خدا کا ایک سب سے زیادہ ناچیز بندہ اپنی تحریر و تقریر سے مسلمانوں کے اس تیرہ سو برس
کے بھولے ہوئے سبق کو نہیں نیا بلکہ ازلی و ابدی سبق کو پھر یاد دلا رہا ہے۔ ہیں ہے؟
کوئی ہے کہ قرآن مقدس کی صدا پر لبیک کہے اور اپنے پیارے خدا کو راضی کرلے

رسالہ مذہب کا اول دن سے یہی نصب العین رہا اور آخر تک بھی رہیگا اس کے نکالنے کی
غرض خالص مذہبی تبلیغ ہے

تجارتی غرض نام و نمود کا بھی یہاں کوئی ذکر نہیں اگر ایسی ہوتیں تو مذہب سلسلے
آتے لیکن بجائے ہاتھ آنے کے دو ماہی سے بائیکاٹ کیا گیا۔

رسالہ مذہب اتبک ایک روپیہ سالانہ مین دیا گیا ہو اور ایک ہزار کے حساب سے
بارہ ہزار رسالے تقریبا مفت تقسیم کئے گئے ہین وی پیون کی واپسی بھی تقریبا
ایک ہزار ہو یہ اور اسی طرح کی باتین ہین جن سے ظاہر ہو کہ جلب منفعت سے اس
رسالہ کو دور کا لگاؤ بھی نہین خدائے جل و علا کا حکم ہو کہ ہم نے مسلمان کی جان اور مسلمان
کے مال کو خرید لیا ہو اور اس کے بدلے مین انہین جنت دی ہو بس اگر کوئی شخص
ان دو مین سے کسی ایک کو بھی اپنا سمجھے ہوئے ہو تو اس کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ
وہ جنت کی خریداری سے باز آرہا ہو ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم
باموالھم بان لھم الجنۃ

تو کہنا یہ مقصود ہو کہ اگر اس راہ میں کائنات کا سارا خزانہ بھی خرچ کر دیا جائے اور ہزار بار
زندہ ہو کر جان فدا کر دی جائے جب بھی کچھ نہین اس فقیر کی زندگی کا ہر لمحہ اس خیال
مین اور اسی تڑپ مین گذر رہا ہو کہ قرآن مقدس کے علم و عمل کی تحریک کو کس طرح عام کیا
جائے امداد غیبی کا ہر آن انتظار رہی تمناؤن کی ایک دنیا ہو جسے سینے مین دبائے بیٹھا ہو
آرزوؤں کا ایک سمندر ہو جسے روکے ہوئے ہو ایک پورے مشن کا کام ہو جسے
تنہا انجام دے رہا ہو کلکتہ جیسے مقام مین اس طرح اخراجات کر رہا ہو کہ دیکھنے والے
حیران ہین رسالے کے مستقل خریدار اتبک دو سو سے زائد نہین جن کی خریداری کی رقم
سال کو دو سو روپے ہوئی غور فرمایئے کہ اس عظیم الشان تحریک اور عظیم الشان اخراجات
کے سامنے اس کی کیا حقیقت ہو مجھے لوگ مجنون کہین گے مگر لاکھ مین مجنون نہین
اور اگر ہون بھی تو اس اپنے جنون پر لاکھ عقلمندیان نثار ہین

در رہ منزل لیلیٰ کہ خطرہاست بسے ۔ شرط اول قدم آنست کہ مجنون باشی

فکر کی کوئی گتھی یہ بلکہ کوئی لمحہ مین سلجھانے نہین دیتا ہو ایک شخص
کام کر رہا ہو اور اس کی دوسری قسط ... ہو اور سے رسالہ مذکور کا ہفتہ وار اخبار

للہ مدد میری اے ہمت مردانہ

حوصلہ تو یہ کہتا ہے کہ روزانہ ہی نہیں بلکہ مذہب کو صباحی اور مسائی ہونا چاہیے لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

یقیناً خواہش تو ایسی ہی تھی جو اوپر بیان ہوا لیکن موانع ہزار در ہزار ہیں اور ان کے دور کرنے کے لیے ناظرین مذہب کی خدمت میں آج کی بیقرار التجا جس پر خدارا آپ لبیک کہیں اور بجائے خود آپ ہی ہر ایک مستقل محرک بن جائے۔

میں اپنے فرائض سے غافل نہیں ہوں، ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اپنی آواز پہنچانے پر غور کر رہا ہوں، ہر جماعت کو جھنجھوڑ رہا ہوں، ذرہ بھر بھی جس سے امید ہے اسکا دامن تھامنے کو تیار ہوں۔ آرام اور مجھے، غفلت اور اس جان سے عزیز مقصد سے غفلت، خدا وہ دن نہ دکھائے کہ مجھے یہ سانحۂ عظیم دیکھنا نصیب ہو میری موت حقیقی موت اس دن ہوگی جس دن دنیا میں اس تحریک کا نام لیوا کوئی باقی نہ رہے گا لیکن اس غلام کو اپنے پیارے آقا سے امید ہے کہ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہ ہونے دیگا اور میری روح اس تحریک کو پھولتے پھلتے دیکھ کر باغ باغ رہے گی۔

مقدس تحریک کا خلاصہ

(۱) مدرسۃ الاسلام یعنی دنیائے اسلام کی ایک تبلیغی مرکزی تعلیم گاہ کا مکہ معظمہ میں قیام

(۲) قرآن مقدس کی تعلیمات کو معنی و مطالب کے ساتھ عام کرنا۔

(۳) اقوام عالم کو خدائی حکومت کے قیام اور خدائی قوانین کے نفاذ کی دعوت دینا

ناظرین رسالۂ مذہب

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میری جان اور میرا مال سب کچھ اس راہ میں قربان ہے آج کی صحبت میں مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس مبارک سلسلے میں آپ کیا کچھ کرنے کو تیار ہیں۔

چند جواب طلب سوالات

(۱) اسوقت تک رسالہ مذہب کے مطالعہ نے آپ پر کیا اثر کیا اور اس کے متعلق آپنے کیا خیالات قائم کئے

(۲) اس تحریک کے پھیلانے کیلئے آیندہ رسالہ مذہب کا جاری رکھنا ضروری ہے یا نہین یا کوئی اور طریق کار اختیار کیا جائے

(۳) آپ اِن خیالات سے متفق ہین یا نہین جن کا اسکے اندر اظہار ہوا نیز آئندہ اس کی خریداری اور توسیع اشاعت کے لیے تیار ہین یا نہین

(۴) ہفتہ وار ہو جانے کی وجہ سے ایکسالا چندہ بطور معاونت للعہ مناسب ہے یا نہین

(۵) کیا آپ اپنا سالانہ چندہ بذریعہ منی آنڈر روانہ کرتے ہین یا آئندہ پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے

مقدس تحریک کا خلاصہ ایکبار پھر ملاحظہ فرمایئے

اہل خلوص اسلامی دل سوزی سے اسکے متعلق بھی اپنی رائے اور اپنے مشورہ سے آگاہ فرمایئے نیز یہ بھی کہ حصول مقصد کے لیے مین نے جو اس کے متعلق طے کیا ہے کیا اس کو آپ قبول فرماتے ہین ؟

(یعنی)

(۱) آغاز کار کے لئے کم و بیش پانچ لاکھ روپیون کا جمع ہو جانا۔

(۲) اور سالانہ بارہ لاکھ روپیون کی مستقل امداد کا مقرر ہو جانا۔

مین امید کرتا ہون کہ

میری بیقرار التجا خالی نہ جائے گی اور ناظرین رسالہ مذہب لوٹسی ڈاک سے اسکے نتائج سے مطلع فرمائین گے۔

دعاگو

فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن

آغازِ کار

مقدس تحریکات کے سلسلے میں ایکسال سے زائد ہوئے اور ہر رسالہ مذہب کلکتہ کے ہمر پر مختصر دائرے میں جو انجام پا رہی ہیں (۱) مدرسۃ القرآن کا قیام عمل میں آچکا ہے اسکو ہندوستان میں مدرسۃ الاسلام یعنی دنیا کے اسلام کی تبلیغی مرکزی تعلیم گاہ مکہ معظمہ کی شاخ سمجھنا چاہیئے اسکی مستقل بنیاد تو خداوند عالم کو جہان منظور ہوگی وہاں ڈالی جائے گی لیکن فی الحال نمبر ۲۱ زکریا اسٹریٹ کلکتہ میں ہے جہاں بعد نماز صبح سے عشا تک معنی و مطالب کے ساتھ قرآن پاک کی تعلیم کا ہر وقت دروازہ کھلا ہوا ہے اسمین کسی قسم کی اجرت و فیس نہین لیجاتی اور نہ ہی وقت کی پابندی ہے بلکہ ہر طرح کے پڑھے بے پڑھے تاجر اور نوکری پیشہ گھنٹے آدھے گھنٹے کے لئے آئین اور اللہ کی کتاب سے واقفیت حاصل کرین (۲) مدرسۃ القرآن میں تعلیم پانیوالوں کی ایک ایسی جماعت بھی تیار کرنی مقصود ہے جو قرآن پاک کی تعلیمات کو معنی و مطلب کے ساتھ عام کرنیکے لئے وقف ہون خاص صورتوں میں اس جماعت کی ہر ممکن امداد یہاں سے متعلق ہوگی (۳) ان تحریکات اور عام دعوت و تبلیغ کیلئے رسالہ مذہب اور دیگر تبلیغی رسائل شائع ہورہے ہین اور ابتک تقریباً پچیس ہزار مختلف رسائل شائع ہوچکے ہین ذاتی دو برس اس سلسلے میں کام کر رہے ہین جن سے اردو کے علاوہ دوسرے مختلف زبانون مین بھی کام لیا جاسکتا ہے مدرسۃ الاسلام مکہ معظمہ کے قیام اور خلائی حکومت خدائی قوانین کے نفاذ کی دعوت و تبلیغ کے لئے فقیر خود بہت جلد اپنا دورہ شروع کردینے والا ہے۔

(امداد)

میری سمجھ مین نہین آتا کہ مین کیا کسی سے امداد کیلئے کہون اور کیا نہ کہون کہنے کی ایک بات ہو تو کہی جائے امداد کا ایک طریقہ ہو تو بتلایا جائے اپنا تو یہ عالم ہے کہ کاش اپنا دل آپکے سینے مین رکھدیتا اور جو کچھ میری زبان پر ہے آپ سے کہلواتا ممکن ہوتا تو کاغذ پر کلیجہ نکالکر رکھدیتا کہ آپ خود میرے مطالبات سے اچھی طرح واقف ہوجاتے بہرحال اس مقدس راہ میں آپ سے جو کچھ ممکن ہو کیجیے زکوٰۃ اور خیرات کی مد سے یا اسکے علاوہ دیگر امداد سے اسکے کام کو آگے بڑھائیے اللہ تعالیٰ آپکے کام کو نمایان ترقی دیگا۔

ابو محمد مصلح

فی سبیل اللہ

(۱) رسالۂ مذہب کے اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں جناب محمد شاہ خان و جناب سلطان خان صاحبان ٹھیکہ دار ڈیرہ غازیخان نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرمادی ہیں :-

(۲) رسالۂ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد، نادار طلبا، مدرسین، واعظین، یتیمخانوں، پبلک لائبریریوں اور مدرسین و پروفیسران نیز اسلامی اخبارات و رسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے :-

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام و پتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالۂ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دیگا تو انکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی :-

(۴) ہر شہر و قصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام سکھایا بھی جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی :-

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ و خیرات کے روپئے سے اسی طرح کے ایک یا دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے :-

(۷) مسجد و مدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئیے جو محلے والوں کو صبح و شام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی و مطلب کیساتھ درس دے سکیں نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی و مطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کیونکہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی ایک رکوع دو رکوع تلاوت کرکے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئیے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشاء سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو تاکہ اسی طرح ہر برس اور چھ مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مرید ی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم و عمل پر بیعت لے وعظ و میلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر و رہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے :-

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کرکے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے :-

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے :-

فقیر ابو محمد مصلح

[illegible]

قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ
مذہب
کلکتہ
مضمون خاص
دوزخ اور اہلِ دوزخ
مرتبہ
ابو محمد مصلح مبلغ قرآن

دوزخ سے خدا کی پناہ

کیون نہ قرآن کا ہو علم و عمل — ہوش مین اب بھی آ اور اب بھی سنبھل
حکم حق سے ہے اس طرح غافل — علم کی چیز سے ہو یون جاہل
امر اور نہی کا خیال نہین — نہ حرام و حلال ذہن نشین !
گمرہی چھوڑ ! آ ہدایت پر — جان دیدے خدا کی الفت پر
کام کرنے کا کیون نہین کرتا — قہر سے حق کے کیون نہین ڈرتا
جی مین جو آئے اُس کو کیون کرنا — مجرم دین ہو کہ کیون مرنا !
چونک للّٰہ اب بھی ہو آگاہ ! — آہ ! اگر توت پر تری صد آہ !!
رہزنون کو سمجھتا ہے رہبر — پیر ہون، مولوی ہون یا لیڈر
کیون بناتا نہین انھین رہبر — کس کے قرآن کی کسوٹی پر !
تو ہی سب کچھ ہی ہو اگر آگاہ — حق دکھائے گا خود ہی اپنی راہ
چھوڑ دے چھوڑ دے ہر اک بدعت — حق کی للّٰہ اب بھی کر خدمت
فرقہ بندی سے باز آ بھائی ! — "ہائے اسلام کی وہ یکجائی"
تو تو دنیا کی تھا ہدایت کو — تو تو دنیا کی تھا حکومت کو
ہائے کیا ہو گیا تجھے بتلا — تو نے دونون جہان کو کھویا
خود ہی دوزخ کی سمت جاتا ہی — تجھ کو افلاس اپنا بھاتا ہے
چاہتا کیون ہے تو خدا کی مار — وقنا ربنا عذاب النار

مصلح

دوزخ اور اہلِ دوزخ

ولو یری الذین ظلموا اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا و ان اللہ شدید العذاب ٭

کاش! مشرکین اپنی اس بری حالت کو آج دیکھ لیتے جو عذاب دوزخ کے وقت دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہوجاتا کہ ہر ایک قسم کی قوت خاص اللہ ہی کے لئے ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ اللہ ظالموں پر نہایت عذاب کرنے والا ہے پھر یقیناً اس دیکھنے کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اپنے گمراہ عالم اور لیڈر اور اخبار نویس و مصنفین سے ضرور بیزار ہوجاتے اور پھر صرف اللہ کے بتلائے ہوئے قرآنی احکام کی اللہ کے رسول محمد صلعم کی پیروی میں زندگی بسر کرتے اور دنیا کو اسی کی دعوت دیتے،

اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورا و العذاب و تقطعت بھم الاسباب ٭ کاش وہ وقت بھی آج ہی ان کو نظر آجاتا جبکہ لوگوں کے باطل پیشوا جن کی آج یہ من گھڑت باتیں عمل میں لا رہے ہیں خود ہی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے اور اپنے تابعداروں سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہونگے اس لئے کہ اپنی غلط پیشوائی کی سزا میں ہمارے عذاب قیامت میں مبتلا ہوں گے اور ان کے باہمی مدد و امداد کے سارے تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔

وقال الذین اتبعوا لو ان لنا کرۃ فنتبرا منھم کما تبرءوا منا کذلک یریھم اللہ اعمالھم حسرات علیھم وما ھم بخارجین من النار

وہ بڑا حسرتناک سماں ہوگا جبکہ جھوٹے پیشواؤں کے ماننے والے اپنی دینی

مولویون، پیرون، لیڈرون، مصنفین اور اخبار نویسون کے منہ موڑ لینے کی بیزاری سے بے آس ہو جائین گے اور یہ کہہ رہے ہون گے کہ کاش ہمارا پھر لوٹ کر دنیا مین جانا ہو جاتا تو پھر ہم بھی اسی طرح ان جھوٹے پیشواؤن سے بیزاری کا اظہار کرتے جس طرح آج ٹھیک وقت پر ہمین انہون نے دھوکا دیا ہی

یہ افسوسناک باتین اس لیئے ہون گی کہ جھوٹے پیشوا اور غلط کار پیرو دون کو اللہ تعالٰے ان کے غلط اعمال دکھلا کر ان پر افسوس کا عذاب بھی نازل کرےگا کیونکہ دوزخ سے نکلنا تو ممکن ہی نہ ہوگا۔

یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یٰلیتنا اطعنا اللہ و اطعنا الرسولاہ

جس روز اپنے جی کے اسلام پر چلنے والون، جھوٹے مولویون، جھوٹے پیرون جھوٹے لیڈرون جھوٹے اخبار نویسون اور جھوٹے مصنفون کے ماننے والون کے چہرے دوزخ مین جھلسے جائین گے تو یہ کہین گے کہ آہ! کاش ہم بجائے ان جھوٹون کی بات مین آنے کے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کیئے ہوتے جو قرآن کی تفصیلی چیزین ہین۔

وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرآءنا فاضلونا السبیلاہ ربنا اٰتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعنا کبیراہ

پ ۲۲ ع ۵ ۔

ان مریدون، اور ان متبعین کا غصہ سے یہ حال ہوگا اور کہین گے کہ اے میرے رب ہم نے تو انہین اپنا سردار اور اپنے سے بزرگ سمجھ کر ان کی مریدی کی غلامی حاصل کی تھی، اور ان کی پیروی مین سب کچھ خرچ کیا تھا مگر انہون

نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ بجائے ہدایت کے گمراہ کر دیا سیدھے رستے سے بہکا دیا تو اے میرے رب ان کا دوہرا قصور ہو اس لئے ان کو ہم سے دوگنے عذاب مین مبتلا کر اور اے میرے خدا ان کو اپنی سب سے بڑی لعنت کا مستحق گردان۔

واذ یتحاجون فی النار فیقول الضعفآء للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فھل انتم مغنون عنا نصیبا من النار ؕ قال الذین استکبروا انا کل فیھا ان اللہ قد حکم بین العباد ۔ پ۲۴ غ۱

قیامت کا وہ وقت قریب ہی آ نیوالا ہی جبکہ دوزخی اپنے پیشواؤن سے اس بات کا جھگڑا کرین گے کہ ہم تو عام لوگون مین تھے لیکن تم خاص لوگون مین تھے اس لئے ہم تمہارے تابع تھے کیا اس کے بدلے مین آج اتنا کر سکتے ہو کہ ہمارے اوپر سے تھوڑی سے آگ بھی ہٹا سکتے ہو تو بڑے لوگ اس کے جواب مین کہین گے کہ آہ! آج تو ہم تم دونون برابر ہی مین ہین اللہ کو اپنے بندون کو یا ہمی جو کچھ حصہ دینا تھا وہ دے چکا اس مین ذرہ بھر کسی کے دخل کی گنجائش نہین۔

وقال الذین فی النار لخزنۃ جھنم ادعوا ربکم یخفف عنا یوما من العذاب ؕ

آہ! آہ!! اہل دوزخ کی بے بسی اور اس مصیبت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جبکہ ان کے پیشوا اُن سے منھ پھیر لین گے اور ان کو کسی سے کوئی امداد کی امید نہ رہے گی، تو داروغہ جہنم یعنی موکلان دوزخ سے اپنی التجا پیش کرین گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ کوئی دن تو ہم پر سے عذاب دوزخ ہلکا کر دیا جائے۔

قالوا اولم تک تاتیکم رسلکم بالبینت ؕ قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعؤا الکفرین الا فی ضلل ؕ

ان نافرمانون کی التجا پر موکلان دوزخ جواباً کہین گے کہ کیا تمہارے سے اللہ کے رسول کے ذریعہ اللہ کی کتاب نہین پہونچی تھی'
مجرمین جواب دین گے کہ ہان ہم اہل کتاب تو تھے جس کا موکلان دوزخ یہ کہین گے تب تو کسی کے عرض و معروض کی کوئی گنجائش نہین' جو کچھ کہنا ہو وہ تمہین کھولو' مگر آہ ا کچھ اس دن کا فرون کا عرض و معروض کرنا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطان للانسان خذولا۔ پ ۱۹ ع ۱

آہ! وہ دن بھی کیسا مصیبت کا دن ہوگا جبکہ اللہ کا نافرمان مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹیگا اور کہے گا اے کاش مین صرف اللہ کے رسول کی پیروی کو دوست رکھ کر نجات یافتہ ہوتا۔ ہائے میری کم بختی کہ مین نے پیر' ملا' مولوی' فلان لیڈر اور فلان مصنف و اخبار نویس کو کیون دوست بنایا۔

ان گمراہون نے تو قرآن مقدس کے ہوتے ہوئے اپنی اپنی من مانی دعوت و تبلیغ کی' اپنا وعظ کہا اپنا مرید بنایا' اپنا خلیفہ بتلایا اپنا مضمون اپنا لکچر اپنی رائے' اپنی انجمن' اپنی تجاویز پر خرچ کرایا اور ہمین عمر بھر حق سے غافل رکھا دنیا مین تو ہم اس کے منہ سے ہمیشہ یہی سنتے رہے کہ ہماری ہی بات ٹھیک ہے اور ہماری ہی پیروی مین بھلائی ہے مگر آج تو ہم سے یہ علیحدہ ہوگیا' اور شیطان کا تو قاعدہ یہی ہے کہ وقت پڑے پر انسان کو چھوڑ کرکے

ہو جاتا ہے۔

یوم ... الرحمٰن وکان یوماً علی الکافرین عسیرا ۵

دنیا میں تو ان گمراہوں نے لوگوں میں پھوٹ ڈال کر اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے نام پر وعظ لیکچر دے کر پیری مریدی کا جال بچھا کر اپنے زبان و قلم کے اختیارات کو کام میں لائے، مگر قیامت کا دن جو حق ہے اس دن تو بادشاہت صرف اللہ ہی کی ہوگی اور وہ دن تو نافرمانوں پر بڑا سخت ہوگا، سخت اور نہایت سخت ایسا سخت اور ایسا دردانگیز کہ جس کے تصور سے ہی ایمان والوں کے آج بھی دل لرز جاتے ہیں اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ویقول الکافر یلیتنی کنت ترابا۔

اللہ کے نافرمان کہیں گے کہ اے کاش ہم خاک ہو جاتے اور یہ دن نہ دیکھتے،

یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا

اے کاش اس دوزخ کی زندگی نصیب نہ ہوتی یہاں کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی ہم مر گئے ہوتے اور کاش ہم نیست و نابود ہوتے،

علم القرآن

جدید ترکی

مفید مذہبی اصلاحات پر ایک نظر

(۱) کوئی مقصد مدرسہ جو فرقہ دار تعلیم دیتا ہو جاری رکھا جائے سُنی شیعہ خارجی وہابی مقلد غیر مقلد وغیرہ کے تفرقوں کی تعلیم و کتابت سے ملک کو صاف کیا جائے (۲) پیر پرستی خلاف قرآن ہے اس سے قوم اور ملک کو بچایا جائے اور صحیح اسلام کی تعلیم و اشاعت کا سلسلہ بنگرانی سلطنت جاری کیا جائے (۳) سلطنت کا مذہب وہ اسلام ہے جو حضرت محمد صلعم پر نازل ہوا اور جس میں توحید و نیک اعمال کی متواتر تاکید ہے (۴) کوئی مولوی یا ملا یا حافظ جب تک سند حاصل نہ کرے ملک میں وعظ نہ کہے (۵) بچوں کی ابتدائی تعلیم میں بے معنی و مطلب سمجھائے قرآن شریف پڑھانا یا طوطے کی طرح رٹانا اور انکی ابتدائی عمر کے قیمتی اوقات کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم میں مشغول کرکے دل و دماغ پر اندازہ سے زیادہ بوجھ ڈالنا مفید نہیں ہے اسلئے قرآن شریف کی تعلیم کا سلسلہ سن بلوغ پر پہنچنے پر جاری کیا جائے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ جدید ترکی کی یہ مفید اصلاحات یقیناً مفید اور ضروری ہیں مگر آخری نمبر کے متعلق یہ کہنا ہے کہ قرآنی تعلیم کو بچوں کے دماغ کیلئے بوجھ سمجھنا قطعاً صحیح نہیں میرا دعویٰ ہے کہ ہر دس برس کے بچوں اور بچیوں کو میں ہر ان آیت کا مطلب ذہن نشین کراسکتا ہوں جنکا مجھے علم ہے اس صورت میں قصور تو معلمین کا ہے جنکا خمیازہ قرآن اور بچوں کو اٹھانا پڑیگا اگرچہ یہ بھی صحیح ہے کہ اس الٹے قانون کا باعث بہت کچھ مدرسین ہیں جو کہتے ہیں کہ بچے اس قابل نہیں کہ انکو معنی مطلب کیساتھ قرآن پڑھایا جائے تو اسکی صحیح اصلاح یوں ہوسکتی ہے کہ قرآن پاک ہرگز ہرگز بے معنی و مطلب کے نہ پڑھایا جائے کہ اسلام کے اندر آج سب سے بڑی اسی اصلاح کی ضرورت ہے۔ (مصلح)

الہلال

عن اللغو معرضون

مولانا ابوالکلام مدظلہ کی ہستی مسلمانان ہند میں ایک خاص امتیاز رکھتی ہے آپکی ذات سے چند اوصاف مخصوص ہیں جنمیں سب سے زیادہ قابل قدر آپکا شغف قرآن ہے چنانچہ ابتک جو تحریریں آپکی اس مبارک سلسلے میں نکلی ہیں وہ "الہلال" و "البلاغ" کو ہمیشہ زندہ رکھنے والی ہیں مگر الہلال کا دور ثالث سخت مایوس کن ہے کیونکہ مولانا کے ان چند اوصاف خصوصی میں سے نہ تو اس میں آزادی کا درس جاری ہے نہ کلمۃ الحق کے بیان کی تڑپ پائی جاتی ہے اور نہ ہی مسائل حاضرہ پر کوئی صحیح روشنی ڈالی جاتی حالانکہ فن صحافت اگر اس سے تشنہ رہے تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہجاتا سب سے بڑھ کر قرآن مقدس کی صحیح روشنی پیش کرنا تاریکی میں ہے جس کو یقیناً ناظرین الہلال معاف نہیں کر سکتے ان ضروری اور مبارک عنوانات سے "الہلال" کا تہی دامن ہونا ہی کیا کم قابل شکایت تھا کہ مولانائے موصوف نے اسکی جگہ دور از کار مباحث کو بخشدیں، جو غیر ضروری ہی نہیں بلکہ بسا اوقات مخرب اخلاق بھی ہیں جس طرح نپولین کی پرائیوٹ زندگی "پبلک کے پلیٹ فارم پر لائی گئی ہے کیا اسی طرح غیر اقوام کے اہل علم اور صحیفہ نگار شاہان اسلام میں سے کسی کو منتخب نہیں کر سکتے پھر کیا اسی طرح راجپال اور ورتمان جیسوں کے مصنف پیدا نہیں ہوسکتے اور فضا تاریک و مکدر نہیں ہوسکتی، بیشک مسلمانوں کی یہ بدنصیبی ہے کہ الہلال جیسا شاندار پرچہ اس طرح مسلمانوں کو صحیح لوح پیش کرنے سے قاصر رہے ہم مولانائے موصوف سے نہایت ادب کیساتھ عرض کرینگے کہ وہ دنیا کا سب سے زیادہ مقدس کام قرآنی تعلیمات کا صحیح معنوں میں عام کرنا ہی اپنے پیش نظر رکھیں تصویروں، افسانوں اور اسناد قدیمہ و جدیدہ معلومات کی مسلمانوں کو اسوقت قدر ضرورت نہیں ہے اور نہ دنیا میں ایسے کام کرنیوالوں کی کوئی کمی لہذا ہمارے مخدوم مولانا اپنی شان اور اپنے انشا کی شان کا اعتبار قائم فرمائیں اور وقت کے سب سے زیادہ ضروری کام پر متوجہ ہوں،

فی سبیل اللہ

(۱) رسالہ مذہب کا اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں۔ جناب ناصر خان صاحب۔ ریوتی پور (غازی پور) نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرما دی ہیں۔

(۲) رسالہ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد، نادار طلباء، مدرسین و واعظین، یتیم خانوں، پبلک لائبریریوں اور مدرسین و پروفیسران نیز اسلامی اخبارات و رسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے۔

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام و پتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالہ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دیگا تو اسکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی۔

(۴) ہر شہر و قصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام بتایا جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی۔

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ و خیرات کے روپئے سے اسی طرح کے ایک دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کریں۔

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔

(۷) مسجد و مدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئیے جو محلے والوں کو صبح و شام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی و مطلب کے ساتھ درس دے سکیں۔ نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی و مطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کیونکہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے۔ جمعہ کا خطبہ بھی ایک رکوع دو رکوع تلاوت کر کے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئے۔

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشاء سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو اور اسی طرح ہر برس یا چھ مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے۔

(۹) پیروی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم و عمل پر دعوت دے۔ وعظ و میلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر و رہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتا سکے۔

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کر کے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے۔

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے۔

فقیر ابو محمد مصلح

پرنٹر و پبلشر ابو محمد مصلح نے مذہبی پریس نمبر ۱۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ سے شائع کیا

قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ
مذہب
کلکتہ
مضمون خاص
جنّت اور اہلِ جنّت
مرتبہ
فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن

جنت اور اہل جنت

آہ! وہ جلوے کہ جنت کی بہار!
جس مین رویت یار کی صورت کی ہو
وہ نظر آ ئے گا جس کو سنتے ہین!
دیکھنا اس کو وہان ہو گا نصیب!
باتین اُس کی کیسی ہون گی دلنواز
لطف کیا کیا ہوگا اس احسان مین
اس کے انعامات کی کیا بات ہے
رحمتون کی اس کے بارش بےحساب
حور ہو جنت ہو یا جام طہور
مرنے جینے کا نہین مذکور وان
جو طلب کیجئے سوا اس سے ملے
غنچۂ دل دیکھئے کیونکر کھلے
متقی کی شان پیدا کیجئے
غیب پر ایمان اور پڑھنا نماز
اس نے جو کچھ ہے کیا تم کو عطا
جو ہوا نازل رسول اللہ پر
جان لو اور مان لو قرآن کو
پڑھ لو اس کو معنی و مطلب کے ساتھ
ان و عدلے ہے اسی قرآن مین
جس پہ صدقے جس پہ سو جان سے نثار
کس لئے خواہش نہ اس جنت کی ہو
جس کی مہجوری مین سر کو دھنتے ہین
جس کا موسے کو نہ تھا جلوہ نصیب
جس کا یہ دونون جہان ہے سوز و ساز
شان جس کی ہے نئی ہر آن مین،
قادر مطلق وہ جس کی ذات ہے
ہے کرم سے جس کے ذرہ آفتاب!
جو کہ ہے قرآن مین ہوگا ضرور
ارث جنت' اور عمر جاودان
جانین کیا وہ دیگا کیا اس سے ملے
جانین کیا کیا دینگے وہ کیا کیا ملے
پھر خدائی مین جو ہو سب کیجئے
مال کی اور جان کی دینا نیاز
خرچ کرنا اس کو تم راہ خدا
بس چلو تم اس کی سیدھی راہ پر
ہان بناؤ اپنے اب ایمان کو
دو تو عالم تم کو لگ جائیگا ہاتھ
ہے پہنچنا جنت کی اسی فرمان مین

مصلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت اور اہل جنت

من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا

جنت میں جانیوالے سب سے پہلے انبیائے مرسلین اس کے بعد صدیقین پھر خدا کی راہ میں شہید ہونیوالے اور پھر صالح بندے اور ان کے نیک ساتھی ہوں گے ان کی جنت ان کے مرتے ہی قائم ہو جائے گی اور ان کی روحیں اس میں انعامات الٰہی کے لطف اٹھانے میں مصروف ہوں گی۔

حتیٰ اذا جاءوھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین۔

یہانتک کہ جب بہشت کے پاس آئیں گے اور بہشت کے دربان ان کے خوش آمدید میں کہیں گے، تم پر سلامتی ہو تم خوشحال ہوئے تم اس میں داخل ہو ہمیشہ کیلئے

مثل الجنۃ التی وعد المتقون ط فیھا انھار من ماء غیر اٰسن ج وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ ج وانھار من خمر لذۃ للشاربین ۵ وانھار من عسل مصفیٰ ۵

اس جنت کی مثال جو متقین کے لئے وعدہ ہوا ایسی ہے جس میں سمجھو کہ پانی کی نہ خراب ہونے والی نہریں جاری ہیں اور پھر دودھ کی نہریں جس کا مزہ کبھی نہ خراب ہوگا اور شراب طہور کی نہریں جو پینے والوں کے لئے لذت بخش ہوں گی اور پھر اس جنت میں ایسی نہریں بھی ہوں گی جو خالص اور صاف شہد کی ہوں گی

متقی وہ ہیں جن کا غیب پر ایمان ہو اور ایسا ایمان بالغیب کہ جن کو آنکھ سے دیکھنے سے بھی بڑھ کر سمجھنا چاہیئے نماز پڑھتے ہوں، زکواۃ دیتے ہوں اور جان، مال جو ان کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے ان سب کو اس کی راہ میں خرچ کر دیں اور جو پیغمبر اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے یعنی قرآن مقدس، اس کا انکو علم بھی ہو اور عمل بھی۔

ولمن خاف مقام ربہٖ جنتٰن ٭ اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے ایک ہی نہیں بلکہ دو دو جنتیں ہوں گی۔

تجری من تحتہا الانھٰر ٭ جنتی محلوں کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ذواتا افنان یہ ہر دو جنتیں بہت کشادہ اور بڑی ہوں گی، فیہما عینٰن تجریٰن ٭ دونوں بہشتوں کے درمیان دو چشمے جاری ہونگے، فیہما من کل فاکہۃ زوجٰن ان بہشتی باغوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور پھر لطف یہ کہ ہر میوے دو دو طرح کے ہوں گے۔ ان اصحٰب الجنۃ الیوم فی شغل فٰکہون ٭ قیامت کے دن اہل جنت کھانے پینے اور خوشحالی میں مشغول ہوں گے،

ھم وازواجھم فی ظلٰل علی الارائک متکون ٭ صرف یہی نہیں بلکہ ان کی بی بیاں بھی جنتی درختوں کے سائے میں لطف اندوز ہوں گی، تخت ہونگے اور اس پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے،

لھم فیہا فاکہۃ ولھم ما یدعون ٭ کھانے کے لئے طرح طرح کے میوہ جات کے علاوہ یہ جو چاہیں گے فوراً ملے گا۔

متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق و جنا الجنتین دان ٭ ان کی شاندار اور آرام دہ نشست کے لیئے جو گا و تکیہ اور قالین ہوگا،

اس پر تاسف کے اشر ہون گے۔
فیہن قٰصِرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ٭ جنتی حورین جوان کو ملین گی اُن کا یہ حال ہوگا کہ بالکل کنواری اور اچھوتی ہون گی جن کو ان سے پہلے نہ تو کسی انسان نے چھوا ہوا ہوگا اور نہ کسی جن نے ۔
کانھن الیاقوت والمرجان ٭ حورین ایسی ہون گی جیسے یاقوت اور مونگا
ومن دونھما جنتٰن ٭ مدھامتٰن ٭ جنتیون پر رحمتِ باری کی بارش کا کوئی ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ مذکورہ دو جنتون کے علاوہ اور بھی دو دو جنتین ملین گی جو نہایت سبز رنگ کی ہون گی۔
فیھما عینٰن نضاختٰن ٭ جن مین بشدت جوش مارنے والے دو چشمے اور بھی ہون گے۔
فیھما فاکھۃ ونخل ورمان ٭ ان بہشتی باغون مین بہشتی میوے، بہشتی کھجورین اور بہشتی انار ہون گے۔
فیھن خیرات حسان ٭ ان مین نیک اور حسین عورتین ہون گی۔
حور مقصورات فی الخیام ٭ بہشتی محل کے خیمون مین گوری گوری عورتین ہون گی۔
لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ٭ انہین جن وانس مین سے کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا ہوگا۔
متکئین علیٰ رفرف خضر وعبقری حسان ٭ نادر و نفیس سبز رنگ کی قالینون اور گاؤ تکیون پر بیٹھیں ہون گی۔
علیٰ سرر موضونۃ ٭ ان کے لئے جو پلنگ ہون گے وہ سونے کے تارون سے بنے ہوئے ہون گے

يطوف عليهم ولدان مخلدون ۝ ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے
اُن کی خدمت کے لیے ہون گے۔ لڑکے موتیون کی طرح بکھرے ہوئے سونے
چاندی کے زیورات سے آراستہ، نفیس کپڑون سے ملبوس، یہ لڑکے اس لیے
ہمیشہ لڑکے ہی رہین گے تاکہ بے پردگی کا باعث نہ ہون۔
باکواب واباریق ۝ وکاس من معین ۝ آبخورے آفتابے اور شراب
صاف سے بھرے ہوئے پیالے لیے ہون گے،
لا یصدعون عنها ولا ینزفون ۝ بہشتی شراب دنیاوی شراب کی طرح
ناپاک، بدمزہ اور نقصان دہ نہ ہوگی کیونکہ اس کے پینے سے نہ تو سر درد کریگا
اور نہ نشہ ہوگا کہ
وفاکھة مما یتخیرون ۝ میوے ان کی پسند اور خواہش کے لائق ملین گے
ولحم طیر مما یشتھون ۝ بہشتی شراب کے ساتھ چکھنے کو میوون کے علاوہ
بہشتی پرندون کے تروتازہ من بھاتا گوشت بھی ہون گے،
وفیھا ما تشتھیہ الانفس وتلذ الاعین ۝ اس کے علاوہ جنتیون کی
جو بھی خواہش ہوگی وہ ملے گی، ان کی آنکھین جس چیز سے لذت پائین گی وہ
بھی مہیا ہون گی۔
ھذا ما توعدون لکل اواب حفیظ ۝ من خشی الرحمٰن بالغیب وجاء
بقلب منیب ۝
یہ جنت اور نعماء جنت انہین لوگون کے حصے مین آوے گی جو ہر طرف
سے کٹ کر اللہ سے رشتہ جوڑنے والے ہون گے اور اللہ کے ہر حکم
پر نگاہ رکھنے والے ہون گے۔
من خشی الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب ۝ جو اللہ تعالےٰ کی

کرنے سے ڈرتا ہوگا اور غیب پر ایمان رکھنے والا اور رجوع کرنے والا دل رکھتا ہوگا۔

ادخلوھا بسلام ؕ کہا جائے گا کہ آؤ اس جنت مین سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

ذالک یوم الخلود ؕ یہ جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بعافیت رہنے کی جگہ ہے کہ یہان کی نعمتین کم ہونیوالی نہین نہ کبھی چھینی جانیوالی ہین، نہ اس مین محتاج ہونا ہے نہ بیمار ہونا ہے، اور نہ مرنا ہے، غرض یہ کہ یہ جگہ آرام کی ہے، یہان خیالی تکلیف کا بھی گذر نہین۔

لھم ما یشاءون فیھا ولدینا مزید ؕ جو نعمتین یہ جنتی چاہین گے وہ تو ملے ہی گین اس کے علاوہ جو ان کے خیال مین بھی نہ ہون گی وہ بھی عطا ہوتی رہین گی۔

وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون ؕ

ان جنتون کے یہ جنتی وارث بنا دئے جائین گے یعنی جس طرح دنیا کی نعمتون مین ایک نہ ایک دن کوئی حصہ دار ضرور ہو جاتا ہے بلکہ ایک دن ایسا آتا ہے کہ مالک ہی دوسرا شخص بنجاتا ہے، یہان ایسا نہ ہوگا بلکہ جنت جس کے حصے مین آئی ہوگی ہمیشہ اسی کی رہیگی

لا یسمعون فیھا لغوا ولا کذابا ؕ یہان کوئی لغو، بیہودہ، اور مکروہ و جھوٹ بات تک سننے مین نہ آئے گی۔ بلکہ سلاماً سلاماً ایک دوسرے پر سلامتی ہی بھیجے گا اور خدا کی طرف سے بھی ہمیشگی کا پیام اور سلام ہی سننے مین آئیگا

سلام قولا من رب الرحیم ؕ

جنت مین وہ انعامات ہون گے جس کو کسی نے دیکھا یا سنا تو کیا اُن کا

مبارک ہیں ناظرین رسالہ مذہب

آج دنیا میں ہزاروں اخبار ہیں، سیکڑوں رسالے ہیں اور اپنی جگہ پر سب ہی اسلام کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مگر رسالہ "مذہب" کی دعوت قرآن مقدس وہ ہے جسکو تیرہ سو برس پہلے دنیا کی سب سے بڑی برگزیدہ ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انجام دہی کیلئے مبعوث فرمایا گیا تھا اور جس نے وہ سبق دیا تھا جو دین و دنیا دونوں کیلئے خیر و برکت کا باعث تھا آج اسی بھولے ہوئے سبق کو یاد کرانا رسالہ "مذہب" کا مقصد وحید ہے جن خیالات سے متاثر ہو کر رسالہ مذہب کا اجراء عمل میں آیا ہے ابتک اسکے چند نمبر اس بات کی شہادت کیلئے کافی ہیں کہ در اصل یہی وہ آواز ہے جسکی طرف لبیک کہنے سے خدا اور رسول کی خوشنودی اور دین و دنیا دونوں کی بادشاہت حاصل ہو سکتی ہے اسی تحریک نے دنیا کی کایا پلٹ کر دی تھی اور آج بھی اگر کچھ ہو سکتا ہے تو اسی تحریک کے ذریعہ سے جسکو رسالہ "مذہب" کے معمولی آٹھ صفحات دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں علماء اور انکے وعظ و نصائح درس و تدریس مشائخ اور انکے ارشاد و تعلیمات لیڈر اور انکی تحریر و تقریر اور تجاویز سب کے ہوتے ہوئے بھی حالت کا بد سے بدتر ہوتے جانا یقیناً مصیبتناک اور غور طلب امر ہے رسالہ "مذہب" اسکا مدعی [illegible] کیلئے وقف ہے کہ وہ لوگوں کو حیرانی و پریشانی سے نجات دینے کی کوشش کرے اسکے علماء نے اسکو اسی لئے انتخاب کر لیا ہے کہ وہ متاثر ہو کر اپنے خیالات سے دوسروں کو بھی متاثر کرنا چاہتے ہیں وہ جو کچھ کہتا ہے یہ ہے کہ قرآن مقدس کا صحیح معنوں میں علم عام ہو جانا چاہئے ہر مسلمان جسطرح سے اپنے گھروں میں آسمانی کتاب کو ضرور رکھتا ہے اسی طرح ا

بقیہ صفحہ ۶ کا مضمون

ذہن تک انکو معلوم نہیں کر سکتا نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ دل میں تصور تک کا گذر ہوگا، ان سب کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو بھی ہوگی، اور اللہ کا دیدار بھی ہوگا

دنیا نہیں دیتے ہیں کہ جبھی نہیں دیتے ہے دینے پہ وہ آجائیں تو کیا کیا نہیں دیتے

وہ یہ بھی ضرور جانے کہ اس کے اندر کیا لکھا ہوا ہے اسکے بیچے اسکی پہچان اور اس کی والدین اور اس کے کہنے والے اس علم سے اسی طرح بہرہ ور ہوں جس طرح تیرہ صدی پہلے کے مسلمانوں کا گھر تھا اس کا یقین ہے کہ اسی نسخے نے دنیا کے رنج کا ازالہ کیا تھا اور یہ خدا کا تبلایا ہوا علاج ہے اسلیئے آج بھی بندوں کیلئے اس کو زیادہ نافع اور صحیح علاج کوئی نہیں ہو سکتا ہر مسلمان اس تحریک کو تھوڑے سے غور کے بعد سمجھ سکتا ہے اور دنیا کی ہر تحریک پر ترجیح دے سکتا ہے اس لئے رسالۂ مذہب اور اس کے مدیر کے ساتھ یقیناً ایک خاص ہمدردی کا دریا امنڈ آنا چاہیئے یہ اس لئے نہیں کہ رسالۂ مذہب اور اسکا مدیر اس کو فائدہ اٹھائے گا، اس لئے بھی کہ اگر ناظرین رسالۂ مذہب نے کسی طرح کی بھی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا تو دوسروں کے لئے یہ بہت فائدہ مند ہوگا۔ رسالہ مذہب کو ایک عجیب و غریب چیز سمجھ کر سچے درد کے ساتھ اسکی تحریک پر لبیک کہنے کی ضرورت ہے تاکہ قرآن مقدس کی یہ مبارک تحریک عملاً دنیا پر چھا جائے اور ایک بار پھر خدا کا فرمان جاری ہو کر بندے بندگی کی شان میں اور معبود معبود کی شان میں نظر آجائیں۔

ناظرین رسالہ "مذہب" "مذہب" کو معمولی رسالہ کی حیثیت سے ہرگز نہ دیکھیں یہ دنیا میں ایک انقلاب عظیم۔ پیدا کر سکتا ہے اس لئے ایک ثواب عظیم سمجھکر اس کو اپنا بنائے، اور آپ اس کی بکثرت آواز کو بلند کرنے میں جو کچھ مدد کر سکتے ہوں اس کو سب سے پہلی فرصت میں عملاً کر دکھایئے اس کا اجر بہت بڑا ہے غالباً آپ کا یہی ایک عمل کہ قرآن مقدس کا علم عام ہو جائے۔ ایسا ہوگا کہ آپ کے اعمال نامے میں آفتاب کی طرح درخشاں نظر آئے گا، اطمینان رکھیئے کہ آج سے آپ کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ قرار پا گیا کہ قرآن مقدس کا علم عام ہو

فی سبیل اللہ

(۱) رسالہ مذہب کا اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں جناب منشی محمد صادق خان و مصطفیٰ حسین خاں حالہ بولٹ پوکھر کلکتہ نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرما دی ہیں :-

(۲) رسالہ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد، نادار طلبا، مدرسین و واعظین، یتیم خانوں، پبلک لائبریریوں اور مدرسین و پروفیسران نیز اسلامی اخبارات و رسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے :-

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام و پتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالہ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دینگے تو انکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی :-

(۴) ہر شہر و قصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام دیا جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی :-

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ و خیرات کے روپئے سے اسی طرح کے ایک یا دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے :-

(۷) مسجد و مدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئیے جو محلے والوں کو صبح و شام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی و مطلب کے ساتھ درس دے سکیں نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی و مطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی رکوع دو رکوع تلاوت کر کے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشاء سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو اسی طرح ہر برس چھ مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مرید ی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم و عمل پر بیعت لے وعظ و میلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر و رہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے :-

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کر کے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے :-

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن و امان کا سانس لے سکے :-

فقیر ابو محمد مصلح

جلد ۲ نمبر ۵ ۱۳۵۵
قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ
جمادی الاخری ۱۳۵۵ھ

مذہب کلکتہ

مضمون خاص

اسلامی پالیٹکس

بوساطت مسٹر محمد علی جینا

زیر جناب ہزہائی نس سر آغاخان صدر مسلم لیگ

کیخدمت میں

مرتبہ

ماہر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نمبر ۸ ہیدفیرس لین کلکتہ

اسلامی پالیٹکس

چند انتظامی امور جن کے سلسلۂ انتظام کا نام گورنمنٹ یا حکومت ہے اور اسی کے علم کو پالیٹکس یا سیاست کہتے ہیں لہذا ایک انسان جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ناگزیر ہے کہ قدرت کے انتظامات سے یکقلم آنکھیں بند کرلے دوسرے لفظوں میں اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ ایک عبد کے لئے ضروری ہے کہ اپنے معبود کے قوانین قدرت سے واقفیت حاصل کرے۔

وہ خدا جو عالم الغیب ہے ابدی و ازلی ہے قادر و توانا ہے نیز اپنی مخلوق پر اپنی شان کے موافق رحمٰن رحیم اور کریم بھی ہے دراصل اسی کی حکومت حکومت اور اسی کے قوانین قوانین کہے جانے کے مستحق ہیں۔

انسان کو تمدن کی ضرورت ہے اور اس کو متمدن پیدا کرنا فطرت کا کام ہے اور فطرت کا دوسرا نام اسلام ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا۔

میں نے کہا کہ انسان فطرتاً متمدن پیدا ہوا ہے۔ تو اس نے زمین پر جب سے بھی مل جلکر رہنے کی ضرورت محسوس کی ہو اسی وقت سے دو طریقے اس کے لئے زندگی کا دستور العمل رہتے آئے ہیں ایک تو اس نے خود ہی امن وامان تحفظ جان ومال ایک دوسرے کی باہمی امداد رفاہ عام عدالت وغیرہ کے لئے پنچایتیں میونسپلٹیاں لوکل بورڈ، ڈسٹرکٹ بورڈ، چھوٹی اور بڑی عدالتیں وضع قوانین کے لئے کونسلیں جمہوری یا شخصی حکومتیں وغیرہ قائم کیں اور دوسرے خدا علیم الحکیم کی طرف سے شریعتیں نازل ہوئیں اور مختلف پیغامبروں کے انبیاء و مرسلین نے حق پہنچا دیا اور وہ سب باتیں تعلیم فرمائیں جو دنیا ہی میں نہیں بلکہ دین کے لئے بھی بلا شبہ باعث فوز و مرانی

یہ آخری آسمانی پیغام ہے اور اس کے بعد کوئی اور دوسرا پیغام دنیا کی انسانی
نجات کے لئے ہدایت کے لئے نہیں ہوسکتی۔

فریق اول چونکہ انسان ضعیف البنیان کی عمر ہر خور و فکر کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اسی
کے اندر خامیوں کا ہونا ضروری ہے۔ دنیا کی کوئی حکومت بھی اس بات کا دعوے
نہیں کر سکتی کہ جو قوانین اس نے مرتب کئے ہیں کل قابل منسوخی یا ترمیم طلب
نہیں ہوسکتے مگر ہاں اس سے بالا و برتر حال اس مجموعہ قوانین کا ہے جس کو دنیا
قرآن مقدس کے نام سے یاد کرتی ہے اور جو خدائی حفاظت میں اسی طرح جوں کا توں
قیامت تک باقی رہے گا۔

کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں بالکل احساس پیدا ہو چکا ہے لیکن سوال یہ ہے
کہ ان کے لئے کیا اسلام سے ہٹ کر کوئی دوسری گورنمنٹ اور دوسری سیاست
جائز یا مفید ہے؟ مسلمان اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ خیر امت کے لقب
سے یاد کئے گئے ہیں اگر یہ امر واقعہ ہے تو دعوے بلا ثبوت کوئی چیز نہیں، افراط و
تفریط یا خلط ملط کی بھی نہیں خالص و مخلص ہوکر ہر طرف سے منہ موڑ کر دین
حنیف کو قول و فعل میں لانا پڑے گا

قرآن مقدس ملت بیضا کی مکمل مجموعہ عبادات و معاملات کتاب ہے۔ یہ زمین پر
حکومت کرنے کے لئے صاف لفظوں میں کہتی ہے ان الارض یرثھا عبادی
الصالحون۔ پھر صالح اسی مذہب کو کہا گیا ہے جس کی زندگی کا دستور العمل قرآن
مقدس ہو۔ قرآنی تعلیمات کے مفاد یا اس کے قوانین کے نفاذ کا فائدہ صرف مسلمانوں
ہی تک مترتب نہیں ہوتا بلکہ دنیا کے ہر مذہب و ملت والے کے لئے سراسر فائدہ مند
ہے یہاں تک کہ حیوانات تک اس پیام رحمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خلافت راشدہ خالص خدائی حکومت تھی ہر گز [illegible] دنیا میں ہر دو سے

تعلق رکھتی ہی اگر اس کا نفاذ ہو تو جرائم یکقلم قلع و قمع ہو جاتے ہیں بڑی بڑی سوسائیٹون کو آپس مین امن سے رہنے کو وہی بہتر سکھا سکتا ہی جس نے خود ان کو مدنی الطبع پیدا کیا ہی اور ان کی ضروریات سے اچھی طرح آگاہ ہی سوتے جاگتے ظاہرہ باطن طور پر ان کا محافظ خود حافظ حقیقی ہی لولا دفع اللہ الناس بعضھم لبعض لفسدت الارض اتنے ہی پر بس نہین بلکہ فتنہ و فساد کو اتنا مذموم قرار دیا گیا ہی کہ اس سے زیادہ اس معاملہ مین اور کچھ نہین کیا جا سکتا ارشاد ہی الفتنۃ اشد من القتل افراد اور قوم کی ترقی پر اس قدر اصرار ہی کہ گویا ان کا ایسا نہ کرنا جرم قرار پاتا ہی آسمان و زمین بر و بحر، شجر و حجر، آب و آتش خاک و باد ہر ایک مین تدبر و تفکر اور ہر ایک سے فائدہ حاصل کرنے پر توجہ دلائی گئی ہی اور ساتھ ہی کہدیا گیا ہی کہ کائنات کی سب چیزین تمہارے لئے مسخر کردی گئی ہین تم ان سے اچھی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہین -

غیر ملکی حکومت کے اندر رہنے کا تو کہین ذکر ہی نہین بلکہ اس تسلیط کو غضب الٰہی تنبیہ الٰہی اور لعنت الٰہی سے تعبیر کیا گیا ہی غیر جبر سے قائم ہونیوالی گورنمنٹ کے ساتھ جہاد فرض کر دیا گیا ہی ہان اس طرح کی اپنی مرضی سے حکومت خود اختیاری کو بھی پسند نہین کیا گیا ہی جو [illegible] قانون کے مطابقت مین نہ ہو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) پر زور دیا گیا ہی [illegible] فی الامر کی صلاح دیگئی ہی اگر اس صلاحیت [illegible] قابلیت کے ساتھ کوئی حکومت قائم ہو تو وہ ظل اللہ ہو [illegible] جمیع مخلوقات کے لئے حارج مانع فائدہ [illegible] ایک ہی حکومت ہوسکتی ہی جو خدائی حکومت کے ماتحت ہو ورنہ دنیا کبھی اصلی ترقی اور اصلی امن و چین کا منہ نہ دیکھ سکے گی

آج سارا زور اس بات پر دیا جاتا ہی کہ وہی گورنمنٹ سب سے بہتر ہی گورنمنٹ ہی جس کو لوگ خود اپنی مرضی سے مقرر کرین اور اس کے ساتھ ہی جب چاہین اپنی مرضی سے تبدیل بھی کر دین [illegible]

چیز کے ملنے سے ہارنا کوئی عقلمندی نہیں پائدار اور لازوال تو بس ایک ہی قانون
اور ایک ہی حکومت ہے جو اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقوں پر قائم کی جائے
خدائی حکومت (صحیح اسلامی حکومت) کہ ہرگز ہرگز جبر نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہ تو عین
فطرت انسانی کے مطابق ہے اگر کسی شخص کو یہ حکومت و یہ قانون پسند نہیں ہے تو وہ
خود اس بات کا مجرم قرار پاتا ہے کہ فطرت انسانی کی مخالفت کرتا ہے جو اس کی دماغی
تباہی و بربادی کا سبب ہوگی لہذا آزادانہ مذہب سے آزاد ہو جانا بھی اسی فطرت و قدرت
کی مخالفت ہے اور قدرت ایسا نہیں کر سکتی یہی سبب ہے کہ انبیاء و مرسلین ہمیشہ مبعوث
ہوتے رہے خدائی قانون کھول کھول کر بتلایا جاتا رہا اور آخر میں قرآن مقدس کو قیامت
تک کے لئے قول فیصل قرار دیا گیا۔ خدائی پرورش کا سلسلہ جنین ہونے کی حالت سے
نہیں بلکہ عدم کی حالت سے شروع ہوتا ہے اور آخر سانس تک باقی رہتا ہے اور اس کی
شفقت اور کریمی کا مقابلہ کوئی بادشاہ یا کوئی ماں باپ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا اور اسی
طرح **انعام** واکرام یا جزا و سزا کا بھی معاملہ اسی طرح خدا کے ہاتھوں میں محفوظ ہے
کسی کے اختیار میں نہیں

یہاں گورنمنٹ اور رعایا دو چیزیں ہوں وہاں کا تو ذکر ہی فضول ہے مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ
جہاں گورنمنٹ اور رعایا ایک چیز ہیں آج وہاں کا کیا حال ہے یورپ میں اس کے
لئے بھی پارٹیوں کا وجود اور انقلاب و شورش کا سلسلہ کیا اس بات کا ثبوت پیش نہیں
کر رہا ہے کہ حکومت کا یہ درجہ بھی خدا ہی کو سزاوار ہے بیشک خدا نے کائنات کی ہر چیز
کو انسان کے لئے کر دیا ہے اور اس میں کسی دوسری مخلوق کو سہیم و شریک نہیں
گردانا تو اس سے خود کہ گورنمنٹ اور رعایا کا ایک ہونا دوسرا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جو چیزیں
خدا کی ہیں وہ سب انسان ہی کے لئے کر دی گئی ہیں دنیا ہی کی نہیں بلکہ عقبیٰ کی بھی

خراج یا مال گذاری کا بھی جو اسلوب خدائی انکم ٹیکس زکواۃ وخیرات کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے کتنا موثر اور کیسا پائدار ہے اور پھر اس کے مصرف تو ایسا ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی بیت المال قومی خزانہ ہے جس میں وہ اپنی طرف سے اپنے اور اپنے ابنائے جنس کے لئے رفاہِ عام کے کام انجام دیتا ہے ہر شہر میں قاضی یا امیر اور پھر ان سب کا ایک دار السلطنت ام القریٰ مکہ معظمہ کو قرار دینا اور خلیفۃ اللہ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت تبلانا۔ ہر شخص کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ کی تعلیم دیکر ایک مرکز پر جھکا دینا نظمِ عالم کی کس قدر سنہری کڑی ہے قرون اولیٰ میں خلافت راشدہ کا انعقاد انہیں اصولوں پر ہوا جو تاریخ عالم میں آپ اپنی مثال ہے کافر ومشرک اسی کو قرار دیا گیا ہے جو خدائی قوانین اور خدائی حکومت کا باغی ہو اور آج بھی متمدن قومیں یہی کر رہی ہیں کہ باغیوں کے ساتھ جہاد کیا جائے، ذمی ہو کر رہنا اسلام کی بہترین پیداوار ہے تاہم اسلام نہ لانے کی وجہ سے انہیں اپنے ہاتھوں ذلیل وخوار ہونے کے جلے سے یاد کیا گیا ہے ہم بیدی عاملون

اوپر لکھا جا چکا ہے کہ پولٹیکل احساس پیدا ہو چکا ہے لیکن صاف نظر آرہا ہے کہ پولٹیکل قابلیت یا اس کی صحیح ذہنیت یکسر معدوم ہے پولٹکل بیداری کچھ کچھ ظاہر ہے یعنی لوگ اپنی موجودہ پولٹیکل حالت سے مطمئن نہیں اور اپنی موجودہ حالت سے خوش نہیں وہ محسوس کر رہے ہیں کہ ملک کا پولٹیکل انتظام جبریہ اور خیرات سے ال کے مذہبی، ملکی، تمدنی، معاشرتی کسی حق کی بھی پوری نگہداشت نہیں ہوتی اور ان سب کا روبراہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آزادی حاصل نہ ہوا ور غیر ملکی حکومت کا لعنتی جوا کندھے سے اتار کر نہ پھینکدیا جائے مگر مصیبت یہ ہے کہ آخر اس لعنتی گورنمنٹ کے بعد اس کی جگہ یہ جو چاہتے کونسی گورمنٹ کو ہیں کیا وہ بھی اسی کی کوئی دوسری یا تیسری قسم ہوگی اور اگر ایسا ہوا تو اس انقلاب کا کیا فائدہ

ہوگا، ایک برٹش گورنمنٹ کا جانا دوسرے فرعون وقت کا آنا ہوگا اور مخلوق کبھی امن وچین کا سانس نہ لے سکی گی، حق کی طلب، حق کی دعوت اور حق کے قیام کے سوا اگر سب کچھ بھی فرق آرہا ہی تو وہ سب کچھ سہی لیکن اصلی آزادی اور اصلی حکومت و قانون نہیں اور جب ایسا نہیں تو ایک مسلمان کے لئے اس میں خوشی کا کوئی سامان بھی نہیں سارا اودھیڑ بن ایک لغویت اور بے معنی چیز ہی زعمان بالغیب پر ایمان اور جدوجہد کی کوئی ضرورت نہیں، ایک سچے مسلمان کو تو عن اللغو معرضون کا مصداق ہوکران سب شوروں سے بغاوت کرلینی چاہئے اور صاف صاف کہدینا چاہیے کہ جبتک تمہارا جہاد اسلامی جہاد، تمہاری طلب اسلامی طلب، تمہارا مطمح نظر اسلامی مطمح نظر قرار نہیں پاتا ہم بحیثیت مسلمان ہونیکے اس میں شرکت سے معذور ہیں، یا تو تم اصلاح کرلو، ورنہ دنیا کی ساری طاغوتی قوتوں کے ساتھ تمہارا ساتھ دینا بھی ہمارا فرض ہی،

اس راہ میں سب سے پہلا قدم جمعیۃ العلماء کا ہونا چاہیئے تھا اگر علماء ہی راہ راست پر ہوتے تو عام مسلمان کیوں تباہ و برباد ہوتے اور پھر ان کی تباہی و بربادی کا نتیجہ دنیا کی تباہی و بربادی تک کیوں پہنچ　ہوتا حقیقتاً دنیا کی خرابیوں کے ذمہ دار آج مسلمان ہیں اور صرف مسلمان کہ انہوں نے اپنے کو بھول کر دنیا کی بہبودی کے فرض کو بھی بھلادیا ہی،

بہرحال جمعیۃ العلماء جس طرح سرورس سے تہی دامن ہی اسی طرح آزادی کے میدان میں بھی پیچھے ہی، ہندوستان میں کانگریس عمومی حیثیت سے اور مسلم لیگ صرف مسلمانوں کے حقوق کی دعویدار ہی، کانگریس اپنی کشتی پر سب کو بٹھا لینا چاہتی ہی مگر مسلم لیگ تک روادار نہیں، جو وسعت نظر مسلم لیگ کو حاصل ہونی چاہئے تھی افسوس ہی کہ وہ اس کے پاس نہیں اور اس فقدان کا سبب یورپی سیاست کی تقلید اور اسلامی سیاست سے علیحدگی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا، میں کانگریس کو بھی خدائی حکومت اور خدائی قانون کے جدوجہد کی دعوت دیتا ہوں اور مسلم لیگ کو بھی، بلکہ مسلم لیگ کو تو ایسا نہ کرنے کی وجہ سے

بر عکس نام نہند، کا مصداق قرار دیتا ہوں ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ
سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتا

مسلمانان ہند کو اس اصلی حکومت کے مطالبہ اور اس قانون کے نفاذ کی جدوجہد کی تلقین کرتا ہوا رخصت ہوتا ہوں جو خدائی حکومت اسلامی سیاست اسلامی مجموعہ وستور اساسی قرآن مقدس کے تیس سیپاروں کی صورت میں ان کے اندر موجود ہے اور خدائے بزرگ و برتر سے دست بدعا ہوں کہ مسلمانان عالم کو خصوصاً اور اقوام عالم کو عموماً وہ اپنی حکومت اور اپنے قوانین قرآن مقدس کا دلدادہ بنائے۔ فرزندان اسلام اسلامی سیاست کی طرف متوجہ ہوں اور اسلامی نئی پود اسلامی نصاب تعلیم قرآن حکیم کے علم و عمل سے اپنے کو آراستہ کرکے دنیا کو حق کی دعوت دینے کے قابل ہو سکے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ہ

فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن

(کلکتہ ۲۵ ر دسمبر ۲۷ء)

فی سبیل اللہ

(۱) رسالۂ مذہب کا اس خاص نمبر کی ایک ہزار کا پیاں جناب عمر علی صاحب ضلع کونٹی منظفر پور وعلی حسین صاحب ہولی پہرایا سرائے دربھنگہ نے اپنی خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرمادی ہیں۔

(۲) رسالۂ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد نادار طلبا، مدرسین و واعظین یتیم خانوں پبلک لائبریریوں اور مدرسین پروفیسران نیز اسلامی اخبارات ورسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے:۔

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام وپتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالۂ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دیگا تو اُنکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی:۔

(۴) ہر شہر وقصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام سکھایا بھی جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی:۔

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ وخیرات کے روپئے سے اسی طرح کے ایک یا دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے:۔

(۷) مسجد ومدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہیئے جو محلے والوں کو صبح وشام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی ومطالب کیساتھ درس دے سکیں نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی ومطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کیونکہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی رکوع دو رکوع تلاوت کر کے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہیئے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشا سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو اسی طرح ہر برس دو برس چھ مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مرید ی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم وعمل پر بیعت لے وعظ ومیلاد بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر ورہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے:۔

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کر کے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے:۔

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہو کر امن وامان کا سانس لے سکے:۔

فقیر ابو محمد مصلح

[illegible]

رجسٹرڈ نمبری ۱۵۵۵
قرآن مقدس کا ہفتہ وار تبلیغی رسالہ
جمادی الاخری ۱۳۴۶ ہجریہ

مذہب کلکتہ

مضمون خاص

مقدس گذارش

اسلامی والیان ریاست

کیخدمت میں

مرتبہ

حکیم ابو محمد مصلح مبلغ قرآن نمبر ۱۵ ویس لین کلکتہ

رسالہ مذہب بابت ماہ رجب ۴۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲ نمبر ۸

مقدس گذارش

اے وہ کہ جن کو خدائے بزرگ و برتر نے اپنی زمین سے حکمرانی کا ایک حصہ مرحمت فرمایا ہے اور جنھیں اپنے انعامات اور اختیارات سے بہرہ عطا فرما کر رہین منت کیا ہے'
خدا کا ایک ضعیف اور ناچیز بندہ آپ کی گرامی خدمت میں آج وہ مقدس گذارش پیش کر رہا ہے جو امانت الٰہی ہے غرض ہے کہ خدا کی نوازشوں کے سب سے زیادہ مرجع وہی بن سکتے ہیں جنکے پاس اس کے حصول کے ذرائع و وسائل بھی سب سے زیادہ ہوں'
دنیائے اسلام کے اسلامی حکمران ہوں یا ہندوستان کے اسلامی والیان ریاست' ان محترم ہستیوں میں سے جس کو جس قدر اللہ پاک نے اختیارات اور مواقع عنایت فرمائے ہیں اسی قدر ان کو اسلام کی زیادہ خدمت کرنی چاہئے' ایسی حالت میں آپ والیان ریاست کی ذمہ داریاں بہت بڑھی ہوئی ہیں لہٰذا آپ میں سے ہر فرزند اسلام کا فرض ہے کہ وہ اس امر پر غور فرمائے کہ ملت بیضا کے لئے وہ کیا کچھ کر سکتا ہے؟ اختیارات کے تناسب کے مطابق خدا کے کاموں میں آپ سب کا حصہ زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ آپ اپنے اپنے اختیارات سے اپنی اپنی ریاستوں میں خدائی حکومت کا نظام قائم

کرسکتے ہین، نفاذ قانون مین قرآن مقدس کا علم وعمل جاری ہو سکتا ہے امر بالمعروف
کا اجرا اور نہی عن المنکر کی روک تھام کی جا سکتی ہے حلال وحرام کے امتیازی خصائص
برتے جا سکتے ہین اس حد تک جس حد تک ممکنات سے ہوں۔ لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا۔

جو کچھ بھی بن آئے یا جس طرح بھی بن جائے اسلام کے نام پر کچھ کرنا اسلامی کام نہین
اور نہ جمود وتعطل اور نہ ہی خلاف شریعت یا تقلید غیر مین قدم اٹھانا شمار کے لائق ہے
یہ بھی کچھ نہین کہ فلان عالم نے یہ کہا تھا، فلان مشائخ کی یہ تلقین ہے فلان
بزرگ کی یہ نظیر ہے، فلان لیڈر کے یہ خیالات ہین، فلان مصنف، فلان اخبار
نویس یہ لکھتا ہے فلان حاکم وقت کا یہ قانون یا یہ منشاء ہے، کیونکہ کہنا تو خدا کا
ہے جو سراپا قرآن کی صورت مین موجود ہے، تلقین تو خدائی تلقین ہے، نظیر اور
مثال تو نبی برحق کے اسوۂ حسنہ کی ہونی چاہیے اور بس! منشاء تو منشاے
خداوندی کے سوا کفر وشرک کا دوسرا نام ہے، غرض جب بھی کسی کی دعوت وتبلیغ
سامنے آئے اور جب بھی کوئی حاکم یا ناصح مشفق بن کر سامنے جلوہ گر ہو تو اس کو
فوراً قرآن مقدس ہی کی کسوٹی پر کس لینا چاہیے کہ آسمان وزمین کے درمیان
فقط اسی کے تیس پارے آج معیار حق وصداقت بن سکتے ہین۔

یہ بالکل ممکن ہے کہ یہ سب مدعیان علم وعمل گمراہ اور جھوٹے ہوں لیکن اللہ کی
کتاب تو سراپا ہدایت لفظ بلفظ صحیح ہے اور جب بھی اور جو بھی اس سے کچھ
پوچھے گا خدا کی کتاب ایک ہی کہے گی، ما یدعون من دونہ ہو الباطل
رب اعوذ بک من ھمزات الشیطین، رب اعوذ بک ان یحضرون
مین مانا، اسلام تیرہ سو برس پہلے بھی موجود تھا اور دعویداران حق وصداقت
مین گمراہی کے زمانہ میں بھی موجود تھے، تاہم اسلام کی ضرورت تھی اور پیغمبر اسلام

کا نمونہ درکار تھا لہٰذا آج بھی اس ہنگامہ پرست دنیا میں اسی کی تلاش اور اسی کی طلب ہونی چاہیئے کہنے کو تو سب ہی اپنے کو حق پرست کہتے ہیں مگر کیا حق اس قدر ہو سکتا ہی پھر ایک سائل سوال کر سکتا ہی کہ واقعی اگر آفتاب طلوع ہی تو زمین کے ہر ہر قدمے کو روشن ہونا چاہیئے یہ کیا ہی کہ باوجود ان مدعیان علم و عمل کی دھوون کو دنیا ہر روز بد سے بدتر ہوتی جارہی ہی ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس یہی ثابت ہوا کہ آج واقعی حق کے نام پر باطل کا زور شور ہی یا خلط ملط اور افراط و تفریط نے کچھ سے کچھ کر دیا ہی ایک کنٹر گلاب میں جس طرح ایک قطرہ شراب کا ڈال کر سب کو ناپاک کر دیا جائے وہی حال اسلامیون کا ہی خدا کے سب سے بڑے برگزیدہ بندے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانون کو بندگی کا جو درس دیا تھا اور جو اس کے قاعدے قانون پیش کئے تھے وہ یک قلم ترد کئے ہوئے ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر فرعون وقت بنا ہوا اپنی اپنی تعلیمات پر بیعت لے رہا ہی اسلام کے نام پر خدا جانے کیا کیا پیش کیا جارہا ہی اور رہزن رہبر کی شکل میں طرح طرح سے نمودار ہو رہی ہیں

محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دنیا سے رخت سفر باندھا اور آپ نے وہ سب کچھ کر کے دکھلا دیا اور بتلا دیا جس کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے تو دنیا والون کے لئے قرآن مقدس کے تیس پارے چھوڑ گئے اور یہی آپ کا صحیح اسوۂ حسنہ ہی جس کی قدم قدم پر پیروی نجات دارین کا باعث ہی

مسلمانوں نے آج جس طرح اس کو پس پشت ڈالا ہی اس کا دردناک بیان کرتے انتہائی شرم و ندامت کے دریا میں ڈوب جانا پڑتا ہی یہ امر واقعہ ہے کہ سیکڑے نوے مسلمان ایسے ہوتے ہیں جو ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی قرآن پاک کو نہ تو خود شروع سے آخیر تک پڑھتے ہیں اور نہ پڑھوا کر سنتے ہیں بقیہ سیکڑے دس کا

یہ حال ہے کہ ان کی تلاوت حق تلاوت تو بہت دور رہا، تدبر و تفکر کیا معنی و مطلب کے ساتھ بھی نہیں پڑھتے، جو غالباً دنیا میں سوا قرآن پاک کے اور کسی کتاب کے ساتھ ایسا برا سلوک نہیں کیا جاتا، وقال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا۔ جب خود مسلمانوں کا یہ حال ہو تو پھر دیگر اقوام عالم کو حق کی دعوت کون دے، سے گم کردہ راہ خود است کرا رہبری کند، اس میں سارا قصور علماء، مشائخ اخبار نویس، مصنفین، اور لیڈروں کا ہے جو ہر چیز عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن قرآنی خالص تعلیمات کا نام تک نہیں لیتے، حالانکہ یہی اصل دین ہے اور اسی کی خدا کے یہاں پرسش ہوگی اور یہی ایک چیز ہے جو قابلِ قبول اور عام علم و عمل کے لائق ہے۔

اگر قرآن کہیں ہے بھی تو ممبروں اور مدرسوں کی چہار دیواریوں میں اور پھر اتنا سخت بنا کر کہ عمومیت تو درکنار خصوصیت بھی کچھ کا کچھ ہو کر رہ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، بہرحال وقت آگیا ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس تماشہ کو ختم کر دیا جائے اور جلد سے جلد دنیا میں خدائی حکومت کو قائم کرنی چاہیے، خدائی قانون قرآن مقدس کو پیغمبر آخر الزمان کے بتلائے ہوئے طریقے پر جاری و نافذ کرنا چاہیے اور خدا کی دی ہوئی ہر قوت، ہر مال یہاں تک کہ جان بھی اسی واحد مقصد اور مبارک کام کے لیے وقف کرنی چاہیے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ام القریٰ، مکہ معظمہ کو ہر حیثیت میں مرکزیت حاصل ہونی چاہیے، لہٰذا میں اس صحیح دعوت و تبلیغ کے لیے سب سے پہلے یہ مقدس گذارش پیش کرتا ہوں کہ مکہ معظمہ میں قرآن مقدس کا ایک تبلیغی مدرسہ، مدرسۃ الاسلام قائم کرنا چاہیے اور پھر دنیائے اسلام میں تبلیغ اشاعت کے ذریعے اس رشتۂ مواخاۃ کو قائم کرنا چاہیے جس سے نظم عالم کی درستگی مقصود ہو، روئے زمین پر بسنے والی ہر قوم اور ہر ملک کو دین فطرۃ کی دعوت دی جائے کہ کائنات کا سب سے بہتر یہی فریضۂ مبارکہ ہے۔

زکوٰۃ کی مد اور دیگر امداد سے ایک اسلامی بیت المال کی بنیاد ڈالنی چاہیے جس سے
مدرسۃ الاسلام کی عمارت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مستحکم ہو جائے گی۔
اس تبلیغی مدرسہ کا نصاب ہر زبان میں عام فہم طور پر صرف قرآن مقدس ہو گا اور اس کی مرکزیت
سے وابستہ دنیائے اسلام کے ہر اہم مقام پر اسی تحریک کی ایک شاخ ہو گی جس کا کام دعوت
قرآنی، اللہ کی حکومت یعنی دین اسلام کا غالب کرنا اللہ کے قانون کا نفاذ اس آخری
آسمانی کتاب کے ذریعہ دنیا کو وحدت و مودت کا پیام دینا ہو گا قرآن حکیم کی تعلیمات
معنی و مطالب کے ساتھ عام کرنا ہر فرقے ہر جماعت ہر خیال ہر عمر ہر پیشہ اور شغل کے افراد
میں ان کی مقررہ مشغولیت کے باوجود انہیں قرآن مقدس کی صدا سے آشنا کرنا ہو گا
اس طرح پر کہ نسل انسانی سے ایک فرد عاقل و بالغ بھی نا آشنا نہ رہ جائے۔
ان مدارس میں حضرات اہل صفہ کی ایک جماعت ہو گی جو اسلام کے فدائی ہوں گے جو فی
سبیل اللہ گردونواح کانوں، کارخانوں وغیرہ میں جا جا کر بلا تفریق مذہب و ملت
کلام ربانی کو سنائیں گے۔ ان مبلغین قرآن کی دائمی دعوت تک دو سے کوئی بر اعظم
کوئی ملک، کوئی شہر کوئی قصبہ، کوئی دیہات، کوئی محلہ، کوئی گھر کوئی عبادت خانہ، کوئی
میلہ کوئی بازار، اور کوئی تقریب، باقی نہ رہے گی، مسلمانوں کی مسجدیں، تعلیم گاہیں
تبجا ئیں، امام مسجد ہوں، پاک نفوس ہوں جو شب و روز اللہ سے بچھڑے ہوؤں کو
ملاتے رہیں اور اعتصام بالحق کی تلقین کرتے رہیں، مطلب یہ ہے کہ قرآن مقدس کو
کافۃ الناس تک پہونچانے کا سامان ہونا چاہیے اسے ہر شخص کی زندگی کا
دستور العمل قرار دینا چاہیے اس کے ذریعے اس کے پیروؤں کو مبلغ اور مجاہد بنانا
چاہیے پھر اس کتاب العتیق کے ذریعہ ہمیشہ مادیت کو فنا اور روحانیت کو ترقی
دینا چاہیے۔

فقیر اپنی ساری نااہلیت کے باوجود مذکورہ تفصیلی تحریک کی انجام دہی کے لیے

بیتاب ہو وہ بہت جلد سب سے پہلے ہندوستان پھر تمام دنیا کا دورہ شروع کر دینا چاہتا ہے، اس راہ میں سب سے پہلے تاجداران اسلام، پھر اسلامی والیان ریاست، زران بعدہٗ تجار، زمیندار، کاشتکار، ملازمت پیشہ وغیرہ اصحاب سے ہر قسم کی امداد مطلوب ہو، اگر واقعی کارخیر اور حق کی طلب میں کوئی قدم اٹھانے کی بھی توفیق ملی ہو تو اس آسمان کے نیچے اس زمین پر اس مقدس تحریک میں حصہ لینے سے بڑھ کر کوئی اور دوسرا کام نہیں، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

برکریمان کارہا دشوار نیست

السعی منی والاتمام من اللہ

دعاگو

فقیر ابو محمد مصلح ۔ کلکتہ

کلام الٰہی کی پکار

(مدیر)

میرا نام قرآن مقدس ہے مجھے بھی کلام الٰہی کہتے ہیں میں اللہ کا کلام ہوں یعنی جیسی وہ بےمثل ذات ہے میں بھی بےمثل کلام ہوں میں معبود کی طرف سے عبد کیلئے ہوں مجھ میں شک و ریب کی مطلق گنجائش نہیں آج نہیں تیرہ سو برس سے جبکہ دنیا کے شاعر دنیا کے نثار دنیا کے فصیح و بلیغ اور دنیا کے فلاسفر و قانون ساز وغیرہ وغیرہ سے کہدیا گیا تھا کہ اے مدعیانِ باطل اگر تمہیں اس کلام میں کچھ بھی کلام ہو تو اپنے دعوی کے ثبوت میں اسی طرح کی ایک آیت بھی بنا کر پیش کرو مگر زمانہ شاہد ہے کہ ایسا نہ ہوسکا اور آج تک میرا بےمثل ہونا اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ مجھ میں کیا نہیں؟ مجھ میں سب کچھ ہے مجھ میں دین بھی ہے مجھ میں دنیا بھی ہے مجھ میں ہنر بھی ہے مجھ میں فن بھی ہے مجھ میں کاشتکاری بھی ہے مجھ میں تجارت بھی ہے مجھ میں سیاحت

بھی ہے مجھ مین حکمت و موعظمت بھی ہے مجھ مین نجوم و فلسفہ بھی ہے مجھ مین رموز و نکات بھی ہین
اور مین تحصیل علوم، عزت و وقار، مال و دولت اور حکومت حاصل کرنے کے ذرائع و وسائل بھی بتلاتا
ہون، سنو! اے لوگو گوش دل سے سنو! اور یاد رکھو کہ مجھ مین وہ سب کچھ موجود ہے جو خالق نے
مخلوق کی ہین جنکا علم ہو چکا اور ابھی جنکا علم قیامت تک دنیا کو ہوتا رہیگا۔ تم نے مجھے سمجھا نہین
لو اور سنو مجھ مین وہ سب کچھ ہے جو آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کہین بھی نہین، سنو اور جانو
کہ مجھ مین معبود کی رضامندی ہے یعنی ایک عبد کیا کچھ کرے اور کس چیز سے پرہیز کرے کہ اسکا پیدا کرنے
والا اور پالنے والا رب اس سے راضی رہے، لوگو! مین علم الٰہی ہون مین لوح محفوظ پر تھا مین وحی کے
ذریعہ سے نازل ہوا مجھے جبرئیل فرشتہ لیکر آتے رہے مین دنیا کی سب سے بڑی سب سے بزرگ سب سے
برتر ہستی اور کامل انسان محمد (صلعم) پر آیا پس اس سے تمہین میری عظمت کا پتہ چلانا چاہیے، آپ مبلغ
اعظم تھے آپنے میری تبلیغ مین سب کچھ چھوڑ دیا عیش و آرام کو چھوڑ دیا خویش و اقارب کو چھوڑ دیا
کھانے پینے کو چھوڑ دیا تین تین فاقے کئے پیٹ پر پتھر باندھے مگر میری تبلیغ سے باز نہ آئے
رستے مین کانٹے بچھائے گئے، پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھ ڈالی گئی، پتھر پھینکے گئے، وطن
چھوٹ گیا، ہجرت اختیار کرنی پڑی مگر کسی حال مین مجھے نہ چھوڑا، مجھے بادشاہون تک پہنچایا گیا
مجھے ملکون ملکون پہنچایا گیا، مجھے ہر قوم اور ہر فرد کے لیئے سمجھا گیا اس لیئے میرے لیے خون
پانی ایک کر دیا گیا، میری تبلیغ مین جانین دی گئین، جانین لی گئین، جہاد اکبر کیا گیا یہان تک
کہ دندان مبارک شہید ہو گئے جب مین پھیل چکا، ملت ابراہیمی کی تکمیل ہو چکی، اس فانی دنیا
اور مزرع آخرت دنیا مین آپکی ضرورت باقی نہ رہی اور آپ ملاء اعلیٰ کو تشریف لیگئے تو لے
امت محمدیہ تجھے دیدۂ و دانستہ اس برگزیدہ ہستی نے مخاطب فرمایا اور کہا مین دنیا سے چلا لیکن
قرآن کو تیرے اندر چھوڑے جاتا ہون جس نے اس کو مضبوط پکڑا اس نے نجات پائی، اور جس نے اس کو
چھوڑا وہ گمراہ ہوا۔ سچ کہا! صادق الایمان نے سچ کہا! کامل نبی نے سچ کہا! کامل دین والے
نے سچ کہا! اور کامل کتاب والے نے سچ کہا! جب کسی پیغمبر کی ضرورت باقی نہ رہی جب دین

کا آنا رک گیا۔ جب دوسری کوئی کتاب نازل نہ ہوگی تو یقیناً میں ہی مکمل ہادی ہوں
کیا تم میرے معجزے سے آگاہ نہیں! میں نے اور صرف میں نے عرب جیسی درماندہ جاہل وحشی
اور گمراہ قوم کو دنیا کی بہترین قوم کر دیا۔ ایسی قوم کہ پھر اس کا ہر فرد آپ اپنی مثال بن گیا۔ میں نے
کیا دیا سنو! جو مفلس تھے انکو دین و دنیا دونوں کا شہنشاہ کر دیا اور جن کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہ تھا
اس کے قدموں پر مصر، شام، روم و فارس کے تخت و تاج لا کر ڈال دیئے۔ لو اور سنو! میں نے
ابو بکر صدیق رض پیدا کیا، میں نے عمر فاروق رض جیسا انسان پیدا کیا میں نے عثمان غنی رض جیسا فدائی
اسلام پیدا کیا اور میں نے علی رض شیر خدا جیسا مجاہد اعظم اور ولی کامل پیدا کیا۔ میں نے خالد رض و
ابو عبیدہ رض پیدا کئے، عکرمہ رض و عمرو بن العاص رض پیدا کئے اور کربلا کے میدان میں کائنات کی سب سے
بڑی قربانی دینے والے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا کیا۔ میں وہی ہوں جس نے حسن بصری
اور جنید و شبلی پیدا کئے اور عبد القادر جیلانی و معین الدین اجمیری پیدا کئے میں نے بخاری
و مسلم پیدا کئے، میں نے بو حنیفہ و امام شافعی پیدا کئے اور میں نے امام احمد حنبل جیسا جاں نثار
قرآن پیدا کیا، میں نے عمر بن عبد العزیز پیدا کیا، سلطان صلاح الدین پیدا کیا محمود غزنوی پیدا کیا
شیر شاہ پیدا کیا، اور اورنگ زیب جیسا سچا مسلمان پیدا کیا، یقین والو یقین کر لو! ایمان
والو ایمان لاؤ! سمجھ والو سمجھو! دانست والو جانو! اور کان والو گوش دل سے سنو! کہ جو میں نے
کل کیا تھا وہ آج بھی کر سکتا ہوں ایسا کرنا جس کا دنیا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ دنیا اپنی محدود عقل
و فہم سے کریگی اور میں اللہ بزرگ و برتر کا بتلایا ہوا ضابطہ و قانون ہوں پھر میرا اور دوسروں کا
تقابل کیا؟ لیکن آہ! کہ میں عضو معطل ہوں میں تمہارے اندر محروم زندگی بسر کر رہا ہوں، میں
تمہارے گھروں میں ہوں تمہاری کھونٹیوں، الماریوں اور طاقوں پر ہوں دو دفتیوں کے
درمیان کاغذ کے سیاہ نقوش اور جزدان میں ہوں حالانکہ میری جگہ یہاں نہیں بلکہ دلوں میں ہونی چاہئے
سننے والو سنا؟ کیا سمجھا؟ دیکھو میری اصلی عظمت اس پکار میں ہے کہ میرا علم معنی و مطالب کے
ساتھ عام ہونا چاہئے "

فی سبیل اللہ

(۱) رسالۂ مذہب کے اس خاص نمبر کی ایک ہزار کاپیاں جناب ایس ایم جلال الدین موضع شاہپور ڈاکخانہ بریار پور مظفر پور نے اپنے خرچ سے چھپوا کر فی سبیل اللہ وقف فرما دی ہیں :-

(۲) رسالۂ مذہب دنیائے اسلام کے ہر امام مساجد، نادار طلبا، مدرسین واعظین یتیمخانوں پبلک لائبریریوں اور مدرسین پروفیسران نیز اسلامی اخبارات ورسائل کو مفت روانہ کیا جاتا ہے :-

(۳) آپ اپنی بستی کے جسقدر پڑھے لکھے مسلمان یا غیر مسلمان صاحبوں کے نام وپتے دفتر میں لکھ بھیجیں گے اُن کے نام رسالۂ مذہب بطور نذر یا نمونہ روانہ ہوگا۔ اور اگر یہ کام کوئی طالب العلم انجام دینگے تو انکو چند تبلیغی کتابیں بطور تحفہ دیجائیں گی :-

(۴) ہر شہر وقصبہ میں قرآن مقدس کے مبلغین کی ضرورت ہے جن سے کام بھی لیا جائیگا اور جنکو کام بتایا جائیگا۔ نیز اُنکے مالی امداد کی سبیل بھی نکالی جائیگی :-

(۵) فی سبیل اللہ آپ بھی اپنی زکوٰۃ وخیرات کے روپئے سے اسی طرح کے ایک یا دو رسالے چھپوا کر مفت تقسیم کرائیں

(۶) اس رسالہ کو خریدنا، چھپوانا، پڑھنا یا پڑھکر دوسروں کو سنانا اور سمجھانا نہایت ثواب کا کام ہے :-

(۷) مسجد ومدرسے میں ایسے امام اور مدرس مقرر کرنا چاہئیے جو محلے والوں کو صبح وشام بعد نماز کے قرآن پاک کا معنی ومطلب کیساتھ درس دیسکیں نیز کسی لڑکے یا بڑے کو بغیر معنی ومطلب کے قرآن مجید نہ پڑھائیں کیونکہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے جمعہ کا خطبہ بھی رکوع دو رکوع تلاوت کرکے اُسکے مطالب کو ذہن نشین کرنا چاہئے

(۸) ہر مقام پر مجلس قرآن مقرر فرمائیے جسمیں بعد نماز عشاء سے دس بجے رات تک قرآن پاک کا سلسلہ وار بیان ہو۔ اسی طرح ہر پندرہ روز یا مہینہ میں کتاب اللہ سے پوری طرح ایکبار ہر مسلمان واقف ہو جایا کرے

(۹) مرید ی اُسی کی اختیار کیجئے جو اللہ کے فرمان قرآن مقدس کے علم وعمل پر بیعت لے وعظ ودلیل بھی اُسی کا سنئے جو کتاب اللہ سے آپکو واقف کرے اور لیڈر ورہنما بھی اُسی کو مانئے جو خود قرآن کو جانتا ہو اور آپ کو بھی اُسی کے مطابق راستہ بتائے :-

(۱۰) بلا لحاظ فرقہ بندی کے قرآنی مجالس کے ذریعہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیجئے اور ہر جگہ ایک مرکزیت پیدا کرکے آخری مرکز مکہ معظمہ کو قرار دیجئے :-

(۱۱) کوشش کیجئے کہ ایکبار ساری دنیا قرآنی دنیا ہوکر امن وامان کا سانس لے سکے :-

فقیر ابو محمد مصلح

فہرست مضامین

مذہب بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ

نمبر	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	عذر معقول	مدیر	۳
۲	اس کا حسن عالم آرا اور حیرانی میری (نظم)	مولانا حافظ فضل حق آزاد عظیم آبادی	۴
۳	اطیعوا اللّٰہ	مدیر	۵
۴	مطالعۂ قرآن	خواجہ کمال الدین مسلم مشنری	۹
۵	زمانہ سے کہو گمراہ کیوں ہیں راہ کے ہوتے (نظم)	مصلح	۱۴
۶	محبت الٰہی	حکیم سید ابوالعلا ناطق لکھنوی	۱۵
۷	شدھی کی تحریک آپ سے آپ فنا ہو جائیگی	مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری	۱۶
۸	قرآن مقدس نے اوصاف غیر ذہنی بتائے	(ماخوذ)	۱۷
۹	اظہار حق	مدیر	۱۸

تبلیغ قرآن کیلئے مذہب جیسے رسالہ کا ایک روپیہ سالانہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا

اسلئے عرض ہے کہ آپ اسے کار خیر سمجھیں اور اس پرچہ کے بعد ذی الحجہ کا پرچہ ایک ہفتہ کے اندر ایک روپیہ قیمت کے وی پی کی صورت میں [illegible] فرماکر [illegible] اور مقدس تحریک کی اعانت کا باعث ہوں

(منیجر رسالہ مذہب)

عذرِ معقول

مذہب کے عید نمبر کی روانگی کے بعد ارادہ تھا کہ چوتھا نمبر بھی جلد ترتیب دیدیا جائے اور پھر حسب اطلاع اون ہمدردون کی خدمت مین وی . پی روانہ کیا جائے جن کے نام کئی پرچے نمونتاً ارسال کیئے جا چکے ہین ابھی یہ خیال عمل مین نہ آنے پایا تھا کہ غریب مدیر دست وقے اور ہیضہ کی بیماری مین مبتلا ہوگیا یہ دورہ اتنا سخت تھا کہ احباب زندگی سے قطعاً مایوس ہو چکے تھے ، ماٹ پوکھر کلکتہ سے فاصلہ پر ہے اور ڈاکٹر و حکیم جہان کوئی نہین اس لیئے یہ دوسری دقت تھی ، تاہم منشی صادق حسین خانصاحب نے ایسی جد و جہد کی کہ مطلق اس کمی کو محسوس نہ ہونے دیا اور شہر سے ڈاکٹر اور دوا وغیرہ کا ایسا انتظام کیا کہ دل سے دعائین نکلتی ہین ، اس کے بعد منشی عبدالرزاق صاحب کا نمبر ہے جنہون نے ایسی تیمارداری کی جس نے غریب الوطنی کا غم غلط کر دیا ، پھر منشی حیدر علیصاحب اور درویش صاحب اور ان کے عزیز ریاض الدین میان صاحب ہین جن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ۔

خدا خدا کر کے مرض دور ہوا تو ضعف ونقاہت نے عرصہ تک پیچھا نہ چھوڑا اب تبلیغی کام بکلیتہً بند تھا اس لیئے نہایت کرب و بے چینی کے عالم مین تھا اور جب ذرا کسی قابل ہوا تو فوراً رسالہ اور پریس کی طرف متوجہ ہوا ، کیونکہ اس درمیان مین ملازمان رخصت ہو چکے تھے اور پریس بند پڑا تھا ۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے مناسب معلوم ہوا کہ کچھ مدت پریس وغیرہ کی درستگی کے لیئے خاص کلکتہ میں کلٹرف ہو ۔ اور ماٹ پوکھر سے عارضی طور پر چلا آؤن ۔ ابھی اس کا بندوبست ہوا ہی تھا کہ دوبارہ سخت علیل ہوگیا ، زکام ، کھانسی اور بخار نے نزار کر دیا اور پھر انتظامات مین ابتری پیدا ہوگئی ۔ لیکن الحمدللہ کہ چند دنون سے بہت کچھ شکایات دور ہوئی

اور سب سے پہلے پریس کا انتظام درست کیا۔ ناظرین غور فرما سکتے ہین کہ اتنے کافی زمانہ مین کلکتہ کے اخراجات نے کس قدر زیر بار کیا ہوگا، تین نمبر رسالے کے اپنے خرچ سے نکالتے اور ٹکٹ لگا کر نمونتاً کئی سو پرچے بھیجے۔ آپ یقین مانین کہ اگر رسالۂ مذہب تجارتی اصول پر نکالا گیا ہوتا تو دوبارہ اجرا کا خیال بھی پھر کوئی نہ کرتا، مگر یہان تو اول دن سے تبلیغی مقصد مدنظر ہے، قرآن مقدس کی تعلیم معنی و مطلب کیساتھ عام کرنے کی دھن ہے گویا یہ تحریک دین و ایمان کا جزو اعظم بنگئی ہے اس لئے اور اس لئے بھی کہ یہ راہ تو دراصل للٰہ لٹانے ہی کی ہے پھر نفع و ضرر کا خیال کیا۔

در رہِ منزلِ لیلےٰ کہ خطرہاست بسے ✦ شرط اول قدم آنست کہ مجنون باشی

مین ابھی انتظامات کی فکر کر ہی رہا تھا کہ جناب حاجی کرم آلٰہی صاحب شومرچنٹ نے رسالے کے نکالنے مین عملی امداد کی، مکرمی عزیز الدین صاحب شیر فروش نے بھی اون کا ساتھ دیا، اور مین نے منشی صادق حسین صاحب کو بھی اس مین شریک کر کے جلد سے جلد کام شروع کردیا، میری دعا ہے کہ خداوندکریم ان ہستیون کو دارین کی خوبیون سے مالامال فرمائے اور ان کو قرآن مقدس کی صحیح خدمات کی توفیق عطا کرے، جن کی عموماً ساری دنیا خصوصاً تمامی عالم اسلام کو سب سے زیادہ ضرورت ہے، ناظرین گذشتہ کی تاخیر کو عذر معقول پر محمول فرمائیں اور آیندہ کے لئے ہر طرح کے کامیابی کی دعا کرین،

"مصلح"

اسلام

کچھ جانتا نہین مین ترے نام کے سوا ✦ آتا نہین ہے کچھ مجھے اس کام کے سوا

ہو جائے جسمین آتے ہی تکمیل عبدیت ✦ مذہب وہ دوسرا نہین اسلام کے سوا

(مصلح)

اطیعوا اللہ

یٰایّھا الّذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردّوہ الی اللہ والرّسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر۔ (پ ۵ ع ۵) ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت اللہ کے بھیجے ہوئے کے مطابق کرو اور اوس کی بھی اطاعت کرو جو (اللہ کے بھیجے ہوئے کی مطابقت مین) تم مین سے تم پر حکمران ہو اور اگر کسی معاملے مین تمہارے آپس مین کو تنازع پیش آجائے تو اللہ کی طرف رجوع لاؤ اور اللہ کے بھیجے ہوئے مین اوس کا حکم تلاش کرو۔ اگر تمہارا اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے تو ایسا ہی کرنا لازم ہے۔

بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا آیت شریف مین تین لوگون کی اطاعت کا بندون کو حکم دیا گیا ہے۔ ایک اللہ دوسرے رسول اور تیسرے حاکم وقت حالانکہ اس سے بڑھکر قرآنی تعلیمات کا غلط مفہوم دوسرا کوئی ہو ہی نہین سکتا کہ بیک وقت تین حاکمون کا حکم بجالانے کے لئے کسی کو کہا جائے۔ بات یون ہے کہ قرآن حکیم کے حقائق و معارف اور اصلی تعلیمات پر جس طرح عرصہ دراز سے پردے پڑ گئے ہین ٹھیک اوسی طرح اس کے اکثر مقامات کے معنی و مطلب کی صورتین بھی مسخ کردی گئی ہین۔ قرآن مجید پر آج غیر اقوام کے بیشتر اعتراضات کے اسباب خود ہمارے مفسرین کی تفسیریں ہین غور فرمائیے کس قدر البعد ہے کہ خدا کی حکومت مین تین طرح کے احکام جاری ہون اور وہ خدا جو شرک سے ایسا بیزار ہو جیسا اور کسی چیز سے نہین اور جس کے لئے صاف و صریح الفاظ مین فرمادیا ہو کہ "سب گناہ بخش دیئے جائین گے لیکن شرک ہرگز نہ بخشا جائے گا" جس کا یہ فرمان ہو کہ لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی اگر اس آسمان و زمین

مین دو خدا ہوتے تو ضرور فساد کرتے۔ کیونکہ کبھی نہ کبھی دونون کے حکم ضرور ٹکراتے اور یہی نظام عالم کے درہم و برہم ہونے کا باعث ہوتا۔ پس اس یکتا ذات کے کلام مین اتنا زبردست تخالف ناممکن ہے۔

خدا کی خدائی مین ایک ہی حکم ہو سکتا ہے دوسرا ہرگز نہین۔ اِنِ الحکم اِلّا للہ۔ الا لہ الحکم۔ وَلا یُشرِک فِی حُکمِہِ اَحَدًا۔ اِنَّمَا اُمِرتُ اَن اَعبُدَ وَاِلَی اللہ تُرجَعُ الامُور۔ اور یٰاَھلَ الکِتَابِ تَعَالَوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَینَنَا وَبَینَکُم اَلَّا نَعبُدَ اِلَّا اللہَ وَلَا نُشرِکَ بِہٖ شَیئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعضُنَا بَعضًا اَربَابًا مِّن دُونِ اللہِ فَاِن تَوَلَّوا فَقُولُوا اشہَدُوا بِاَنَّا مُسلِمُونَ ۝ پ ۳ ع ۱۵۔ یہ اور اسی طرح کی بیشمار آیتین یہ ثابت کرتی ہین کہ ایک مسلمان کا ایمان و یقین اس بات پر ہونا چاہئے کہ حاکم صرف اللہ ہے اور حکومت صرف اللہ کی۔

مخلوقات مین سے کوئی بھی ہو بلا استثنا ہر ایک اللہ کا حکم ماننے کے لئے ہے، چنانچہ پیغمبر وقت سب سے زیادہ اللہ کے فرمان بردار ہوتے ہین اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین وانا امرت ان اکون اول المسلمین۔ اسی لئے پیغمبر کا درجہ بھی سب سے بڑا ہوتا ہے، اور ان برگزیدہ ہستیون مین بھی سب سے بڑھ کر کامل حق عبودیت کے ادا کرنے والے دنیا کے کامل انسان محمد صلعم تھے یہی وجہ ہے کہ اللہ بزرگ و برتر کی ذات کے بعد آپ ہی کی ذات گرامی سب سے اعلیٰ و افضل ہے۔ اور چونکہ نبی آخر الزمان اللہ تعالے کے مجسم فرمان بردار تھے اور گویا آپ نہین تھے لیکن اللہ کے فرمان اسی لئے آپ نمونہ قرار دئے گئے اور دنیا کو لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کا مبارک کلمہ سنا کر آپ کی پیروی کی سخت تاکید کی گئی اللہ کا وہ حکم جس کی اطاعت کے لئے کہا گیا۔ قرآن ہے اور محمد الرسول اللہ نے اپنے کو سراپا مطیع بنا دیا تھا اس لئے آپ

دوسرے لفظوں میں خود قرآن ہوئے اور اب آپ کی پیروی عین قرآن کی پیروی ہے اور قرآن اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی اطاعت ہے۔

جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ سے کوئی چیز ہے وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں، اگر ایسا ہو تو خدا را کوئی بتلائے کہ پھر رسول اللہ کس کی اطاعت کرنی چاہیئے اور یہ کس کے مطیع ہے۔

اور پھر ٹھیک یہی حال اولی الامر منکم کا ہے کہ مسلمانوں کے بادشاہ کو بھی اللہ کے حکم کے مطابق حکومت کرنی چاہیئے اور وہ اگر ایسا نہ کرے تو ہرگز کسی مسلمان پر اوس کی اطاعت لازم نہیں اگر دنیا کی سیاست کہیں پر اوس کو نئی فکر اور نئے غور میں ڈالدے تو فوراً کتاب اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ یہی سبب ہے کہ اسلام کو ہر دین پر غالب ہونا چاہیئے تاکہ اللہ کے حکم پر کسی کا حکم غالب نہ ہونے پائے ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ،

آج مسلمان صرف اسی لئے غلامی کی ذلیل زندگی بسر کر رہے ہیں کہ وہ اللہ کے حکم پر اغیار کے قانون کو خوشی سے منظور کیئے ہوئے ہیں اور ہزاروں لعنتی ایسے بھی ہیں جو خود اس کے چلانے کا باعث ہو رہے ہیں۔

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان کے بڑے سے بڑے علما اولی الامر منکم کا استعمال بادشاہ وقت کی اطاعت کی مطابقت میں کرتے تھے اور مسلمانوں کو مجبور کرتے تھے کہ تم ان کے مطیع و فرمانبردار رہو کیونکہ قرآن میں تمہارا خدا تمہیں اس کا حکم دیتا ہے، ان دل کے اندھوں کو منکم کا لفظ اور کم کی ضمیر بھی نظر نہیں آتی تھی جس کے صاف و صریح معنی یہ ہیں کہ جو تم میں سے حاکم ہو یعنی مسلمان بادشاہ کی اطاعت کرو۔

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

بہرحال صرف مسلمانون کے لئے نہین بلکہ جمیع اقوام عالم کے لئے آج قرآن مقدس ہی رسول ہے اور جو قیامت تک کے لئے زندہ رسول کی شان مین جلوہ گر رہیگا۔ جسکا علم و عمل اللہ کی سچی اطاعت ہے۔

اس کا حسنِ عالم آرا اور حیرانی مری

(مولانا حافظ فضل حق آزاد عظیم آبادی)

سب سے بلند آسمان اس سے بلند بامِ یار
عرش بریں مقام ہو، کسکو کہون مقامِ یار
وردِ زبانِ خار و گل شام و پگاہ نامِ یار
کس نے سنا جو دیگیا پیکِ صبا پیامِ یار
شورشِ جذب و شوق سی ہوش کسی مین کب بچا
غنچہ جو کھل چلا تھا کچھ خندہ بہ زیرِ لب رہا

نرگسِ شوخ دیدہ کی آنکھ جھپک سکی نہ پھر
آکے امنگ پر کلی کوئی چٹک سکی نہ پھر
نکہتِ گل بھی دو قدم چل کے بہک سکی نہ پھر
چپ جو ہوئی تو عندلیب کھل کے چہک سکی نہ پھر
عالمِ باغِ رنگ و بو آئینہ بن کے رہ گیا
حسنِ ازل مجاز کے پردے مین چھپ کے رہ گیا

مطالعۂ قرآن

(از خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری)

زاویۂ نگاہ کی تبدیلی | قرآن آج بھی ہمارے گھرون مین ہے جیسے اسلاف کے گھرون مین موجود تھا۔ اور حق پوچھو تو آج جس تعداد مین قرآن کی اشاعت ہو رہی ہے عشیر عشیر چھوڑ اسکا لاکھون حصہ بھی قرونِ اولیٰ مین نظر نہ آتا تھا۔ ایک ہندوستان کے مطابع سے جس تعداد مین قرآن چھپکر نکلتے ہین۔ اس کا لاکھوان حصہ بھی کل دُنیائے اسلام مین آج سے چند صدیون پہلے نہ ہو گا۔ لیکن آج قرآن تجارت کے لئے یا ناظرہ خوانی کے لئے طبع ہوتا ہے۔ اور پہلے زمانون مین سبق و ہدایت اور عبرت کے لئے لکھا اور پڑھا جاتا تھا۔ ایک طرح سے تو قرآن کے پڑھنے والے فی زماننا قدما کے مقابل کہین زیادہ ہین۔ مگر آج کے پڑھنے والون کا زاویۂ نگاہ اسلاف کے زاویۂ نگاہ سے بالکل الگ ہے ہمارے اسلاف تو قرآن کو نور ہدایت سمجھتے تھے۔ اور ہر ظلمت اور اندھیرے مین اس مصحفِ منوّر سے طلبِ روشنی کرتے تھے۔ آج بھی ہمارا ایمان ہے کہ قرآن ہُدیً و نور ہے۔ آج بھی ہم قدم قدم پر ظلمت اور اندھیرے مین ہین۔ لیکن ہم یہ سمجھے ہوئے ہین کہ جونہی ہم نے قرآن کھولا۔ اور اس کا کچھہ حصہ ہم نے تلاوت کیا۔ اسی دم ایک گل کی طرح ہمارا دل روشن ہو جاتا ہے۔ گو اس روشنی کو ہم محسوس کرین یا نہ کرین۔ ہان ایک رنگ مین بالعرور سلف کے مقابل ہمارا ایمان بڑھا ہوا ہے۔ وہ تو ایک ایک آیت پر تفکر و تدبّر کرکے ہدایت کی راہین نکالتے تھے لیکن ہم یہ خیال کئے ہوئے ہین کہ ہمین قرآن کے معانی تک رسائی ہو یا نہ ہو۔ ہم نے جس وقت قرآن کھولا اور چند آیتین تلاوت کین زمین و آسمان

کے ابواب ہم پر کھل جاتے ہین۔

خوش اعتقادی مین مسلم غیر مسلم برابر ہین

اس قسم کی خوش اعتقادی کوئی مسلمانون تک ہی محدود نہین جس طرح مسلمان قرآن کی منزل پڑھ لیا کرتے ہین، اسیطرح سکھ گرنتھ عیسائی انجیل، یہودی توریت اور خال خال ہندو وید پڑھ لیا کرتے ہین، ہر ایک خلوص اور اعتقاد سے ہی اپنی اپنی کتاب کو ہاتھ لگاتا ہے۔ جس طرح ہر اہل کتاب کا حال ہے یہ تو انلوگون کا حال ہے، جو اپنی اپنی کتاب مقدسہ کے معانی سے بیگانہ ہین۔ لیکن جو قرآن اور بائبل کو ترجمہ کیساتھ یا اُن کا ترجمہ پڑھتے ہین۔ انکی بھی حالت کم وبیش اسی قدر ہے کہیں اتفاقیہ کوئی روحانی یا اخلاقی سبق نظر آگیا تو وہ استفادہ کی نظر سے نہین دیکھا جاتا۔ نہ پڑھنے کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ باتین ہم مین کہان تک موجود ہین، بلکہ اسیقدر احساس ہوتا ہے کہ یہ باتین بہ سبیل تذکرہ کتاب مقدس مین موجود ہین لیکن پڑھنے والے کی اصلاح سے ان کو کوئی تعلق نہین۔

بائیبل اور قرآن کے قصص

بائیبل تو فی الواقع تاریخ یا داستان ہے لیکن قرآن کو بھی ہم نے ویسا ہی سمجھ رکھا ہے۔ کیونکہ قصص قرآنی کو ہم قصص کے رنگ مین ہی دیکھتے ہین حالانکہ قصص کے معاملہ مین قرآن اور بائیبل کے نکتہ ہائے نگاہ، ایکدوسرے سے جدا ہین، انکے اخلاقی مواعظ کی اغراض بھی جداگانہ تھی، بائیبل اگر قصص کو بیان کرتی ہے تو اس لئے کہ وہ قصون ہی کی کتاب ہے، اور اگر اس مین کوئی اخلاقی سبق آجاتا ہے تو اس لئے کہ وہ سبق بائیبل کے کسی ہیرو کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔ اس لئے مکمل داستان کے لئے اس کا ذکر کردینا بھی ضروری ہے مگر قرآن کا مقصد اساسی اخلاق یا روحانیات کے سبق دینا ہے، اسمین مواعظانہ باتین بطور نصب العین کے آتی ہین باین ہمہ اس وقت قرآن یا بائیبل کے پڑھنے والون کی جو ذہنی حالت ہوچکی ہے، اس کے رو سے قرآن و انجیل مین چندان فرق نہین نظر آتا ہم عیسائی ہون

یا مسلمان، اپنی اپنی کتاب پڑھکر اس مین سے کسی اخلاقی یا عملی سبق کو حاصل نہین کرتے۔

امان حوا اور باوا آدم کا قصہ ایک عیسائی یا موسائی کتاب پیدائش کو کھولکر جسطرح ابوالبشر کی کہانی سے اپنے استعجالی تقاضون کو پورا کرلیتا ہے اسیطرح ایک قرآن خوان کے سامنے قرآن مین پیدائش آدم کے متعلق خدا کا فرشتون کے ساتھ مکالمہ یا سجدۂ ملائک یا آدم و حوا کا بہشت سے نکالنا۔ آجاتا ہے اول الذکر تو حق بجانب بھی تھا لیکن مسلم کو تو سمجھنا تھا کہ قرآن تو قصہ کہانی کی کتاب نہین۔

قرآن کے قصص اور ہماری داستان بعض دفعہ ہم حیران ہوجاتے ہین کہ قرآنی قصص مین کیون کوئی ترتیب و تنظیم نہین۔ جناب یوسف ع کے قصہ کے سوا، باقی مضمون کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا، بات تو ٹھیک ہے، اور عیسائی بھی ہمپر یہ اعتراض کیا کرتے ہین لیکن اگر ہمین یہ سمجھ ہوتی کہ قرآن ہمین کہانیان نہین سناتا وہ تو گفتہ آید در حدیث دیگران کے رنگ مین ہماری کہانی ہمین سنا رہا ہے۔ گذشتہ قومون کی تباہی اور ساتھ ہی انکے اسباب تباہی کا ذکر کرکے ہمین متنبہ کررہا ہے کہ کہین تمپر بھی یہ روز بد نہ آجائے۔

قرآن عالم الغیب کے طرف سے ہے مین تو اس بات سے بھی قرآن کو ایک عالم الغیب کی جانب سے آیا ہوا صحیفہ سمجھتا ہون تیرہ سو برس ہوئے۔ جب قرآن کریم مین تباہ شدہ یا تختۂ زمین سے مٹ جانیوالی قومون کا حال بر سبیل تذکرہ آیا۔ اور ہر تذکرہ کے خاتمہ پر یہ کہدیا گیا کہ یہ قصہ بطور نشان ہے، اور آج جوان تمام مٹ جانیوالی قومون کے حالات کی تجدید ہمارے حالات سے ہورہی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ قرآن کریم کا بھیجنے والا ہمارے ان حالات سے واقف تھا!

ہماری مصائب کا علاج اگر مذکورہ بالا نظریہ صحیح ہے اور بالضرور صحیح ہے تو ایک لفظ نہ

نگاہ کے بدلنے پر ہماری مشکل کا علاج ہو سکتا ہے ہم جس نگاہ سے قرآن پڑھا کرتے ہین۔
اس کو چھوڑ دین ہم تباہ شدہ قومون کے قصہ کو اپنا قصہ سمجھین۔ پھر قرآن کے بتلائے
ہوئے اسباب پر غور و فکر کرین۔ جو پہلی قومون کی تباہی کا موجب ہوئے، تو ہم یقیناً دیکھ لین گے
کہ وہی تباہ کن اسباب آج ہمارے گھرون مین بھی موجود ہین۔ ہم قرآن مین ان پند و نصائح
کو پائین گے۔ جو پہلے نبی لائے۔ اور جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کے سامنے
پیش کیا، لیکن انہون نے تسلیم نہ کیا۔ اور ہلاک ہوگئے۔ آج وہی تو اتین قرآن پاک مین موجود
ہین اگر ہم بھی قرآن کی تلاوت اسیطرح کرین جسطرح ہمارے بزرگ کیا کرتے تھے، تو اگرچہ
ہماری حالت اہل مکہ سے کم نہین تاہم ہم مین سے ابوبکرؓ عمرؓ اور خالدؓ پیدا ہوسکتے ہین۔

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ | یہ یاد رہے کہ جو پیغام الٰہی مختلف مرسلون کے ذریعہ ان کی قومون
تک پہونچا۔ وہ صرف اُن ہی کے لئے نہ تھا۔ ہم اُمتِ وسط ہین۔ سب نبیون کے ماننے والے
ہین ایک رنگ مین ان کے بھی متبع ہین۔ اس لئے انکا وعظ ہمارے لئے ہے۔ اب مصیبت
تو یہ آپڑی ہے کہ ہم ان کی باتون کو اپنے لئے نہین سمجھتے۔ حالانکہ جو باتین وہ بزرگ
فرما گئے ہین وہ ہم مین اس وقت موجود ہین۔ اگر عیسائی اپنے انبیاء کی آواز پر کان نہ
دہرین تو یہ ممکن ہے۔ اس لئے کہ وہ کفارہ پر اُدہار کھائے بیٹھے ہین۔ ان کا عقیدہ ہے کہ
مسیح کے خون نے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ دہو دیئے۔ لیکن ہم مسلمان اعمال حسنہ کے سوا
کسی دوسری چیز پر کیونکر بھروسہ کر سکتے ہین!

مسلمان بھی کفارہ پرست ہوگئے | لیکن افسوس کہ اسوقت کل کی کل قومین کفارہ پرست
ہو رہی ہین۔ سب کو یہی فکر ہے کہ کسی کا کفارہ یا کسی کی سفارش ہمین اس بوجھ سے آزاد کر دے،
چنانچہ مسلمانون نے بھی اپنے صدقات اور قربانیون کو جنکی غرض و غایت ہی اور تھی، کفارہ کے

رنگ مین تسلیم کر لیا ہے۔ عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ اگر عید کے ذبح شدہ جانورون پر چڑھکر پلصراط پر سے گذرنا آسان ہوسکتا ہے تو خدا کا بیٹا بھی سولی پر چڑھکر اور قربان ہوکر اپنی بھیڑون کو اپنے کندھے پر چڑھا کر پار اتار سکتا ہے۔ اگر پیر فقیر مسلمانون کے لئے وسیلہ اور شفیع ہوسکتے ہین، تو مسیح کیون شفیع و منجی نہین ہوسکتا؟ اگر فی الواقع یہی اسلام ہے، تو پھر اسلام اور کفارہ یا شفاعت کے مذاہب مین کون فرق باقی رہ گیا، اختلاف اسمی سے حقایق مین تو اختلاف پیدا نہین ہوسکتا۔ بات یہ ہے کہ جسطرح دوسرے مذاہب قصہ کہانی پر آٹھیرے ہین، بعینہ ہماری حالت بھی وہی ہے۔

مسلمانون سے دوسرے اچھے لیکن ہم مین اور دوسرون میں ایک بڑا فرق ہے، انہون نے مذہب کو دنیا سے الگ کر دیا وہ دنیاوی امور مین اُن اعمال حسنہ کو برتتے ہین جنکا نام قرآن کریم مین تقوے رکھا ہے، اس لئے ان کی دنیا خراب نہین ہوتی، ہم نے دنیاوی امور مین بھی اعمالِ حسنہ کو دنیا کی چیز سمجھکر چھوڑ دیا ہے، اور تقوی کو چند رسمی عبادات تک محدود کر دیا ہے اس لئے ہمارے پاس نہ دین باقی ہے نہ دنیا۔

صدقات کا فلسفہ قرآن پاک نے صدقات وخیرات اور قربانی کا حکم دیا ہے، لیکن ساتھ ہی یہ کہدیا ہے کہ ذبیح جانورون کا گوشت اور خون خدا تک نہیں پہونچا کرتا (لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم) یعنے خدا کو خوش کرنے والی چیز وہ نیکوکاری ہے جو ظاہری قربانی کی تہ مین کار فرما ہوتی ہے، نہ کہ وہ گوشت جس کی نمائش سے ہم خدا کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ تم اگر خدا کے احکام کو مانتے ہو تو اس امر کی تصدیق مین کوئی عملی کام کرو صدقات کا نام اس لئے صدقات رکھا گیا۔ کہ اس سے تمہارے ایمان کی صداقت ظاہر ہوتی رہے!

قصص کے رنگ مین قرآن نہ پڑھو

بات یہ ہے کہ ہم قرآن پاک کو پڑھتے ہی نہین، اور اگر پڑھتے ہین تو قصہ کہانی کے رنگ مین پڑھتے ہین جسکا نتیجہ وہی ہے، جو آج ہماری حالت سے ظاہر ہے، ہم نے تمام آیات قرآنی کو ایسے رنگ مین رنگ دیا ہے، مثلاً قرآن پاک نے جہان کائنات کے مختلف مناظر کا ذکر کیا ہے اس سے ہم نے یہی سمجھا ہے کہ قرآن نے اُن مناظر کو خدا تعالےٰ کے جبروت و جلال کی تشریح کے لئے بیان کیا ہے۔ ہم ایک منٹ کے لئے غور نہین کرتے۔ کہ خدا کو ہمین یہ جلال و شکوہ دکھلانے کی ضرورت ہی کیا ہے؛ اسی طرح قرآن قدرتِ ربّانی کے بعض غیر المعقول کارنامون کیطرف اشارہ کرتا ہے اُسسے بھی ہم ایسی غیب الغیب کی خدا نمائی پر محمول کر لیتے ہین۔ نہین سمجھتے کہ ایک غنی اور حمید خدا کو اس خدا نمائی کی کیا حاجت ہے؛ حقیقت یہ ہے کہ سب باتین ہماری اصلاح اور ہدایت، ہماری توکل و اطمینان ہمارے درس و عبرت کے لئے بیان ہوئی ہین اگر ہم قرآن پاک کو اپنی زندگی او موت، اور سعادت و شقاوت کا مرقع سمجھکر مطالعہ کرین تو ہم یقیناً اپنے حقیقی عظمت و اقتدار کو حاصل کر سکتے ہین ورنہ آج جو حالت ہے، وہ سب کے سامنے ہے +

زمانہ سے کہو گمراہ کیون ہے راہ کے ہوتے

مصلح

کسی کی کیون پرستش کیجئے اللہ کے ہوتے ۔۔۔ زمانہ سے کہو گمراہ کیون ہے راہ کے ہوتے

نبیؐ کے اسوۂ حسنہ مین ہے خوشنودیِ مولا ۔۔۔ غلط ہے پیروی سب کی رسول اللہ کے ہوتے

زبور و وید یا انجیل یا تورات کچھ بھی ہون ۔۔۔ کسیکی کیا ضرورت ہے کلام اللہ کے ہوتے

ترا دل ہے خدا خانہ، بناتا کیون ہے بتخانہ ۔۔۔ طوافِ بتکدہ کیون ہے یہ بیت اللہ کے ہوتے

خدارا حضرتِ مصلح مسلمانونکی کچھ کہئے ۔۔۔ ذلیل و خوار کیون ہین یہ کلام اللہ کے ہوتے

محبت آلہی

(مولانا حکیم ابو العلاء ناطق لکھنوی)

رفتہ رفتہ اسطرح پہونچا حقیقت تک مجاز + پہلے اوسکی آرزو تھی اب وہ خود ہی دلمین ہے

محبت اور اصل محبت ایک روحانی کیفیت اور جذبہ ہے جو حقیقی معنون مین سوائے ذات باری تعالی کسی اور ذات سے متعلق ہو نہین سکتا۔ انسان یا کسی اور فانی ذات کے ساتھ محبت ہونا حقیقتاً غیر ممکن ہے مجازاً ممکن ہو، کیونکہ محبت ایک قدرتی کشش ہے اور کشش صرف اوسی ذات مین ہوتی ہے جس مین دو صفتین ہون۔ ایک یہ کہ وہ اصل اصول ہر شے کی ہو، دوسری یہ کہ صاحب قوت ہو۔ اور یہ دونون صفتین خدا کے لئے مخصوص چیز ہین۔ نہ اوسکی مثل کوئی صاحب قوت ہے نہ اوس کے علاوہ کوئی علت العلل ہے، اور یہ دونون صفتیں اوسی مین بطور حصر ہین کہ اگر کسی کو کسی فانی شئے کی محبت ہو تو یون سمجھنا چاہیئے کہ وہ اپنی صحیح اور اصلی حالت مین نہین ہے۔ بلکہ یا تو مریض ہے یا دل و دماغ کمزور ہے اور اس کمزوری کی وجہ سے کیفیات فانی اوس پر غالب آگئی ہین، اس مغلوبیت کو دنیوی محبت کہنا چاہیئے اور اصلی، صحیح الدماغ اور قوی القلب وہ شخص ہے جو خدائے لایزال سے محبت رکھتا اور اوس کی قربت چاہتا ہو۔ اسی محبت کو محبت حقیقی کہتے ہین اور دنیوی اشیاء کی خواہش کو محبت مجازی کہتے ہین۔

محبت الہی کو بعض محققین نے جزو ایمان کہا ہے اور اس آیۃ سے استدلال کرتے ہین۔ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ۔

شدھی کی تحریک آپ سے آپ فنا ہوجائیگی

(مولنا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب داناپوری)

شدھی کی تحریک بالکل ایک نئی چیز ہے اور بعض جاہل مسلمانون کا اس ذریعہ سے مرتد ہوجانا یقیناً
ایک ایسی ناگوار صورت حال ہے جس سے مسلمانون مین تردد و انتشار پیدا ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہین ہے
لیکن اس مسئلہ پر پوری طرح غور و فکر کے بعد مین مسلمانون کو اطمینان دلاتا ہون کہ درحقیقت یہ مسئلہ اسلام
کے لیے فال نیک ہے اور اس کی وجہ سے انشاءاللہ تعالیٰ ہندوستان کی مذہبی تاریخ مین ایک تغیر عظیم
پیدا ہوگا بارہ سو برس سے مسلمانون کا اور ہندوؤن کا ساتھ ہے لیکن باوجود اس کے ہندو مذہب
اپنی پوری قوت کے ساتھ آجتک ہندوستان مین قائم ہے۔ حالانکہ اس سے بہت کم مدت مین ایشیا کے
دوسرے ملکون کا حال اسلام کے اثر سے بالکل بدل گیا اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ ہندوؤن مین ذات کی تقسیم
کو بڑی اہمیت تھی اور چونکہ ان کا مذہب تبلیغی نہ تھا وہ مذہبی مباحث سے بالکل علیحدہ رہتے تھے مسلمانون
کیساتھ باوجود تمام دوستانہ تعلقات کے نہ اپنا مذہب مسلمانون کے سامنے پیش کرتے تھے نہ اسلام کے متعلق
موافقانہ یا مخالفانہ تلاش کی انکو فکر تھی۔ یہی دو باتین تھین جس نے اس پرانی تعلیم کو دوسرے ملکون کیطرح
یہان بھی اس سے بہت پہلے فنا ہوگئی ہوتی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ دونون باتین خود ہندوون کے ہاتھون
سے مٹائی جارہی ہین۔ تبلیغ کیساتھ ذات کی یہ تقسیم قائم نہین رہ سکتی اور چھوت کے مسئلہ کو تبلیغ سے پہلے یقیناً
ترک کردینا ہوگا۔ دوئم جب وہ دنیا کے سامنے اپنا مذہب پیش کرین گے تو پھر مذہبی مباحث سے گریز کرنا ناممکن
ہوگا اس تغیر کے بعد دنیا خود دیکھ لیگی کہ صداقت کہان ہے۔ تبلیغ محض صداقت کی قوت پر موثر
ہوسکتی ہے، دہوکہ، لالچ، تخویف، مکر، فریب وغیرہ ایسی نہین ہین جو زیادہ دیر تک جم سکین اور
موجودہ شدھی مین اس کے سوا کچھ نہین۔

قرآن مقدس کے اوصاف غیروں کی زبان سے

(ماخوذ)

جارج سیل قرآن کریم بے شبہہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور سب سے بڑھکر مستند کتاب ہے۔ کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے۔

ڈاکٹر موریس فرانسیسی قرآن کی سب سے بڑی تعریف اسکی فصاحت وبلاغت ہے مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے قرآن کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت ہے۔

ریورنڈ آر میک وئل کنگ قرآن الہامات کا مجموعہ ہے۔ اس میں اسلام کے اصول و قوانین اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ کے کاروبار کی نسبت ہدایات ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اسکی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔"

موسیو اوجین کلائل فرانسیسی قرآن مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ہیں جو انسان کی زندگی کیلئے ہر حالت میں مفید ہیں۔"

ڈیون پورٹ قرآن مسلمانوں کا مشترکہ قانون ہے، معاشرتی، تجارتی، فوجی، عدالتی تعزیری سب معاملات اس میں ہیں۔ پھر بھی یہ ایک مذہبی کتاب ہے، اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنا دیا ہے۔"

پروفیسر کارلائل میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے سچ یہ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اسی سے ہوسکتی ہے۔

بابا نانک توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ تمام پڑھکر دیکھ لئے قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی۔

اظہارِ حق

نظام حیدرآباد اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نظام حیدرآباد بالکل بے دست و پا ہیں اور وہ سب اختیارات اونسے سلب کرلئے گئے جو ایک خودداروالی کے لئے ضروری ہیں اگر یہ امر واقعہ ہے تو برٹش گورنمنٹ کیطرف سے مسلمانون کے بددل ہونے کے لئے ایک نیا سامان بہم پہنچایا گیا ہے کیونکہ مسلمانان ہند اسکو خاص اپنا مسئلہ سمجھتے ہین جسکو انگریز بھی اچھی طرح جانتے ہین۔ ہم عام مسلمانون سے عموماً اور خاص طبقے سے خصوصاً کہین گے کہ وہ سلطنت مغلیہ کی اس آخری یادگار کو قائم رکھنے مین اپنی آخری کوشش سے باز نہ آئین۔

کرپان لاہور کے ہنگامے اور اوس مین سکھون کے کرپان استعمال کرنے سے احمدی جماعت نیز دیگر اسلامی جرائد کا یہ خیال ہوا ہے کہ یا تو سکھون سے بھی یہ حق لے لیا جائے ورنہ بصورت دیگر مسلمانون کو بھی حربہ رکھنے کی اجازت دیجائے کہنا یہ ہے کہ مسلمانون کیلئے "بصورت دیگر" کوئی شئے نہین۔ چاہے سکھون کو یہ حق باقی رہے یا نہ رہے لیکن مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے لوہے کے استعمال کو ضروری سمجھ لین۔ قرآن حکیم مین ارشاد ہے وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للناس قسم قسم کے لوہے اس لئے پیدا کئے گئے ہین کہ وہ اشد ضروری ہین اور اس مین خلق اللہ کیلئے بہت فائدے ہین

مولنٰا شوکت علی مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس منعقدہ بمبئی نہایت کامیاب رہا۔ معترضین کے اعتراضات کا جواب جس صفائی سے دیا گیا وہ مولنٰا شوکت علی کی صداقت کا بین ثبوت ہے، کاش سیٹھ عبداللہ ہارون کی صدارت کا زمانہ پنجاب خلافت کمیٹی کی شکایات کو بھی دور کر سکے کیونکہ اسلام کو متحدہ فضا کی سخت ضرورت ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

صرف حور ٹوتھ پاوڈر استعمال فرمائیے جو بغیر ہاتھ لگائے
بنایا جاتا ہے۔ دانتوں کی تمام بیماریوں کے لیے ایک مجرب دوا اور روزانہ
استعمال کے لیے اعلیٰ درجہ کا خوشبودار انگریزی قسم کا منجن ہے۔ روزانہ
استعمال کرنا چاہیے! بازار میں چار آنہ فی شیشی کے حساب سے
فروخت ہوتا ہے! (ملنے کا پتہ) ایس۔ اے عثمانی اینڈ سنس ۵۵ [illegible] کلکتہ

مذہبی پریس کلکتہ

۲۱ سر زکریا اسٹریٹ

میں

پابندیٔ وقت مناسب نرخ کے ساتھ

اعلیٰ لکھائی اور بہترین چھپائی کا

انتظام ہے!

محمد مسلم ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے [illegible] مذہبی پریس ۲۱ زکریا اسٹریٹ [illegible] شائع ہوا

بچوں کے لئے

تعلیم و تربیت

از

ابو محمد مصلح ابوالعلائی

فہرست مضامین

نذر

آنریبل خان بہادر سر سید محمد فخر الدین دام لطفہما

وزیر تعلیمات صوبہ بہار و اڑیسہ

کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں

تعلیم و تربیت کا یہ پہلا حصہ

نذر ہے

دعا گو مصلح ابو العلائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم کی فضیلت

۱

اللہ تعالے کا بزرگ نام پاک عالم اور علیم بھی ہے۔ اوس نے اپنے سب سے بڑے اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دنیا میں اسی لئے بھیجا کہ وہ ہمیں علم و حکمت کی تعلیم دیں اور ہمارے نفوس کو گندگیوں سے پاک کرکے اعلے مدارج حاصل کرنے کے لائق بنائیں۔

اونھیں صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وصحبہ وسلم ہمارے جد اعلے اور مورث اعلے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی زیور علم ہی سے آراستہ ہونے کے بعد فرشتوں پر فضیلت ملی تھی اور ان کے زمین پر خلیفۃ اللہ ہوکر آنے کا بھی یہی علم دلیل ہوا تھا۔

حسد ایک نہایت بری چیز اور معصیت ہے۔ لیکن علم وہ شے ہے کہ اس کے متعلق وہ بھی جائز ہے۔ تین عمل جو صدقہ جاریہ ہیں۔ یعنی آدمی کے مر جانے کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتے اور اون کا اجر ملتا رہتا ہے۔ اون میں سے ایک علم بھی ہے۔ جو علم کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اس کے لئے بہشت کا رستہ آسان ہو جاتا ہے۔ اور فرشتے محبت و پیار کا بازو اسکی خوشنودی کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ علم ہی کے جاننے والے کے لئے آسمان و زمین کی ہر چیز

یہانتک کہ پانی کی مچھلیاں بھی توبہ و استغفار کرتی ہیں۔ علم ہی کے جاننے والے کی قدر عابد پر ایسی ہے جیسے تاروں پر چودہویں رات کے چاند کی اور علم ہی وہ ہے جو انبیا کا ورثہ خدائے برتر کے پہچاننے کا آلہ اور دین و دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

علم سے آدمی آدمی ہوتا ہے علم سے انسان پہچانا جاتا ہے گویا آدمی ایک آفتاب ہے جس پر ابر چھایا ہوتا ہے اور علم حاصل کرنے سے وہ چمکتا ہوا اس کے باہر آجاتا ہے اور اپنی روشنی سے تمام عالم کو یکساں منور کرتا ہے۔ پس اس لیے علم ہر شخص پر فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت لڑکا ہو یا لڑکی جوان ہو یا ضعیف اور پھر علم جہاں کہیں میسر آسکے گو مشرق سے مغرب ہی میں جانا پڑے لیکن اسکو حاصل کرنا ضروری ہے۔

علم کی ضرورت

دنیا کے ہر سمجھدار اور عقلمند لوگوں کا یہ تصفیہ ہے کہ ساری خرابیوں اور ساری برائیوں کی جڑ جہالت ہے۔ اور اس کا تدارک علم کے سوا اور کسی چیز سے نہیں ہو سکتا۔

انسانی دائرہ ایک محدود چیز ہے۔ یعنی عمر سفر معیشت وغیرہ پر نگاہ ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ اگر انسان کوشش بھی کرے کہ وہ اپنے سفر سے تمام دنیا کی حالت کو معلوم کرے گا تو یہ غیر ممکن ہے۔ لیکن علم جغرافیہ اسکو گھر بیٹھے اس سے باخبر کر سکتا ہے۔

اقوام و اشخاص کی حالت سے باخبر ہونا ہو تو تاریخ اور سوانحعمریوں کے بغیر چارہ نہیں - ہر روز کی ایک ایک ساعت میں خبر معلوم کرلی ہو تو اخبار بینی ناگزیر ہے - اسلاف کے کارناموں کا جاننا اور اس سے عبرت حاصل کرنا ہو تو اسکے لئے بھی تاریخ دانی کی ضرورت ہے - پھر ایک انسان محدود دائرے کے اندر رہکر ایک محدود وقت میں اتنی باتوں سے ہرگز فائدہ مند نہیں ہوسکتا - تاوقتیکہ علم حاصل نہ کرے اور کتب بینی سے کام نہ لے -

کتابوں میں معلومات، عبرت، تجربے، آیندہ کے لئے سبق موجود ملیں گے - یہ تو گذشتہ موجودہ اور کچھہ آیندہ کے لئے ہے - لیکن اختراع اور ایجاد کا مالک ہونا جو صرف آیندہ سے متعلق ہو اسکے لئے بھی علم کی حاجت ہے - انسان سونے وغیرہ کی کان کے مانند ہے جس کے نمایاں ہونے کے لئے آلۂ علم کی اشد ضرورت ہے -

خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس نے اپنے احکام بھی اسکے لئے نازل فرمائے ہیں جس میں انسان کے فائدے کی باتیں درج ہیں اور بری باتوں اور اسکی پاداش سے تنبیہ موجود ہے - پس اس کا جاننا بھی ضروری ہے اور بغیر علم کے کماحقہ ممکن نہیں گویا کہ دین کا دارومدار بھی علم ہی پر ہے - دنیا بنانے کے لئے بھی علم جزو لاینفک ہے - بڑی بڑی باتوں سے گذر کر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی آیئے تو معلوم ہوگا کہ علم کسقدر ضروری چیز ہے - کاشتکاری، ملازمت، اور تجارت، معاش حاصل کرنے کی چیزیں ہیں - اور ان کا بھی علم موجود ہے - کم سے کم حساب دانی کے بغیر چارہ نہیں -

ایک شخص اپنی حالت سے اپنے ایک عزیز کو کالے کوسوں ہٹھکر آگاہ کرنا چاہتا ہے تو اب اسکے لئے ضروری ہے کہ خط سے کام لے۔ کہا جاسکتا ہے کہ خط دوسرے سے بھی لکھوا کر بھیجا جاسکتا ہے۔ لیکن ذرا دقتوں پر نگاہ کیجئے۔ ایک تو بہتیری باتیں ایسی پوشیدہ رکھنی ہوتی ہیں جنکا فریقین کے سوا تیسرے کا جاننا مناسب نہیں ہوتا اور بسا اوقات اس سے بڑا بڑا نقصان اور بڑی بڑی خرابیاں ہوتی ہیں۔ پھر محتاجوں پر نظر ڈالئے اور اگر کہیں یہ کام کسی دور دراز دیہات وغیرہ سے کرنا پڑے تو اور بھی دقت در دقت ہے۔

بہرحال ایک اچھے دنیا دار کو ایک اچھی دنیا حاصل کرنے کے لئے بھی علم کی ضرورت ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ صحیح طور پر دنیا حاصل کرنے والا ہی صحیح طور پر دین کو بھی حاصل کرسکتا ہے۔

غرضکہ علم انسان کے لئے ضروری چیز ہے نیز اسی کی ضرورت ہمیشہ سے تھی اور ہمیشہ باقی رہے گی بلکہ پہلے سے اب علم کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور رفتہ رفتہ اور بھی بڑھتی جائے گی۔ یہانتک کہ جاہل حیوان کے شمار میں ہو جائے گا اور بغیر علم کے زندگی دشوار ہو جائے گی۔

علم کس لئے حاصل کرنا چاہئے

علم کو علم کے لئے حاصل کرنا چاہئے۔ علم کو انسان بننے کے لئے حاصل کرنا چاہئے علم کو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے حاصل کرنا چاہئے۔ بلکہ اس سے ہر ذی روح

کی ہمدردی مقصود ہو۔

اپنی ترقی، اپنے کنبے کی ترقی اپنے وطن کی ترقی اپنے ملک کی ترقی اور اس سے اپنے مذہب کی ترقی ہمیشہ پیش نظر رہے۔

دنیا کی جتنی قومیں اور جسقدر ملک ہیں اون سے محبت کرنا اور ان سے یگانگت پیدا کرنا سیکھنا چاہئے۔

علم کو اس لئے سیکھنا چاہئے کہ اس سے اپنے کو بھی فائدہ پہونچے اور دوسروں کو بھی۔ علم کو اس لئے سیکھنا چاہئے کہ انسان اپنے کو پہچانے اور اپنی دنیا کو بھی بنائے اور اپنے دین کو بھی۔ اور علم کو اس لئے حاصل کرے کہ خدا کی محبت حاصل ہو۔

علم سے مراد کونسا علم ہے

علم سبھی بہتر ہے۔ چاہے انگریزی ہو یا فارسی۔ اردو ہو یا ہندی یا سنسکرت ہو یا بھاشا۔ بقدر ضرورت سیکھنا گناہ نہیں بلکہ بسا اوقات نہایت ضروری ہے۔ لیکن غرض و غایت بحث و مباحثہ یا صرف ملازمت نہیں ہونی چاہئے۔ تاہم علم دین ان سب پر مقدم ہے۔ جس کا اصل خزانہ عربی زبان میں ہے اور پھر فارسی اور اردو میں۔

"علم دین" اور "علم دنیا" دو چیزیں ہیں بھی اور نہیں بھی اگر کسی علم کے حاصل کرنے سے خدا اور رسول کی بندگی میں فرق آتا ہے تو یقیناً وہ علم "علم نہیں" اور اگر اسمیں کوئی فرق نہیں آتا تو اسکو ضرور سیکھنا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ علم دین کی تعلیم اگر اصلی معنوں میں ہو تو دین کے ساتھہ ساتھہ دنیا کا بننا ضروری ہے۔ یہ تو

عجیب بات ہوگی کہ کسی علم سے دین بنجائے اور دنیا نہ بنے۔
اگر کسی قوم و ملک کے خیالات کی اصلاح نہ ہو تو تمدن، حفظ مصالح، اور سیاست جو "دنیا" کی جان ہیں۔ باقی رہ سکتی ہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ اصلاح خیالات کے لئے مذہب سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں اور پھر کل مذہب کا خلاصہ اور مکمل مذہب مذہب اسلام کی تعلیم ہے جس سے آج ہر ترقی یافتہ متمدن، حفظ مصالح اور سیاست دان قوم و ملک فائدہ اوٹھا رہا ہے۔
اس لئے سب سے پہلا سب سے ضروری اور سب سے بہتر علم قرآن حکیم کا ہے۔ جو دراصل ایک ہی تعلیم ایک ہی علم اور ایک ہی کتاب ہے۔

بچّوں کی تعلیم

یوں تو ایک عالم اور معلم کو بھی ہمیشہ علم کا خواستگار رہنا چاہیے کیونکہ علم کی حد ختم نہیں ہوتی۔
لیکن دراصل علم کا باغ لگانے کے لئے اور اس کے پھول پھل والے درخت سے فائدہ اوٹھانے کے لئے بچوں کے بچپن کے زمانے سے زیادہ کوئی زمانہ اور زمین بہتر نہیں۔
عالم مطلق اور حکیم نے آسمان و زمین میں جو کچھ رکھا ہے اس میں حکمت سے خالی کوئی بات نہیں۔ لہذا آغاز تعلیم کے لئے انسان کا آغاز یعنی بچپن ہی انسب اور موزوں ہے۔ لیکن اس میں محنت، دلسوزی، اور صلاحیت کی ضرورت ہے جو کچھ والدین اور معلم سے متعلق ہیں۔

والدین کے فرائض

اولاد صالح دنیامین صدقۂ جاریہ ہے۔ لہذا اگر والدین کو منظور ہو کہ اون کو
فائدہ پہونچے تو اپنی اولاد کو صالح بنانے کی اول روز سے کوشش کریں
اون کو یہ بھول نہیں جانا چاہیئے کہ خربوزے کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہی
جیسا ماٹھ ہوگا ویسا کپڑے کا رنگ ہوگا۔ یعنی والدین میں جو کچھ اچھائی
برائی ہوگی بچے اس سے یقیناً متاثر ہونگے۔ یہ سب بے فائدہ کوشش ہوگی
کہ آپ تو ساری بد اخلاقیوں کے منبع ہوں اور اولاد کو تخلقوا باخلاق اللہ
کی مصداق دیکھنا چاہیں۔ وہ اپنا نمونہ جسطرح کا پیش کرینگے بچے اُسیطرح کے ہونگے
بچوں کے لئے اون کا گھر ایک سانچے کی مثال ہے اور اون کا بچپن اس میں
ڈھلنے کا زمانہ!

سانچے میں ڈھل جانے کے بعد اچھے کو بُرا کرنا اور بُرے کو اچھا کرنا جسقدر
مشکل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دنیا میں زیادہ تر اچھے والدین کی ہی
اولاد اچھی ہوتی ہے بچے سب معصوم اور اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اب
انکے ارد گرد کے لوگ ان کو چاہے جیسا بنا دیں۔

والدین اگر چاہتے ہیں کہ اون کی اولاد صرف اون کی خواہش سے ہی اچھی
ہوگی تو یہ انکی خام خیالی ہے۔

گالی گلوج "مارپیٹ" ڈانٹ ڈپٹ۔ بیجا سختی سے بچے درست نہیں ہوتے
بلکہ اولٹے۔ وحشت زدہ ڈھیٹ۔ بد شوق ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ سے

جاتے رہتے ہیں۔

آج مسلمانوں کی اولاد جسقدر آوارہ اور جاہل نظر آتی ہے اس کا سبب بہت کچھ والدین ہی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین بچوں کو پڑھنے کے نام سے، مکتب کے نام سے، میاںجی کے نام سے اور اون کی چھڑی کے نام سے ڈرانے کا کام لیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ اب نہیں مانے گا اسکو پڑھنے کے لیے بٹھالنا چاہیئے۔ اب یہ بہت شریر ہو گیا ہے۔ اسکو مکتب بھیجنا چاہیئے۔ ملا جی یا میاں جی لڑکوں کو خوب پیٹتے ہیں انہیں کے یہاں اس کو بھیجنا چاہیئے وغیرہ

گویا شروع ہی سے لڑکوں کے ذہن نشین کر دیا جاتا ہے کہ پڑھنا بڑی مصیبت کی چیز ہے۔ مکتب مذبح ہے اور میاں جی قصاب!

انصاف شرط ہے اب اگر لڑکے پڑھنے کے نام سے لرزہ براندام نہ ہوں تو غریب کیا کریں اور اگر ایسا ہے تو پھر اونکی خرابی کا کون جواب دہ ہے۔

گھر کی تعلیم بڑی تعلیم ہے۔ اور وہ بچوں کے سرپرستوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لہذا اگر بچوں کو صالح بنانا ہے تو سب سے پہلے اون کے سرپرستوں کو صالح بننا پڑے گا۔

والدین کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ قوم کے سامنے ملک کے سامنے اور خدا کے سامنے اپنے بچوں کے متعلق جواب دہ ہیں۔

وہ دیکھتے ہیں کہ ان کا بچہ انہیں کے پیسوں سے کنکوے بازی۔ بٹیر بازی۔ وغیرہ جیسے نالائق فعل میں مبتلا ہے۔

وہ دیکھتے ہیں کہ ان کا بچہ بیکاروں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں
کہ ان کا بچہ ناچ اور گانے کی مجلسوں میں جانے لگا ہے۔ وہ جانتے ہیں
کہ ان کا بچہ پڑھنا ترک کر رہا ہے۔ مسئلے مسائل سے ناواقف ہے۔ مذہب سے
بیگانہ ہے۔ وضع اور پوشاک آواروں کی اور غیر مذہب والوں کی اختیار
کر رہا ہے۔ مگر انکے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ اپنی جائداد سے
اسکی پرورش کیے جاتے ہیں۔ اور آیندہ کی خرابیوں کے لیے بھی میراث چھوڑ جاتے
ہیں۔ اور اپنی اور اپنی دونوں کی دین و دنیا خراب کر جاتے ہیں۔

اگر ان کی اولاد کی حالت یہانتک خراب ہو چکی ہو۔ اور اسقدر ہاتھ سے
بے ہاتھ ہو چکے ہوں اور باوجود کوششوں کے ان کے راہ پر آنے کی
اُمید باقی نہ رہی ہو تو اون کو چاہیے کہ ایسی نالائق اولاد کو عاق کر کے
ساری جائداد کو خدا کی راہ میں وقف کر کے عاقبت بنالیں۔

اکثر ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ اگر والد نے لڑکے کو پڑھنے کے لیے تنبیہ کی ہو
تو ماں نے بیجا لاڈ کا اس طرح اظہار کیا ہے کہ شوہر سے لڑ پڑی ہے اور
کہہ دیا ہے کہ میرے بچے کو کوئی کچھ نہ کہے۔ وہ پڑھے گا تو اپنے لیے
نہیں تو اپنے لیے۔ وہ جاہل ہی رہے گا۔ وہ نہیں پڑھے گا۔ جیئے گا تو
بھیک مانگ کر کھائے گا۔

غور کیجئے۔ جس ماں کا یہ رنگ ہو اسکے بچے کسقدر بد رنگ ہونگے۔

اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ محلے کے کسی لڑکے سے لڑکا لڑتا ہے۔ زیادتی بھی
اسی کی ہے۔ مگر والدین اپنے ہی لڑکے کی طرفداری کر جاتے ہیں۔ اور

لڑکوں سے گذر کر بڑوں تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ بسا اوقات تو گھر ہی میں ایسا ہوتا ہے کہ بھائی بھائی یا بھائی بہن میں لڑائی ہوئی ہے اور ماں نے ایک کی طرفداری کی ہے تو باپ نے دوسرے کی۔

کتنے گھر تو ایسے بھی دیکھے گئے ہیں۔ جہاں بچوں کو گالی گلوج اور مار پیٹ کی تعلیم دیجاتی ہے اور پیار کا ایک جزو اعظم قرار دیدیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ابھی بچہ ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کبھی کبھی غریب استاد پر ہی مصیبت آجاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ بچے نے اگر کوئی شکایت کی اور والدین نے ایسے میاں جی کو خیرباد کہا۔

بچوں کو استاد کے سپرد کرکے بے فکر نہیں ہوجانا چاہیے۔ تعلیم کے ساتھ تربیت کا بھی اس کو ذمہ دار نہیں قرار دینا چاہیے۔

تربیت جسمانی

تربیت جسمانی کی تو گویا ساری ذمہ داری والدین ہی پر ہے۔ جب بچہ بولنے لگے تو اُس کو صحیح تلفظ کی عادت دلائیں۔ خود بھی درست بولیں تاکہ بچہ آپ سے آپ سُنکر صحیح بولنا سیکھ لے۔ بے پروائی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچہ کی جو صورت پیدا ہوجائے گی وہ مشکل سے تبدیل ہوسکے گی۔

اولاد کے حصے میں مال و دولت کی بہ نسبت بہت زیادہ اچھا ہے کہ اون کو علم و ہنر کا خزانہ دیدیا جائے اور زیور پہنانے کے عوض تہذیب و اخلاق سے آراستہ کردیا جائے۔

والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو آپ درست کرنے کی کوشش کریں۔ وہ صرف اوستاد پر بھروسہ کرکے غلطی کے مرتکب نہ ہوں۔ کیونکہ ایک مکتب کا مالک معلم ہے تو دوسرا مکتب جو خود بچوں کا گھر ہے اوس کے مدرس بھی والدین ہیں۔

تندرستی

علم حاصل کرنے کے لئے تندرستی بھی بڑی چیز ہے۔ روحانی تندرستی کے باعث تو والدین اپنے اخلاق کی تعلیم سے ہونگے لیکن جسمانی تندرستی کے لئے انہیں جسمانی آرام بخشنا اور مناسب اور وقت پر غذا پہونچانی ہوگی۔ بدن کا صاف رکھنا۔ کپڑوں کا صاف رکھنا۔ اون کے پڑھنے اور آرام کی جگہ کو درست اون کے پڑھنے لکھنے کی چیزوں کو مہیّا اور درست رکھنا۔ ہرکام کا وقت مقرر کردینا۔ اون کے خوش رکھنے کا بھی خیال رکھنا۔ اون کے مناسب کھیل کود کا سامان کردینا۔ اون کے اچھے ہمجنسوں کو پیدا کردینا بھی والدین ہی کے فرائض میں سے ہے۔

سب سے پہلی تعلیم

والدین پر فرض ہے کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلی تعلیم مذہب کی دلائے قرآن پاک مع ترجمہ پڑھوائے۔ اوامر و نواہی سے اچھی طرح واقف کرائے پھر اسی کے بعد ضرورتاً جس تعلیم کو مناسب سمجھے۔ مذہبی تعلیم زبانی اور پھر

اسکے بعد کتاب کے ذریعہ سے ہو۔ جسکو بہت کچھ والدین خود سمجھ سکتے ہیں۔

اوستاد کا انتخاب

اچھے اوستاد کا انتخاب بھی والدین ہی کے ذمہ ہے۔ یہ کہ بچے کی تعلیم کے لئے معمولی اوستاد کافی ہے۔ نہایت فاحش غلطی ہے۔ بچوں کے لئے تو اور بھی قابل معلم کی ضرورت ہے۔ بچپن کے زمانے میں جیسا اوستاد میسر آئے گا بچے بھی اسی طرح کے تیار ہونگے۔ اوستاد کے انتخاب میں غلطی نہیں کرنی چاہئے والدین کو معلوم کرنا چاہئے کہ وہ اپنے بچے کو ایسے شخص کے ذمہ کر رہے ہیں جو فی الواقعی بہت بڑی ذمہ داری لے رہا ہے اور اوسکو پورا کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے تعلیم اور معلم کے معاملے میں غلطی کی تو سب کچھ کھو بیٹھے۔

اوستاد ایسا ہونا چاہئے جو علم سے ماہر ہو۔ جو کچھ پڑھاتا ہو اس پر اس کو خود عبور ہو۔ معلومات کا ذخیرہ رکھتا ہو۔ خلیق ہو۔ فرض شناس ہو۔ جو علم سکھلانا چاہتا ہے اُس کا خود بھی عامل ہو۔ فی الواقعی وہ علم کی فضیلت اپنی ذمہ داری اور بچوں کی جوابدہی سے آگاہ ہو۔ اور ساتھ ہی خدا کے سامنے اپنے کو اس کا جوابدہ سمجھتا ہو۔

بچوں کو کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ زبانی تعلیم بھی دینا جانتا ہو۔ اور اُن کے اخلاق اور چال چلن کی درستگی کا بھی پورا خیال رکھتا ہو۔

معلمی محض پیسہ کمانے کے لئے نہ کرتا ہو۔ بلکہ علم کی خوبیوں سے آگاہ ہو کر

اس کی طرف متوجہ ہوا ہو۔
او ستاد ایسا ہو جو صرف مکتب ہی تک لڑکوں کا نگراں نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ اوقات میں جو کچھ لڑکے کرتے ہوں۔ اس کا بھی جوابدہ اپنے کو سمجھتا ہو۔
اگر مناسب سمجھیں تو والدین بچوں کے تعلیم کی ایک حد بھی متعین کریں تاکہ اپنی کوششوں کو اچھی طرح ختم کر سکیں۔ اور اگر پھر لڑکا آگے پڑھنے کے لائق ہو تو ایسا بھی ہو سکے۔

ان العلما ورثۃ الانبیاء

عالم پیغمبروں کے وارث ہیں

اُستاد کی فضیلت

چونکہ علم کی فضیلت تمام فن پر تسلیم شدہ چیز ہے۔ اس لئے تعلیم دینے والے کی فضیلت بھی سب پر آپ سے آپ تسلیم شدہ ہے۔ عالموں کی جگہ تخت رب العالمین کے نیچے ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ علم والے کی نیند عابدوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اور عالم کی فضیلت عابد کے اوپر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی روشنی سارے ستاروں کی روشنی پر۔
معلّم ایک رہبر قوم ہے۔ اون کی جو اگلوں کے جانشین اور پچھلوں کی یادگار ہونگے اپنے ہاتھ میں باگ رکھتا ہے۔ قوم و مُلک اور مذہب ایک دن جنکا دست نگر ہوگا۔ آج وہ معلّم کا دست نگر ہوتا ہے۔ والدین ہی نے نہیں بلکہ مذہب و ملّت نے اپنی اُمید کی پونجی کو انکے ہاتھوں میں سونپ دیا ہوتا ہے۔

آج اِن کی ذمہ داری میں وہ نونہال دیدیئے جاتے ہیں۔ جن کو آگے چلکر خود قوم کی بہبودی اور اپنے خاندان کے ترقی کی باگ ہاتھوں میں لینی ہے۔
اللہ اور اوس کے رسول کے بعد سب سے بڑا سخی معلم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم بھی معلم ہی بناکر بھیجے گئے ہیں۔

لیکن اگر عالم باعمل نہین ہے

اگر علم سیکھکر اس پر عمل نہیں ہے۔ یعنی دوسروں کو فائدہ نہیں پہونچاتا ہے تو وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔ وہ ایک چارپایہ ہے جسپر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ علم کے چھپانے والے کو قیامت کے دن یہ سزا ہوگی کہ اُسکو آگ کی لگام دیجائے گی۔ جو فخر کے لئے جھگڑنے کے لئے اور لوگوں کو گمراہ کرنے میں علم کو خرچ کرے گا اوس کی سزا بھی دوزخ ہوگی۔ یا جو تارک دنیا حاصل کرنے میں علم کو حاصل کرتا ہے وہ بہشت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔
عالم باعمل وہی ہے۔ جو کتاب کے لکھے ہوئے کے مطابق ہو اور دوسرنکو بھی ویساہی بنائے۔

معلّم کے اوصاف

علم میں ماہر ہونا۔ چال چلن میں نمونہ ہونا۔ ہر ایک لڑکے کی تعلیم پر ہر طرح حاوی ہونا۔ ہر ایک لڑکے کو جداگانہ اور ایک ساتھ ہی پڑھانے کا طریقہ جاننا اور اوس کی قابلیت رکھنا۔ معلومات میں وسیع ہونا۔ کتب بین

ہونا۔ طریقہ تعلیم سے باخبر ہونا۔ اہل علم اور سررشتہ تعلیم کے اعلے افسروں کی سوانح عمریوں اور رپورٹوں سے واقف ہونا۔
مکتب کے انتظام کی قابلیت رکھنا۔ اپنے پیشے میں شوقین ہونا۔ اپنے کو عیبوں سے پاک رکھنے کی کوشش کرنا۔ طالب العلم کی نفسیات سے آگاہ ہونا۔ اعلے دماغی اور بُردباری سے کام لینا۔ فضول باتوں سے محترز رہنا اور سب سے بڑھکر معلّمی کی قدر کو جاننا اور اس کی حیثیت کو قایم رکھنا۔

معلّم سے متعلق چند اور باتیں

معلّم کے اوصاف میں سے ہے کہ وہ معلّمی صرف روزی کمانے کے لئے نہ کرتا ہو۔ تاہم وہ ایک طرح کا معلّم پیشہ ہو۔ چند دنوں کے لئے اسمیں نہ آگیا ہو۔ اپنی زندگی و موت۔ اپنی ترقی و بہبودی۔ اپنی ناموری۔ یہانتک کہ اپنے دین و دنیا کے معاملات کو بھی اسی سے وابستہ سمجھے۔ ایسے شخص کو معلّمی ہرگز نہیں اختیار کرنی چاہیے جو اپنے کو ناقابل پاتا ہو۔ جو اپنے فرض سے لاپرواہ ہو۔ اگرچہ وہ کتنا ہی قابل اور نجیب الطرفین ہو۔ کسی دوسرے کام کے نہ ملنے کی وجہ سے معلّمی اختیار کرنا یا یہ سمجھکر معلّمی اختیار کرنا کہ اس میں کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ ظاہر ہے کہ کسقدر گری ہوئی باتیں ہیں۔
دیکھا گیا ہے کہ معلّم زیادہ تر انہیں امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جنکا مرض متعدی بچوں کے لئے دق کی بیماری سے کم نہیں۔ بعض معلّم ایسے بھی ہوتے ہیں کہ

گھر کا سارا کام مدرسہ میں آکر انجام دیتے ہیں ۔سو رہنا ۔ پاؤں کا دبوانا ۔ سر میں تیل دلوانا ۔ کپڑے دھلوانا ۔ بازار سے سودے منگوانا ۔ یا چند گھنٹے بے دلی کے ساتھ لڑکوں میں گذار کر گھر کا راستہ لینا ۔

افسروں کا خوش کرنا

اپنے فرائض میں کوتاہی کرنے والے مدرسین کی حالت اس وقت قابل دید ہوتی ہے ۔ جبکہ اسکے مدرسہ کے لئے کوئی افسر آجاتے ہیں اوس وقت سب سے پہلا خیال یہ ہوتا ہے کہ افسر کو خوش کرنے کا سامان پیدا کیا جائے ۔

پھول پتوں سے مدرسہ سجایا جاتا ہے ۔ قصیدہ خوانی ہوتی ہے ۔ لڑکوں سے کچھ گانا سنوایا جاتا ہے ۔ اور پھر انڈے مرغی کا سامان کرکے اسکی تکمیل کر دیجاتی ہے ۔

یہانتک دیکھا گیا ہے کہ خیر مقدم کے دن لڑکوں کی کمی پوری کرنے کے لئے دوسرے مکتبوں سے یا محلے ٹولے کے لڑکوں سے عاریتاً کام لیا جاتا ہے ۔ افسوس کہ معلمی کی اعلےٰ شان اور اعلےٰ مرتبت کا بہت کم معلم صاحبان پاس کرتے ہیں اور اسکی اہمیت سے واقف ہونے کی مطلق پروا نہیں کرتے ۔

معلّم کے فرائض

معلم کو خیال کرنا چاہئے کہ میں جس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہوں اوس کو

ایمانداری اور دیانتداری کیساتھ انجام دینا ضروری ہے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو اوس کی کمائی ایک حرام کی کمائی ہوگی۔ اس کو بچوں کے سارے عمر کی جوابدہی کا پورا احساس ہونا چاہیئے۔ معلم کو اپنی ڈیوٹی میں ہرگز ہرگز سستی نہیں کرنا چاہئے اور تقسیم اوقات کے مطابق پورا پورا کام کرنا چاہیئے۔ جو کچھ خود اس کے اندر کمی ہو اوس کو حاصل کرے اور پورا کرنے کی جلد سے جلد سعی بلیغ کرلینی چاہیئے۔ ہر ایک لڑکے پر ایک نگاہ رکھنا معلم کے لئے ایک ضروری بات ہے۔ ورنہ اس سے نفاق و شقاق کا ایک بڑا مادہ لڑکوں میں پیدا ہوگا۔ طرفداری "غصہ" بیجا مارپیٹ۔ خود معلم کی ناقابلیت اور کمزوری کی دلیل ہے۔ اس سے لڑکے اصلاح پذیر نہیں ہوتے۔ بلکہ اُلٹے برباد ہوجاتے ہیں۔

سزا

اگر انصاف اور غور سے دیکھا جائے تو بسا اوقات سزا ناحق و بیجا ہے۔ اور بسا اوقات سزا سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ سزا یقیناً سزا دینے والے کی کمزوریوں کی کھلی دلیل ہوتی ہے۔ ایک لڑکے کو معلم نے سزا کیوں دی۔ اس لئے کہ اوس نے سبق نہیں یاد کیا کیا اوسکی سبق اب یاد ہو جائے گا۔ یا آیندہ کے لئے اس کا سدِّباب ہوگیا ہرگز نہیں۔

معلم صاحبان یاد رکھیں کہ یہ بچوں کے بچپن کا تقاضہ ہے اور اون کے قصد کے آغاز کا نتیجہ ہے۔

قوتِ دریافت۔ قوتِ حافظہ۔ قوتِ [illegible] ابھی لڑکوں میں اس قابل نہیں ہوتی
کہ وہ آپ سے آپ سب کچھ کرلیں۔ ان قوتوں کو باقاعدہ عمل میں لانے کیلئے
اوستادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر ایسے موقع پر مار پیٹ اور اوستادوں کی زیادتی
اور جہالت ان پر اور اثر کیا ہے۔
خود معلم صاحبان بھی اگر تعلیم کے اندر رہ جائیں تو ان لڑکوں سے کم درجہ
غائب دانہ ہونگے۔ اور یہ ہمارا اپنا ذاتی ٹریننگ اسکول کی طالب العلمی اور مدرسی کا
تجربہ ہے۔
محبت۔ پیار۔ عزت۔ مثالیں۔ چشم نمائی وہ چیزیں ہیں جنکا مقابلہ مار پیٹ گالی
گلوچ اور بیجا غصہ نہیں کرسکتا۔

مدرسہ کا نظم قائم رکھنا

اوستاد کو خود وقت کی پابندی سختی سے برتنی چاہیے۔ پھر لڑکوں کو اسپر
عمل کرنا چاہیے۔ ان کے گھر پر اس کا بندوبست کر دینا چاہیے۔ راستے
میں وقت نہ ضایع ہونے دینا چاہیے۔
سبق۔ آموختہ۔ امتحان۔ لکھنے وغیرہ کا اس طرح پر انتظام کرنا چاہیے کہ کوئی لڑکا
فضول نہ بیٹھا رہے ورنہ مدرسہ کا نظم بدنظمی میں تبدیل رہے گا۔

مدرسہ

مدرسہ یا مکتب کو ایک باغ کی مثال سمجھنا چاہیے۔ جس کا مدرس خود تو

باغبان ہے اور لڑکے طرح طرح کے پودے۔ جن کا مناسب نشو و نما۔ وقت کی آبیاری بے موقع شاخوں کا بڑھنا۔ وغیرہ باغبان کی نگاہوں میں ہر وقت رہنا چاہیئے۔ یہی نونہال قسم قسم کے خوبصورت درخت کا سایہ۔ خوشرنگ پھول کی بہار اور مزیدار و خوش ذائقہ پھلوں سے مانند ہوں جس سے مدرسہ لہلہاتا ہوا نظر آئے۔

مدرسہ کی خوبی

مدرسہ کی خوبی یہ ہے کہ لڑکے وہاں آنے کو اور زیادہ سے زیادہ وقت خرچ کرنے کو اپنی سب سے بڑی خوشی متصور کریں۔

تعلیم کی خوبی

تعلیم کی خوبی یہ ہے کہ بچے اس کے لئے اس طرح حریص ہوں جس طرح کھیل میں دل لگانا چاہتے ہیں۔

کیسے ہو سکتا ہے

یہ اوسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ معلم تعلیم کو بچوں کے لئے ایک مزیدار شے بنا دے۔

اور یہ سب کچھ کب ہو سکتا ہے

اور یہ سب کچھ اوسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس ایک شفیق و مہربان

اور اصلی معنوں میں لڑکوں کا بہی خواہ اور تعلیم کا دلدادہ ہو۔ خود قصاب، مکتب کو مذبح اور بچوں کو قربانی کا جانور نہ سمجھتا ہو ؎

درس ادب اگر بود زمزمۂ محبتے
جمعہ بمکتب آورد طفل گریز پائے را

مدرسہ میں بدتہذیبی کی خاص وجہ مدرس کی بے پروائی ہے اور خرابی کی وجہ اس کی ناقابلیت۔ اگر یہ سب نہ ہو تو لڑکوں کی سزا یابی باقی نہ رہے

مہربانی کے

اظہار کے ساتھ تنہائی کی نصیحت اکثر بہت زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے۔ بعض گئے گذرے لڑکے اس ترکیب سے راہ راست پر آجاتے ہیں۔

لڑکے کو گھر پر بلانا۔ اس کے قصور کی برائیوں کو بخوبی سمجھانا۔ اور اسکے بعد تھوڑی دیر کے لئے لکھنے پڑھنے کا کام دیدینا۔ اور آخر میں اچھی چال چلن کا وعدہ لیکر رخصت کر دینا۔ نہایت اچھی کارروائی میں داخل ہے لڑکا سمجھے گا کہ مدرس میرا دوست اور خیر خواہ ہے جو کچھ وہ کرتا ہے میری ہی بھلائی کے لئے ہے

فضول اور بدترین سزا

جرمانہ

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مدرس بغیر سمجھے بوجھے جرمانہ کی بھرمار کر دیتا ہے معلوم نہیں اس سے سکول کی آمدنی میں اضافہ کرنا منظور ہوتا ہے یا کسی ذاتی عناد کو

پورا کرنا سوچنے کی بات ہے کہ جرمانہ تو لڑکوں کے غریب ماں باپ ادا کرتے ہیں۔ پھر لڑکوں کی تادیب اور سزا کیا ہوئی۔ دیر کر کے آنا نہیں آتا۔ یا کسی سخت قصور کا مرتکب ہونا۔ جرمانہ سے اصلاح نہیں پا سکتا اس لئے ہمارے خیال میں اس سزا کے فضول ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مدرسہ سے نام خارج کر دینا

ہماری اصطلاح میں یہ بدترین اور آخری سزا ہے۔ جبکو اسکول و مدارس سے لڑکوں کے خارج کر دینے میں صرف کیجاتی ہے۔ اور پھر اگر اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ آپ سارے ملک میں یہ بچہ تعلیم نہ پاسکے گا تو غور کیجئے کہ کیا اس کے بعد بھی کوئی اور مصیبت ناک امر ہو سکتا ہے۔ تعلیم گاہ جو انسانی درستگی کی دنیا میں واحد چیز ہے۔ جب وہاں سے بچہ خارج کیا گیا تو اب یہ کہاں جائے اور کس جگہ اس کی درستگی ہو۔ ہمارے خیال میں یہ وہ سزا ہے جو کبھی اور کسی حال میں جائز نہیں ہو سکتی۔

تعلیم کی غرض

چونکہ لڑکوں کا وجود خراب عادتوں سے خالی نہیں ہوتا اس لئے تعلیم کی غرض یہ ہے کہ ان کی بری عادتیں برطرف ہو جائیں اور وہ اچھی عادتوں کے خوگر بنجائیں ان کے دل و دماغ علم کی روشنی سے منور ہو جائیں اور

جہالت کی تاریکی دور ہو جائے۔ جس سے دنیا میں خرابیوں کا وجود ہے۔
علم کے ذریعہ سے دنیا کے ہر اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز کر کے
فائدہ اوٹھائیں۔ دوسروں کی عزت کریں اور عزت کرانے کے قابل ہوں
خود اور دوسروں کو ترقی کرائیں۔ تعلیم ایسی ہو جو طالب العلموں کے کام کی ہو۔
یعنی جو کام وہ کرنا ہے اس تعلیم سے وہ اس کے لائق ہو جائیں
ان کا اخلاق درست ہو جائے اور وہ دراصل انسان ہو جائیں۔

تشریحات

معلم کو جو کچھ پڑھانا ہو اوس پر حاوی ہونا چاہیئے۔ اوس علم کے متعلق معلومات سے پر ہونا چاہیئے اور اس شے کے لئے ایک ماہر کی حیثیت سے اپنے کو آراستہ کرنا چاہیئے۔ جو کمی ہو اوس کو مطالعہ سے پورا کرنے کے بعد دوسروں کے لئے اس میں ہاتھ لگانا چاہیئے۔ ہو سکے تو تجربہ اور جانچ کر لینی چاہیئے۔

جماعت بندی

مکتب میں جماعت بندی نہایت ضروری چیز ہے۔ وقت مقررہ میں جسقدر عمدہ اور کارآمد سبق دیا جا سکتا ہو۔ اوسی پر اکتفا کرنا چاہیئے۔ متفرق لڑکوں کے مجموعہ سے ایک اچھا سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

لڑکوں کی طبیعت کو آغاز بنانے کی کوشش ہونی چاہیے ۔ جس سے اونکے اندر
ایک طاقت پیدا کر دی جاتی ہے کہ وہ باتوں ۔ [illegible]
خود کرنے کی ایک خوشی اور مسرت محسوس کریں ۔ دیکھنا چاہئے کہ
لڑکے کس درجہ محاطبت سے سبق پر کام کرتے ہیں یا نہیں ۔ استاد
کی نشست و برخاست اور گفت و شنید کا انداز ایسا ہی مناسب حال
ہونا چاہیے ۔ جس سوال کا جواب لڑکے خود دے سکتے ہوں اوس کا بتا دینا
گویا طالب العلم کے حصہ کی چیز معلم کا چھین لینا ہے ۔ لڑکوں کے
سوال کا جواب مناسب طور پر دینے کے لئے استاد کو ہر وقت
تیار رہنا چاہیے ۔ اور اگر تھوڑی کوشش سے لڑکا خود سوال سمجھ سکے تو
یہی بہتر ہے ۔ سوالات اور خلاصہ سبق کے درمیان جاری رہنے سے
اکثر چیزوں کو لوٹ اور ذہن نشین کراتے جانا چاہیے ۔ لڑکوں کو اجازت
ہونی چاہیے کہ وہ اوستاد کی باتوں پر تحقیق کے لئے اعتراض بھی
کر سکتے ہوں ۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی جتا دینا چاہیے کہ سوال کرنے والے کو
نصف جواب خود دینا چاہیے ۔

اوستاد کو سختی سے اس پر نگاہ رکھنی چاہیے کہ کوئی لڑکا بیکار اور
فضول نہ بیٹھا ہو ۔ اپنے اپنے کاموں میں اسی طرح انہماک اور شوق
رکھتا ہو کہ اوس کو اوستاد کے ہر وقت حاضر رہنے کی بھی ضرورت نہ ہو
جو بات نہ ہونے کی ہے اوسکو کبھی نہ ہونا چاہیے اور جو ہونے کی ہے
صرف اوسی کو ہونا چاہیے ۔

بداخلاقی اور برائی کی ذراسی چنگاری پورے مکتب کی بہار کو جلاکر خاک سیاہ کرسکتی ہے۔ اور معلم کی نیکنامی کو خاک میں ملاسکتی ہے۔ اس لئے اس کا اول روز سے انسداد ہونا چاہیئے۔ طالب العلوم کو اپنے فرض کا شناسا بنا دینا چاہیئے۔ اون کو ہر وقت یہ معلوم رہے کہ ہمارے فعل کا اوستاد نگراں ہے۔ لڑکوں کے ساتھ زیادہ پیار کی ضرورت ہے اور ناا تفاقی کی ہر چیز ضرورتاً ہو اور اعتدال کے ساتھ۔
مکتب میں مذہبی تعصب اور باہر کی غیر مناسب باتیں کبھی اور کسی حالت میں جائز نہیں۔ ہر لڑکے پر ایک طرح کی نگاہ رکھنا چاہیئے۔

جب لڑکا مکتب مین داخل ہو

مکتب کے داخلے کے بعد گویا لڑکا دوسرے درجے میں آتا ہے یعنی گھر کی تعلیم و تربیت کا ایک درجہ ختم ہوچکا ہوتا ہے۔ اب اوستاد کو اوس تعلیم و تربیت کی جانچ کرلینی چاہیئے۔ اور اس سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھی جزو لاینفک سمجھنا چاہیئے۔

صحت

صحت جسمانی کا خیال رکھے۔ اوقات مدرسہ میں و صول حفظ صحت کا استعمال کرائے۔ تعلیم اسطرحپر نہ دے کہ صحت پر برا اثر پڑے۔

تعلیم کا انتخاب

داخلے کے امتحان کے بعد۔ تعلیمی کتاب کا مناسب انتخاب ہو۔ سب سے پہلے کلام پاک معہ ترجمہ۔ اور مطالب کے ساتھ پڑھایا جائے۔ اردو کی اتنی تعلیم ہو کہ مسئلے مسائل اور خط وکتابت کی مہارت ہو جائے۔ مذہبی تعلیم زبانی اور عملی طور پر بھی ہو۔ اور اسطرح پر ہو کہ بچہ کا ایک عملی مسلمان کا نمونہ نظر آئے۔

نصاب

ہر لڑکے میں ہر علم کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری تعلیم کے بعد دیکھنا چاہیئے کہ لڑکا کس فن سے زیادہ شوق رکھتا ہے۔ اور اس کی طبیعت کا لگاؤ اور رجحان کس طرف زیادہ ہے۔ اب اگر وہ اپنی تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہے یا اسکے ماں باپ اسکے خواہاں ہیں تو استاد سمجھ بوجھکر اس کا مشورہ دے۔

سبق

سبق کم وبیش نہیں دینا چاہیئے۔ اس کا اندازہ ایسا ہو جیسے ایک انسان کے لئے غذا کی مثال یعنی اتنی کم غذا بھی نہ ہو کہ انسان کمزور ہو جائے نہ اتنی زیادہ کہ بد ہضمی کی تکلیف اٹھانا پڑے۔

مطالعہ

سبق سے پہلے لڑکوں سے مطالعہ کی فہمائش کرنی چاہیئے۔ اور اس کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

یاد کرنا

سبق کا یاد کرنا سمجھکر ہونا چاہیئے۔ رٹنا اور طوطے جیسے حفظ یاد کرلینا انسان کے بچے کے لئے کار آمد نہیں ہے۔ اوستاد کو دیکھنا چاہیئے کہ لڑکا جو کچھ پڑھ رہا ہے اوس کو سمجھ بوجھکر پڑھ رہا ہے یا نہیں اور یہ بھی کہ دوسرا سبق اوس وقت تک نہ دیا جائے جبتک وہ پہلا سبق اچھی طرح یاد نہ کر چکا ہو۔

آموختہ

پڑھی ہوئی چیزوں کا دہراتے رہنا۔ امتحان لیتے رہنا اوس کے اندر ان چیزوں کا استعمال میں لاتے رہنا ضروری ہے۔

مکتب سے باہر

لڑکوں کو تاکید کرنی چاہیئے اور اس لائق بنا دینا چاہیئے کہ وہ مکتب سے جاکر بھی مکتب ہی میں نظر آئیں یعنی جسطرح مکتب میں علم و تہذیب سے اون کو واسطہ رہتا ہے ویسا ہی باہر بھی ہو۔ اور جسطرح اوستاد کے سامنے

مودب اور سلیم ہوتے ہیں اسی طرح مکتب سے باہر بھی ہوں۔ کوئی فعل کسی کے ساتھ ایسا نہ کریں جسکی شکایت ہو سکے۔

لڑکے گھر پر

لڑکے گھر پر والدین کے فرمانبردار بھائی بہن سے ملکر رہنے والے ہوں جس طرح مکتب کے لڑکوں کے ساتھ اچھا برتاؤ ہو۔ ویساہی گھر پر بھی ہو۔

گھر کا کام

لڑکوں کے لئے دو ہو۔ ایک تو اوستاد مکتب کے علاوہ گھر پر کچھ پڑھنے لکھنے۔ مطالعہ دیکھنے اور یاد کرنے کا کام دیدے۔ دوسرے یہ کہ والدین کو اگر بازار وغیرہ بھیجنا یا اور کسی کام کے لینے کی ضرورت ہو تو مکتب کے اوقات کے علاوہ اس کو بھی ضروری سمجھکر لڑکا انجام دے۔ صرف گھر ہی کا کام نہیں بلکہ محلے ٹولے کے احتیاج مندوں کی احتیاج کو بھی پورا کرے۔

ہمّت افزائی

کبھی کبھی لڑکوں کی ہمت افزائی ضروری ہے۔ یہ الفاظ کے ساتھ ہو یا انعامی چیزوں کے ذریعے۔ یا درجہ بڑھاکر۔ اس سے لڑکوں میں ترقی کی اُمنگ اور عزت اور بڑائی کا مادّہ پیدا ہوتا ہے۔

امتحان

امتحان کی غرض لڑکوں کا آگے بڑھانا اور کامیاب کرنا مقصود ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی کہ لڑکے نے جو کچھ کیا ہے اس کا نتیجہ اس کے سامنے ہے جس کے ذریعے سے وہ ایک کامیاب زندگی بسر کر سکے

چند اسباق کی مثال

اگر استاد کو مذہبی تعلیم دینی ہے تو مندرجہ ذیل اسباق تمہیداً بھی دیئے جا سکتے ہیں۔

اللہ

پیارے بچو! ہمارا، تمہارا اور اس آسمان و زمین کے زمین کے درمیان جو کچھ ہے اس کے پیدا کرنے والے کا نام اللہ ہے۔ وہ ایک ہے اور سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ اچھی باتوں کو پسند کرتا ہے اور اس پر چلنے والے کو انعام دیتا ہے۔ بری باتیں اسے ناپسند ہیں اور ان کی بابت اس نے سزا مقرر کی ہے۔ اور اسکے یہ سب احکام ایک کتاب کے اندر جمع ہیں جو اس کی بھیجی ہوئی ہے اور جس کا پاک نام قرآن شریف ہے۔ ہر شخص کو لازم ہے کہ قرآن شریف کے معنی اور مطلب سے آگاہ ہو کر

اس پر عمل کرے۔ اس میں ایک انسان کے لیے دین و دنیا دونوں جگہ کے لیے سبق درج ہیں۔ اس کے مانند دنیا میں کوئی اور دوسری کتاب نہیں۔ جیسا وہ خدا یکتا ہے ویسا ہی اوسکی کتاب بھی بے مثل ہے

رسول

محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول تھے۔ یہ ایک انسان تھے لیکن مکمل انسان تھے۔ قرآن پاک انہیں کے ذریعہ سے ہم لوگوں تک پہونچا ہے۔ مسلمان انہیں کی اُمت میں ہیں۔ تمہیں چاہئیے کہ جب اُن کا نام سنو۔ تو پڑھو اللھم صل علے محمد وعلے آلہ واصحابہ وسلم۔

نماز

بچو! انسان خدا کا بندہ ہے اور خدا اوس کا معبود۔ اسلئے بندے کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے معبود کو خوش رکھے۔ دیکھو ایک ملازم اپنے آقا کا اگر کام نہیں بجا لاتا ہے تو وہ ملازمت سے برخواست کر دیا جاتا ہے۔ تو کیا ہم اوس کے سامنے نسبت کا سر خم نہ کریں جو سب کا پیارا اور حقیقی آقا ہے۔ نماز عبادت ہے۔ دنیا میں اور بھی عبادتیں ہیں۔ لیکن یہ سب سے زیادہ مکمل عبادت ہے۔ جس میں ہر عضو اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے جھک جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ یہ خود معبود کی تبلائی ہوئی بندوں کے لیے عبادت ہے جس میں

کوئی حرج نہیں اور رات دن میں صرف پانچ مرتبہ ادا کرنا ہوتی ہے۔

روزہ

سال میں ایک مہینہ ایسا آتا ہے جس میں خدا کے لئے باوجود کھانے اور پینے کی چیزوں کے موجود ہونے کے ہم ان کا استعمال نہیں کرتے اس بات کے علاوہ اس سے صحت کے متعلق بہت فائدے ہیں ہم اون لوگوں کی بھوک پیاس کو سمجھ سکتے ہیں۔ جنکو یہ چیزیں میسر نہیں ہیں اور پھر اون کی تکلیفوں کو دور کر کے اپنی ان نعمتوں کا شکریہ خدا کی درگاہ میں بھیجیں۔ خدا کی فرمانبرداری کا روزہ بھی ایک بہت بڑا ہوتا ہے اسلئے اس عبادت کا بھی بہت بڑا مرتبہ ہے۔

حج

میرے پیارے تو سنو!

دنیا میں ایک ملک عرب ہے۔ اس میں ایک شہر ہے۔ جس کا نام مکہ ہے مکہ شہر کے اندر ایک مکان ہے جس کا نام خانہ کعبہ ہے تمنے بھی سنا ہوگا اس خانہ کعبہ کی اسلئے بڑی بزرگی ہے کہ اسکو خدائے برتر نے اپنا مکان قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ لامکاں ہے یا سارا مکان اوسی کا ہے بہرحال عمر بھر میں استطاعت ہونے پر ایک مرتبہ اسکی زیارت کرنا حج ہے جو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

زکواۃ

میرے ہونہار بچو! زکواۃ یہ ہے کہ جبکو خدائے تعالےٰ نے صاحب نصاب بنایا ہو اوس کو لازم ہے کہ شریعت کی مقرر کردہ رقم اسمیں سے وہ فقرا اور مساکین وغیرہ کو سال میں ایک بار دیدیا کرے۔ دیکھو

مذہب اسلام

تمہیں جو باتیں تبلاتا ہے وہ تمہارے ہی فائدے کی ہیں۔ لیکن حکمت یہ ہے کہ اس سے دوسرونکے بھی فائدے ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ بھی خوش ہوتا ہے۔

آگے کی تعلیم

اسی طرح قرآن شریف حدیث شریف۔ اصول فقہ۔ تاریخ۔ جغرافیہ سائنس۔ علم الصحت۔ صنعت وحرفت۔ کاشتکاری۔ تجارت۔ اور سیاست وغیرہ سب کی تعلیم دیجاسکتی ہے جس سے لڑکے پہلے سے سبق حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے اور انکے لئے آسانی کا راستہ کھل جائیگا۔

والدین اور استاد۔ گھر اور مدرسہ کی تعلیم و تربیت کا اب یہ نتیجہ ہونا چاہئے کہ لڑکا اپنے اچھے برے کو خوب سمجھنے لگ جائے اور زیور علم سے آراستہ ہونے کے لئے آپ تیار ہو جائے۔

اچھی تعلیم آپ

لڑکوں کو معلوم کرنا چاہیے کہ اب وہ خود اس بات کا ذمہ دار ہے کہ اپنے
فرائض کو آپ انجام دے۔ خدا و رسول کے حقوق۔ والدین کے حقوق
قوم و ملک کے حقوق۔ الغرض ساری مخلوقات کے حقوق۔ اور خود اپنے
حقوق ادا کرنے کے لائق بنے۔

وہ دیکھے کہ دنیا میں وہ کس کام آسکتا ہے۔ اور کس علم میں کمال پیدا کرسکتا
ہے اور اس کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ کس طرح حاصل ہوسکتی
ہے۔ صحت جسمانی کا قائم رکھنا۔ قوائے عقلیہ کو کامل بنانا۔ اور اپنے
چال چلن کو درست رکھنا ایک لازمی شے ہے۔ اس کے سرپرست
اس کے ساتھ اپنے حقوق ادا کر دیے اور اس لائق بنا دیا کہ وہ اب
آپ اپنے فرائض منصبی کو ادا کرے۔

علم کا دریا کبھی ختم نہیں ہوتا اسلئے ایک انسان کو ہمیشہ طالب العلم
رہنا چاہیے۔ بلکہ اس کی مثال ایک تشنگی کی ہونی چاہیے۔ ہاں اگر
یہ پیاس بجھ سکتی ہے تو وہ کتب بینی سے۔

دعاگو مصلح کان اللہ لہ

مطبوعہ

الاصلاح پریس

سہسرام

۱۳۴۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیا میلادنامہ

مرتبہ

ابو محمد مصلح (مبلغ قرآن)

دفتر

تبلیغ القرآن نمبر ۵ فیرلین کلکتہ

قیمت فی جلد چار آنے (۴ر)

عاشقانِ رسولؐ
کی
خاص توجہ درکار ہے

برادرانِ اسلام! سلام وعلیکم

پیغمبر آخر الزماں احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح مقدس "زندہ نبیؐ" کا اعلان آپکے ملاحظہ سے گذرا ہوگا۔ آپکی گرامی ذات کے حالات متعدد زبانوں میں کثرت سے لکھے گئے ہیں لیکن اس نئی سوانحعمری میں خاص و راچھوتی بات یہ ہے کہ اسمیں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرف قرآن حکیم سے لکھا گیا ہے اور یہ وہ خصوصیت ہے جو آج تیرہ سو برس سے کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

اپنی نوعیت میں یہ پہلا کارنامہ ہوگا جو مخالفین اسلام کیلئے اعتراضات کا دروازہ بند کر دیگا اور یہ کتاب ہوگی جو ہر مسلمان کی دارین کی نجات کا باعث ہوگی اسلئے مسلمانوں سے عموماً اور ناظرین رسالہ ہٰذا سے خصوصاً التماس ہے کہ اسکی اشاعت میں خاص طور پر مدد فرمائیں، کتاب "زندہ نبیؐ" غالباً دو جلدوں میں ہوگی جو پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں چھپے گی اور ہندوستان کے طول و عرض میں یتیمخانوں لائبریریوں جامع مسجدوں، خانقاہوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کیجائیگی تاکہ یہ فیض عام معاونین کیلئے باعث خیر و برکات ہو اسکی اشاعت کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس طریقے پر قرآن مقدس کی تعلیمات عام ہوں جو کائنات کا سب سے زیادہ ضروری اور مبارک کام ہے تمام اخراجات کا تخمینا تقریباً پانچ ہزار روپے ہیں جو چیز کی اہمیت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں لہٰذا امید ہے کہ میری اپیل پر آپ جلد لبیک فرمائیں گے اور خدا کے دئیے ہوئے میں سے ہر ممکن امداد فرما کر ماجور فی الدارین ہوں گے:۔

فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن
دفتر تبلیغ القرآن براہ فیرلین کلکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

تری ذات پاک مین کسکو شک تری شان جل جلالہ
ہی غل زمین سے ہے تا فلک تری شان جل جلالہ

تو یہان بھی ہے تو وہان بھی ہے تو یہان ہی ہے تو وہان ہی ہے
ترا بھید پایا نہ آجتک تری شان جل جلالہ

تو کریم ہے تو رحیم ہے تو حلیم ہے تو علیم ہے
تجھے ہے بقا نہین اس مین شک تری شان جل جلالہ

ترا پتے پتے مین نور ہے ترا ہر شجر مین ظہور ہے
تری ہر گلون مین بسی مہک تری شان جل جلالہ

تو سب مصلح پر گنہ کے نرے گناہ کا حشر مین
تو کریم ہے نہین اسمین شبہ تری شان جل جلالہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

مسلمانو! اللہ اور اوسکے فرشتے احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہین اور تم بھی درود وسلام بھیجتے رہو۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کو سیدھا رستہ چلانے اور اپنی بندگی کا حق ادا کرانے کے لئے حضرت آدم نبینا سے لیکر حضرت عیسٰی علیہ السلام تک ہزارون پیغمبر بھیجے جنھون نے اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب مثلاً توریت انجیل، اور زبور وغیرہ کے حکمون کے مطابق اللہ تعالیٰ کی شریعت کو اپنے اپنے زمانہ مین اچھی طرح پھیلایا۔ اور اپنی اپنی امت کے لوگون کو اوسپر چلنے کی تاکید کی۔ آخر کار ایک ایسے نبیؐ کے تشریف لانے کا وقت آیا جو ان سارے نبی و مرسل کے خلاصہ بلکہ خلاصۂ موجودات ہون اور انکے اندر وہ سب صفتین موجود ہون جو اب تک الگ الگ سارے نبی و رسول مین پائی جاتی تھین توریت و انجیل مین اون کا نام نامی احمدؐ اور قرآن مجید مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

نعت ہی نعت

سیدِ عالم سرورِ عالم میرے محمد میرے احمد — فخرِ خلائق فخرِ آدم میرے محمد میرے احمد

سارے نبی میمون ہین مکرم میرے محمد میرے احمد — سب تاروں مین جیسے نیرِ اعظم میرے محمد میرے احمد

رب کے دلارے رب کے ہین پیارے میرے محمد میرے احمد — سب سے کنارے سب سے ہین نیارے میرے محمد میرے احمد

صدقے ہین جن پہ چاند ستارے میرے محمد میرے احمد — دے گئے ہمکو تیس سیپارے میرے محمد میرے احمد

سب سے ہین اعلیٰ سب سے ہین برتر میرے محمد میرے احمد — سب کے ہین آقا سب کے ہین افسر میرے محمد میرے احمد

چاند ستارے جن پہ نچھاور میرے محمد میرے احمد — نقش ہوا ہے میرے یہ دل پر میرے محمد میرے احمد

ہم مسلمانون کے پیغمبر جن کی ہم امت مین ہین جو کچھ وہ کہہ گئے یا خود کر گئے
اوسکو ہم خود بھی کرتے ہین اور دوسرون کو بھی ویسا ہی کرنے کیلئے کہکر
اپنے نبی برحق کی پیروی کا حق ادا کرتے ہین اسی لیے ہمارا خطاب
خَیرُ اُمَّۃٍ ہوا یعنی دنیا کی ساری امتون مین ہم مسلمان بہتر ہین - تو
مسلمانون ہم کو لازم ہے کہ واقعی ہم لوگ اپنی ہر طرح کی ظاہری اور
باطنی حالت کو دنیا کے سب لوگون سے اعلیٰ اور افضل بنا کر دکھلائین -
تاکہ لوگ ہمین اچھا دیکھکر ہمارے پیغمبر صلعم کو اچھا سمجھین اور اسطرح اپنے
پیدا کرنیوالے خدا کی ہم رضامندی حاصل کرسکین -

امت محمدؐ کی

ہر اک امت سے بڑھکر کیون نہ ہو امت محمدؐ کی
کہ اعلیٰ شان ہے سب سے میرے حضرت محمدؐ کی

وہی آتے نہین ہین سر کے بل دین محمدؐ مین
نہین معلوم جن کو واقعی عزت محمدؐ کی

دو عالم جسپہ قربان ہو خدا بھی جسکی خواہان ہو
بتائین جوہری کیا تجکو ہم قیمت محمدؐ کی

مسلمان نام ہے تو ہم زمانے کو دکھادینگے
کہ یون عظمت مین بڑھکر سب سے ہے امت محمدؐ کی

میرے پیش نظر مصحف نہ کیون قرآن ہو ہر دم
یہ صورت ہے محمدؐ کی یہ سیرت ہے محمدؐ کی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین والنبیین ہین یعنی آپ کے بعد قیامت تک کوئی رسول یا نبی پیدا نہین ہوگا کیون کہ آپ نے اگلی پچھلی ساری ضرورتون کو اپنی تشریعت آوری سے پورا کر دیا۔ دنیا مین جتنے مختلف مذہب والے موجود ہین یا قیامت تک جو کوئی اور ہونگے اون سب کو لازم ہے کہ اب وہ پیغمبر آخرالزمان احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین داخل ہوجائین۔ آپ کی ذات اقدس کے بعد کسی کی پیروی جائز نہین رہی۔

نظم

حبیبِ خدا خاتم الانبیاء　ہر اک قوم ملت کے ہین مقتدا
کیا حق نے انکو جمیل الصفات　نہ ہوگا کوئی اور نہ ایسا ہوا
کہو کافرون سے مسلمان ہون　قیامت تلک کے ہین یہ رہنما
انھین کی شریعت ہے راہِ نجات　انھین کے ملائے ہے ملتا خدا

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز نخواہد بہ منزل رسید

برادران ! اگر تم چاہتے ہو کہ پروردگار عالم کو خوش رکھو اور وہی کرو جو اوس نے کہا ہو اور اوس چیز سے بچو جس سے اوس نے منع کیا ہے۔ تو وہ سب کی سب اللہ تعالےٰ کی بھیجی ہوئی آخری کتاب قرآن مجید مین موجود ہے۔ یہی چیز تھی جس کے پہونچانے کے لئے ہمارے پیغمبر صاحب دنیا مین تشریف لائے تھے اس کتاب مین اللہ تعالےٰ کا حکم ہے آنحضرت صلعم نے عمر بھر اسی کو کہا اور اسیکو کیا۔ کیونکہ اسی کام کے لئے ان کا آنا ہی ہوا تھا۔ اسی کے عمل سے اون کا ایسا اعلےٰ وافضل مرتبہ ہوا۔ اور وہ جب دنیا سے پھر اللہ تعالےٰ کے یہان تشریف لے گئے۔ تو اس کتاب کو ہم لوگون کے لئے قیامت تک کے واسطے چھوڑ گئے۔ اپنے اللہ کی رضامندی اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی پیروی اسی مین ہے کہ مسلمان قرآن مجید کے کہنے پر دل وجان سے عمل کرین۔ جسطرح سے ہمارے پیغمبر صاحب کامل نبی تھے۔ اسی طرح یہ کتاب مقدس بھی کامل واکمل کتاب ہے یہ ساری اگلی کتابون کا مجموعہ ہے اور قیامت تک کے لئے کافی ووافی۔

کلام اللہ ہے اپنا

دو عالم کے لئے ہادی کلام اللہ ہے اپنا
یہ ہر منزل مین رہبر اور خضر راہ ہے اپنا
تلاوت اسکی کرنا ہے کلام اللہ سے کرنا
خدا رکھے دلِ شیدا کلیم اللہ ہے اپنا۔
اگر فرمان پر اسکے عمل ہے اے مسلمانو!
تو پھر ساری خدائی اور خود اللہ ہے اپنا
خدا کے ڈرنیوالے سے زمانہ آپ ڈرتا ہے
یہ دل دنیا کی ہر طاقت سے بے پرواہ ہے اپنا
میری آنکھون مین نقشہ چھا گیا ہے لا الہ کا
سخن تکیہ ہر اک، دم اب تو اِلَّا اللّٰہ ہے اپنا۔
دلِ سی پارہ پر ہے نقش اسکے تیس ۳۰ پارون کا
غرض قرآن کا اک ختم تو ہر ماہ ہے اپنا
نہ پوچھو میری نسبت کو نہ پوچھو میری قربت کو
خدا اپنا ہے اے مصلحؔ رسول اللہ ہے اپنا

تعلیم قرآن

مسلمانو! قرآن مجید جاننے اور عمل کرنے کے لیے آیا ہے۔
اور خدا کی غرض اور منشا یہ ہے کہ ہم اوس کے بندے اوس کے
حکموں کو جان کر اوس کے سچے اور پیارے بندے بنین۔
آجکل جسطرح قرآن بچون کو پڑھایا جاتا ہے۔ یا حافظ لوگ
تراویح مین پڑھکر سناتے ہین اور مقتدی کچھ نہین جانتے کہ
یہ کیا ہو رہا ہے۔ یاد رکھو کہ خدا کی اصل مرضی کے مطابق نہین۔
ایسی تو کسی آدمی کی بات بھی نہین ہو سکتی جو کچھ سمجھ مین نہ آئے
نہ تو ایسا ہمارے پیغمبر صاحب نے کیا اور نہ کہا۔ اور نہ ایسا
ہمارے اگلے بزرگون سے ثابت ہے یہ ہملوگونکی بڑی بھول ہے
جو قرآن مجید کو بے معنی و مطلب کے رواج دیئے ہوئے ہین
اور یہی سبب ہے کہ اسطرح کے قرآن مجید پڑھنے والے
لاکھون کروڑون ہین مگر یہ جاننے والے سیکڑے پانچ
بھی نہین کہ اونھون نے جو پڑھا اوس کا کیا مطلب
تھا۔ اللہ تعالے نے کس چیز سے منع کیا اور کیا چیز کرنے کو
کہا۔

حلال کا کہاں کہاں بیان تھا اور حرام کا کس کس جگہ ذکر

مطلب نہ جس کا کچھ ہو وہ قرآن تو نہین
بے معنی جو ہو حق کا وہ فرمان تو نہین

کیون کر کہون نہ جان کو مین جان تو نہین
صدقے نثار تو نہین قربان تو نہین

دوزخ کا کیون نہ خوف ہو جنت کا کیون نہ شوق
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان تو نہین

سنکر کلامِ حق بھی نہ جھک جائے سر اگر
کچھ اور ہون گے آپ مسلمان تو نہین

باطل کا زور شور مسلمان کے سامنے
یہ آن تو نہین ہے اور یہ شان تو نہین

بھولے سے جو ادا نہ کرین حق عبدیت
حیوان ہونگے کمدود وہ انسان تو نہین

جنکو لگاؤ ہو گا نہ قرآن پاک سے
مصلحؔ پکار دو وہ مسلمان تو نہین

یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانون پر ساری مصیبت اور سارا وبال
صرف قرآن پاک سے علٰحدہ رہنے کی وجہ سے آیا ہے اور اس
سے بڑھکر اور کیا علیحدگی ہوگی کہ اگر کسی مجلس مین کلام ربانی
کی تلاوت کی بھی جائے تو سامعین خاموش بیٹھے منھ دیکھا
کرین۔ مسلمانون کی شان سے یہ سراسر بعید ہے کہ وہ اسطرح
سے اپنے دین کی اصل چیز سے کورے اور بے نیاز رہین۔
اسمین کوئی شک نہین کہ عام مسلمانون کا اس معاملہ مین اتنا
قصور نہین جتنا اہل علم کا ہے۔ عالمون اور مشائخون کا یہ
کام تھا کہ وہ اللہ کے کلام کی اصلی تعلیم عام کرتے کیونکہ
یہ کتاب مقدس کافتہ الناس کے جاننے اور عمل کے لئے
آئی ہے۔ اور حق ہے کہ خدا کے یہان سب سے پہلے اور
سب سے زیادہ اسی گروہ سے اس کا سوال ہوگا اور پھر
عوام سے بھی لہٰذا علما اور مشائخ کو لازم ہے کہ خدا کی بھیجی ہوئی
خالص تعلیمات کا درس عام جاری کرکے اپنے اپنے فرض سے
سبکدوش ہون۔ وہ یاد رکھیں کہ انسان کی تالیف وتصنیف
تعویذ و دعا اور ورد و وظائف مین اللہ کے بندون کو پھنسائے
رکھنا اور بندگی کے اصلی قواعد وضوابط قرآن مجید سے انکو

محروم رکھنا۔ معبود برحق کی شان مین بڑی گستاخی اور اوس
ذات والا کی بڑی حق تلفی ہے۔

قرآن مجید کسی خاص جماعت یا کسی خاص گروہ کے لئے
ہرگز نازل نہین ہوا۔ وہ تو ہر جگہ یاایھاالناس، یاایھاالذین
امنوا وغیرہ جمع کے صیغے سے ہر چھوٹے بڑے لکھے پڑھے اور
بے لکھے پڑھے آدمیون کو مخاطب کرکے علم عقل، غور و فکر اور سمجھہ
کرکے عمل کے واسطے کہتا ہے۔ اس لئے یہ بھی قطعًا غلط ہے کہ اس
کتاب کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہین جو اچھی طرح سے عربی جانتے ہون۔
کسی بڑے مدرسے کے پڑھے ہوئے ہون، صرف و نحو اور فصاحت
و بلاغت اور علم کلام وغیرہ سے آگاہ ہون۔ مین تو کہتا ہون کہ
اسکے لئے حرف شناس ہونے کی بھی ضرورت نہین اور الف بے کا
قاعدہ تک پڑھنے کی ضرورت نہین اور نہ ایسا ہو سکتا ہے کہ سارے
کے سارے مسلمان اپنی اپنی ملازمتون کو چھوڑکر تجارتون اور
کھیتون سے علیحدہ ہوکر۔ کارخانون کو خیرباد کہکر مدرسون مین
جا بیٹھین۔ نہ تو اتنے مدرسے طیار ہین اور نہ اتنے مدرسین اور
پھر یہ کیسی ہنسی کی بات ہوگی کہ ایک ساٹھ برس کے بوڑھے کے
ہاتھ مین قاعدہ بغدادی دیکر کہا جائے کہ جاؤ مدرسہ مین دس برس تک

درس نظامیہ کو ختم کردو تو تم قرآن کو جان سکتے ہو یعنی دوسرے
لفظوںمین مسلمان ہو سکتے ہو۔ مگر ہان یہ ممکن ہے کہ چوبیس گھنٹونمین
سے صرف ایک گھنٹہ قرآن مقدس کی تعلیم کے لئے ہر کس و ناکس سے
لیاجاسکتا ہے اور وہ اسطرح کہ ایک یا دو آیتین زبانی یاد کرادی
جائین اور پھر اونکے معنی و مطالب کو اچھی طرح سمجھا کر
ذہن نشین کردیا جائے۔ اسطرح سارے مرد و عورت اور بچے
تک قرآن مجید کو جان سکتے ہین۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کے
فرمان سے آگاہ ہو سکتے ہین اور دراصل یہی ہے اسلام اوریہی ہے
کرنے کا کام۔ اسکے علاوہ ساری انجمنین اور ساری تحریکین
فضول ہی نہین بلکہ بسا اوقات مضر بھی ہین۔

اور پھر اون کا کیا حال ہے جو اپنے کو مسلمان تو کہتے ہین
لیکن عمر بھر مین ایک مرتبہ بھی شروع سے آخر تک اس زندگی
کے دستور العمل کو پڑھکر یا کسی اور سے پڑھوا کر نہین سنتے
اگر ان کے پاس کسی خویش و اقارب کا خط آجاتا ہے یا کہین سے
تار آجاتا ہے تو گو یہ جاہل ہوتے اور اس زبان سے واقف نہین
ہوتے۔ مگر اسوقت تک مطمئن نہین ہوتے جب تک کسی پڑھنے والے
کو ڈھونڈھکر پڑھوا کر سن نہین لیتے تو کیا یہ قرآن مقدس اُن کے

پیدا کرنے والے کا بہت ضروری اور مفصل خط نہین ہے جسکو پڑھکر
یا پڑھوا کر سننا اور اوس پر عمل کرنا ضروری ہے یہ وہ نامہ مبارک ہے
جس کے نامہ بر حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور جسکو پیغمبر
آخر الزمان حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ہملوگون تک
پہنچایا جو آج تیرہ سو برس سے ہمارے درمیان موجود ہے۔ لیکن
کتنے بڑے افسوس اور کیسی بدقسمتی کی یہ بات ہو گی کہ اسکو یون ہی
چھوڑ دیا جائے یہ سب کی سمجھ کے مطابق ہے اس لئے قیامت کے
دن سب سے پہلے اسی کے احکام کے بموجب خداوند جل و علا سب
حاکمون کا حاکم اپنے دربار عام مین سوال و جواب فرماے گا
اور جزا و سزا کا مستحق بناے گا۔ یہ قرآن بالکل آسان ہے
کیونکہ اللہ تعالے خود فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
ہم نے قرآن کو بالکل آسان بنا کر نازل کیا ہے۔ تو جو لوگ اب
اللہ کے دین کو مشکل بتاتے ہین وہ اللہ تعالے سے کھلی ہوئی
مخالفت کرتے ہین۔ خدا ہم سب مسلمانون کو اس سے بچاے۔

اور پھر اوس گروہ پہ حسرت ہے جو اپنے کو مسلمان
کہتا ہے لیکن تمام عمر دوسری زبانون اور دوسرے علمونکے
پڑھنے پڑھانے مین گذار دیتا ہے مگر کتاب اللہ کے علم و عمل کو

معلوم نہین کس کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ان کی جواب دہی کا کیا ٹھکانا ہے۔ جو معاش میراث بیچ کر اپنے جگر گوشوان کو سب کچھ حاصل کرانے کے لئے خون پانی ایک کر دیتے ہین مگر جو علم دین دنیا دونون دینے کے لئے کہتا ہے اوسکا بھولے سے بھی خیال نہین کرتے ایسے لوگ جن کے ورد و وظائف جنکے وعظ و لکچر جن کی تحریر و تقریر اور جنکی تعلیم تلقین مین سب کچھ ہے۔ مگر قرآن نہین۔ اونکو معلوم ہوجانا چاہیئے کہ وہ سب کچھ سہی مگر انسان نہین ہین کیونکہ انسان بنانیوالی تو صرف ایک چیز ہے جسکا نام قرآن مقدس ہے۔

قرآن کو جس نے جانا نہین اللہ کو اس نے چھوڑ دیا
اسلام سے اوسکو بہرہ نہین معبود کا رشتہ توڑ دیا

کیا دیکھی کمی قرآن مین ہے کیا نقص بتاؤ آیا نظر
پوچھے خدارا ان سے کوئی کس جرم پہ حق کو چھوڑ دیا

اصل شریعت اصل طریقت راہ ہدایت تو ہے یہی
اپنے کو مومن کہتے ہوئے اس سمت سے منھ کیون موڑ دیا

اصل حکومت اصل ریاست دولت عزت اس مین ہے
کچھ نہین جس سے ملنے کا۔ رشتہ کو اوس سے جوڑ دیا

پوچھتے کیا ہو مصلح کی بھائی ادا قرآن کی وہ
ہر شخص کو اس نے چھوڑ دیا اللہ سے رشتہ جوڑ دیا

مسلمان اگر اپنی دین و دنیا کی بھلائی چاہتے ہیں تو اُن کو لازم ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کریں اس کے حکموں کو جانیں اور اُس پر چلیں۔ اپنی اولاد اپنے کنبے اپنے خویش و اقارب اپنے دوست احباب اہل محلہ اہل شہر۔ اہل مُلک کو اس کی دعوت دیں۔ اور اس کی مقدس تعلیمات سے مالا مال کریں۔ کیا تمہاری غیرت اس کو قبول کرتی ہے کہ جس وقت ایک غیر مذہب والا تمہارے پاک مذہب پر نکتہ چینی کرے تو تم اُس سے یہ کہکر خاموش سنا کرو کہ "ہم تو اس سے واقف نہیں" اس کا جواب ہمارے عالم سے پوچھو" قرآن مجید تو ہر مسلمان کو دین کا عالم بنانا چاہتا ہے اگرچہ وہ اپنی دوکانوں پر بیٹھا رہے، کھیتوں میں مشغول ہو اور ملازمتوں کو انجام دیتا رہے

فریضۂ جہاد

اسی طرح اسلام اپنے ہر نام لیوا کو سپاہی اور مجاہد دیکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ وقت آپڑے تو عورتیں اور بچے تک اللہ کے رستے میں کافر اور مشرکوں سے لڑکر جان فدا کردیں۔ اسی لئے ہر مسلمان کو جہاد کیلئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے اور جو سامان اس کے لئے ضروری ہوں اُسکو مہیا کرتے رہنا چاہئے۔ اس نیت سے بدن کی پرورش حربے ہتھیار کا درست رکھنا اور گھوڑا باندھنا بھی جہاد کے ثواب کا مستحق بناتا ہے۔ تاکہ کفار پر رعب غالب رہے ؎

مسلمانو! جہاد کے فضائل بہت ہیں قرآن مجید میں اس کی بڑی بڑی بزرگیاں لکھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ اُس کا دین یعنی اسلام دنیا کے ہر دینوں پر زبردست ہو۔ و دین الحق لیظہرہ علے الدین کلہ قرآن مجید میں موجود ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان فریضۂ جہاد سے آگاہ رہیں ورنہ اسلام کمزور پڑ جائیگا اور پھر خود مسلمان بھی کمزور ہو کر ذلیل ہو جائیں گے۔ دوسری قومیں اُنکو بے عزت کرنے لگ جائیں گی اور اپنی من مانی بات منوانے لگ جائیں گی ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہونا چاہیے دیکھو آنحضرت صلعم کو مکہ کے کافر اُس وقت تک کس قدر تکلیف دیتے رہے جب تک جہاد کا حکم نہ ہوا تھا آپ کو نماز تک نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کو بڑی بڑی تکلیفیں دیتے رہے کہ وہ دین سے پھر جائیں ان میں سے کئی اسی حالت میں شہید بھی ہو گئے۔ مگر جب مدینہ میں آیت جہاد نازل ہوئی اور مسلمانوں پر دین کے واسطے کفار و مشرکین سے لڑنا فرض ہو گیا تو سارے کفّار مغلوب ہو گئے اور مکہ فتح ہو کر سارا عرب اسلام لانے پر مجبور ہو گیا:۔

شہید کا خون پاک ہے

راہِ خدا میں سر کا کٹانا ثواب ہے	جو ہو شہید اُس کو صلہ بے حساب ہے
باطل پرست بھاگتے ہیں حق پرست سے	آنکھیں ملا سکیں یہ کہاں اُنکی تاب ہے،

خون شہید پاک ہے دیتے نہیں جو غسل کافر اگر نہر پہ ہوں منھ پھیر دینگے وہ	اُن کے وضو کے واسطے خنجر کی آب ہے، مومن کا اُن کے واسطے سو سی جواب ہے،

دنیا میں کیا کوئی نہیں دار السلام اب
دار الحرب میں کس لیے مصلح خراب ہے،

برادران اسلام! منشائے خداوندی ہے کہ روئے زمین کی تمامی مخلوق امن و آسائش کے ساتھ زندگی بسر ے۔ ساری قومیں آپس میں ایک ہو جائیں ایک مرکز پر آجائیں۔ ایک ہی رنگ میں رنگ جائیں۔ اسی لئے اُس نے دین اسلام کو بھیجا ہے جو رسول مقبول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم لوگوں تک پہونچا۔ ہمارے حضرت کامل انسان اور کامل نبی تھے اور آپ کے مبعوث ہونے کی اسی لئے ضرورت تھی کہ آپ اُس تعلیم کی تکمیل اور اُسی اہم عقدہ کو حل فرمائیں جس کو آفرینشِ عالم سے لیکر آج تک کوئی نبی پورا نہ کرسکا اور آپ کو قرآن حکیم ایسی خوبیوں اور ایسے قاعدے اور ضابطے کی کتاب ملی جس کا کوئی عقلمند سے عقلمند قانون داں بھی جواب نہ لاسکے اس پاک کتاب نے ایسا قانون نافذ فرمایا جو سارے جھگڑوں کو مٹا کر مخلوق کے لئے امن و امان کی ضامن ہوسکے:۔

چاہتی تھی جس کو قدرت مذہب اسلام ہے پائے جس سے امن خلقت مذہب اسلام ہی	جسکو مانے عقل و فطرت مذہب اسلام ہے رنگ دے جو ایک رنگت مذہب اسلام ہے

بعض و کینہ غیرت رشک و حسد کو میٹ کے
ظاہر و باطن میں یکساں بھائی بھائی ہو کر
ساری قوموں کو جو دعوت دیکے زیر فلک
دونوں عالم کے ہوں مالک جسکو حاصل کرکے ہم

دل سے جو کھو دے کدورت مذہب اسلام ہے
جو سکھائے یہ اخوت مذہب اسلام ہے
بس وہ تنہا ایک ملت مذہب اسلام ہے
بس کھری اک ایسی دولت مذہب اسلام ہے

حضرت مصلح کوئی تعریف اس کی کیا کرے
حق تعالے کی یہ رحمت مذہب اسلام ہے

بھائیو! قدرت نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے مذہب اسلام کے پانچ رکن مقرر فرمائے ہیں جن کا آگے ذکر آتا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ساری برائیوں کی جڑ کاٹنے کا آلہ ہیں۔ اور اُن افعال کے سرچشمہ ہیں جن سے صرف بھلائیاں پھیلیں۔ اور جو عبد و معبود دونوں کو پسندیدہ ہوں اور جنکی وجہ سے دین و دنیا دونوں حاصل ہو۔ اوّل تو کلمہ طیبہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کے سوا کوئی دوسرا پوجنے کے لائق نہیں۔ اب چاہے اس میں کوئی پیر فقیر ہو یا حاکم وقت اولیا اللہ ہو یا پیغمبر۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اُس بات میں شریک نہیں کیا جاسکتا جو خدائے بزرگ و برتر کیلئے مخصوص ہیں۔ ایسا کرنیکا خیال بھی شرک ہے۔ یہ کلمہ مذہب اسلام میں داخل ہونے کی گویا کہ ایک فیس ہے جس کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا یہی کلمہ ہر طرف کی بھٹکتے پھرنے سے بچا کر ایک خدائے واحد پر ایمان لانیکا باعث ہے۔

کالی۔ گورے۔ غریب۔ امیر۔ بادشاہ، فقیر، زبردست، ضعیف، پچھم، پورب، دکھن، اُتر۔ غرض ہر ایک انسان کے لئے بلا امتیاز باعتبار ملت کے یہی کلمۂ اقرار و یقین کے بعد سب کو ایک کر دیتا ہے سب ایک راستے پر ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کا منتہائے خیال ایک ہو جاتا ہے:۔

نماز

پانچ وقت کی نماز فرض ہے یہ انسان کو دنیا کے سارے تعلقات سے علیحدہ کر کے اُس کے پیدا کرنے والے کے سامنے پہونچا دیتی ہے۔ یہ سر جھکانا اظہارِ عبودیت کیلئے ہے۔ نماز میں قرآن مجید کی پہلی سورۃ "سورۂ فاتحہ" جسے عوام جسکو الحمد کی سورۃ کہتے ہیں ضرور پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ سورۃ گویا پورے قرآن مجید کے مطلب اپنے اندر رکھتی ہے اسی لئے جو مسلمان ہر رکعت میں ایک مرتبہ پورے قرآن مجید کو ختم کر لیتا ہے اُس سے کوئی برائیاں سرزد ہو ہی نہیں سکتیں اور صبح سے شام تک یہی سلسلہ پانچ وقت قائم رہتا ہے تو مسلمانوں کی اس ایک عبادت کا دنیا کی کونسی عبادت مقابلہ کر سکتی ہے جبکی ایک رکعت میں اُس کی پوری مذہبی کتاب کا مطلب سامنے آجائے۔ اور یہ یاد رہے کہ قرآن مجید میں حق اللہ اور حق العباد کا ایک ایک شمہ تک موجود ہے جو دنیا کی ہرگز ہرگز کسی مذہبی کتاب میں موجود نہیں پھر ایک انسان کو اپنی زندگی میں اس کے سوا اور پیش ہی کیا

آسکتا ہی کہ اپنے پیدا کرنے والے کی بندگی کا حق ادا کرلے یا اُس کی مخلوق
کے حق کو پوری طرح ادا کرے۔ نماز ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دیتی
ہے کہ ہم اپنے اغراض و مقاصد کے علاوہ دوسروں کی امداد و بہبودی
کے لئے بھی وقت صرف کریں۔

نماز کی حقیقت

کامل ترین سب سے عبادت نماز ہے ۔ مومن کی حق میں ایک شہادت نماز ہے
حاضر حضورِ قلب سے مسجد میں جو ہوا ۔ اُس کو رضائے حق کی یہ حجت نماز ہے
سرگوشیاں ہیں کس سے یہ ہی کون روبرو ۔ اللہ ری کس کی دیکھنا رویت نماز ہے
سمجھا ہی جس نے اس کو وہ سمجھے گا دین کو ۔ سچ ہی کہ دین کی یہ حقیقت نماز ہے

مُضیا خدا کیواسطے غفلت نہ ہو کبھی
سُن لیجئے کہ حاصل خلقت نماز ہے

روزہ

دین کا ایک رکن روزہ ہے۔ یہ بھی خدا کا ایک حکم ہے جس کی وجہ سے سال
بھر میں ایک ماہ دن کے وقت کھانا پینا اور عورت سے صحبت کرنا جائز
نعمتوں و ... کیواسطے تو شی خوشی ترک کر دیتا ہے تو جاننا چاہئے کہ وہ
دوسروں کے مال پر خدا کی مرضی کے خلاف کیونکر ناجائز قبضہ کرسکتا ہے۔
حرام خوری اُسے کیونکر پسند آئے گی اور غیر کی عورتوں پر کیونکر نگاہ بد ڈالیگا

جس کو دنیا کا بُرا آدمی بھی بُرا جانتا ہے:۔

رمضان شریف

ہے دھوم مومنوں میں ماہِ صیام آیا — انعام خاص آیا اور فیضِ عام آیا
خانز ہے مومنونکی ماہِ صیام آیا — جنت سے خوانِ آیا کوثر کا جام آیا
اے روزہ دار رضواں در پہ ترے کھڑا ہے — دینے دعائیں آیا کرنے سلام آیا
ہر سمت دھوم ہے یہ ہر سمت شور ہے یہ — ماہِ صیام آیا ماہِ صیام آیا

ماہِ صیام مصلح وہ ہے کہ جس کے اندر
حق کا پیام آیا حق کا کلام آیا ؁ ؁ ؁ ؁

حج

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے یعنی عمر بھر میں ایکمرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے سفر کرنا۔ اور اُن ارکان کو بجالانا جس سے حج حاصل ہوتا ہے اس فرض کی ادا کرنیسے سارے گناہ دور ہوجاتے ہیں اور آدمی ایسا ہوجاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے معصوم پیدا ہوا ہو۔ علاوہ اسکے بیسیوں فایدے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور اُنکو دیکھکر خوش ہونا اسلام کی اور مسلمانوںکی بھلائی کیلئے آپس میں مشورے کرنا۔ لاکھوں بھائیوں کا ایک ساتھ اللہ کیسامنے سر جھکانا یہ مطلب رکھتا ہے کہ دین کیواسطے کفار کے مقابلہ میں وہ اسی طرح ایکدل ہوکر کام

کرسکیں گی۔ نیز عزیز و اقارب۔ حُبِ وطن زن۔ زر۔ زمین۔ جو بسا اوقات اُمُّ الفسادات ہیں۔ واقعی اُنکی محبت کیا شی ہے؟ اِس لانبے چوڑے سفر میں اسکی حقیقت اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ پھر ایسا شخص دوسرونکی انکی اپنی اِن اشیاء کیساتھ الفت و مفارقت کا اندازہ کرکے کبھی اسکی جرأت نکریگا کہ وہ اپنی اِن چیزونکی جدائی کی تکلیف میں مبتلا ہو۔ اب اسلام کے ان ارکان پر نگاہ ڈالئے۔

زکوٰۃ

مسلمانوں پر زکوٰۃ بھی فرض ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں۔ اختیاری۔ غیر اختیاری۔ اِنمیں سے غیر اختیاری اپنی حلال کی کمائی سے ۲½ فیصدی خدا کی راہ میں بطور خیرات کے خرچ کرنا ہی اسکے حقدار فقیر۔ محتاج۔ قرضدار۔ مسافر۔ اور عامل ہیں۔ اِن کے علاوہ غلاموں کا آزاد کرنا۔ نئے نئے اسلام لانے والوں کی تالیفِ قلب میں خرچ کرنا۔ قرآن مجید کے علم و عمل کی خاطر صرف کرنا وغیرہ بھی ہے۔

زکوٰۃ کی دوسری قسم اختیاری ہے جسکی مختصر تشریح ایک مصیبت زدہ کی طرف تشفی دِہ نگاہ سے دیکھنے سے لیکر اپنی پیاری سے پیاری چیز بھی بنی نوع انسان کی حاجت روائی کیلئے دیدینا ہے اِس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہی کہ جب مذہب اسلام میں اپنا مال دوسرونکے لئے خرچ کرنا فرض ہی تو پھر پرایا مال کوئی مسلمان کیونکر ناجائز طور پر حاصل کرنیکا مجاز ہو سکتا ہے۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہ رہی جو دنیا میں نقصِ امن کا باعث ہو اور اُس کا ادا کرنے والا خدا کی مرضی کو حاصل نکرسکے

کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اللھم صل علیٰ محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم

نظم

سب کے چلنے کی ایک سیدھی راہ
پھر نماز و زکواۃ و حج روزہ
سر کٹا دینا فی سبیل اللہ
دین حق جس سے سرخرو ہو جائے
ان کا عامل خدا کا پیارا ہے
فلسفے سے یہ سارے ہیں لبریز
کون ہے ان سے جو کرے انکار

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ملتی ہے جس سے دین اور دنیا
جس سے ہوں شرک اور کفر تباہ
جس سے اسلام چار سو ہو جائے
عرش اعظم کا چاند تارا ہے
ان کے ہر جز و مصلحت انگیز
وقنا ربنا عذاب النار

کیجئے مصلح خدا کا شکر ادا
جس نے مسلم ہمیں ہے پیدا کیا

ولادت شریف

جاننا چاہیئے کہ ۱۲ ربیع الاول کو آج تیرہ سو برس پہلے مکہ شریف میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور چالیس برس کی عمر شریف میں آپکو نبوت عطا ہوئی اُس دن سے آپنے اللہ کے فرمان قرآن مجید کو لوگوں کے سامنے پیش کرکے اُن کی دین و دنیا بنانیکا کام پوری طرح انجام دیا اور وہی بلکہ

ہرطرف پھیلائیں۔ جن میں سے اکثر کا ذکر اوپر بیان ہوا۔ آپکی پیروی اسی میں ہے کہ جس اسلام کیلئے آپ تشریف لائے تھے ہم سچے دل سے اُس کے پیرو رہیں کہ آپکی ولادت کی یہی غرض تھی جس کے لئے یہ مبارک مجلس میلاد شریف منعقد ہے۔ اسلام دنیا سے برائیوں کو مٹانے اور بھلائیوں کو پھیلانے کیلئے آیا ہے اسلئے مسلمان وہی ہے جو اسلام کے پھیلانے میں دل وجان سے کوشش کرتا ہے۔

مسلمان کا کام

زمانے سے مٹا دو کفر و ظلمت کو مسلمانو!
بہا دو ہر طرف بحرِ شریعت کو مسلمانو!

زمانے کو بہت ہی ناز اپنے زور بازو پر
دکھا دو تم بھی اپنی اب تو قوت کو مسلمانو!

تمہارے سامنے ہی ہو غضب باطل پرستی کا
اُٹھو پھیلا دو اب حکم شریعت کو مسلمانو!

فرشتے منتظر ہیں قافلے کیساتھ چلنے کو
مدد اللہ کی آتی ہے نصرت کو مسلمانو!

تمہارے مصلح ناچیز کی ہے یہ ہی خواہش
خدارا تم نہ ہار و اپنی ہمت کو مسلمانو!

اے قافلۂ اسلام کے سپہ سالارو! ایک زمانہ تھا کہ عرب کے بدوؤں نے قرآن کو سینے سے لگایا اور ہاتھوں میں تلوار لی پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قیصر و کسریٰ کے تخت اُلٹ دئیے۔ دنیا میں وہ کیا جو کوئی نہ کرسکا اُن پاک ہستیوں نے صرف اپنی ہی حالت بدلنے پر اکتفا نہ کی بلکہ دنیا کی سعید روحوں کو بھی راہِ ہدایت دکھلائی تبلیغ اسلام کا پورا پورا حق ادا کر کے خدا کو راضی کرلیا اور دین و دنیا دونوں

حاصل کرلی زمانے کی کوئی ترقی اُنسے بچ نہ سکی کیونکہ قرآن حکیم حکمتوں کی ساری باتوں سے مالامال ہے آج ساری قومیں ہمارے انہیں اسلاف کی نوشہ چینی کے باعث برسر عروج ہیں :-

مسلمانوں کے کارنامے

ہمیں سارے عالم کے استاد ہیں
زمانے کو میرے سبق یاد ہیں

مقلد مرے پھولتے پھلتے ہیں
جو میرے چلن پہ چلے شاد ہیں

جو قومیں ترقی میں ہیں آج فرد
مرے اُن کو احسان سب یاد ہیں

نہیں آج تک جسکی کوئی مثال
ہزاروں میری ایسی ایجاد ہیں

مرے کارنامے ہیں سب سے بڑے
زمانہ کے اُس پر سبتے صاد ہیں

مسلمانو! سچ تو یہ ہے کہ دین و دنیا میں جو کچھ ہے وہ تمہارے ہی لئے ہے اگر تم سچے اور پکے مسلمان ہو تو یقین مانو کہ دنیا کی ساری بڑائیوں کے تمہیں مالک و مختار ہو :-

مسلمان کیا ہیں ؟

دو عالم کے مالک اور مختار تم ہو
زمانے کی ہر شئے کے حقدار تم ہو

بنی یہ تمام عالم تمہارے لئے
حقیقت میں اُس کے سزاوار تم ہو

تمہارا ہے مصر اور بازار مصر — جو ہو جنس یوسف خریدار تم ہو

تمہیں لوگ سمجھیں گے مصلح کبھی
حقیقت میں آیت کے اسرار تم ہو

بھائیو اپنے خدا کا کہنا مانو اور اپنے پیارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ یعنی قرآن مقدس کے حکموں پر چلو۔ شریعت پر مضبوطی سے قدم جماؤ۔

شریعت

مرا دل کیوں نہ ہو پھر والہ و شیدا شریعت کا — یہی تو اک وسیلہ ہے خدا کی خاص رحمت کا
شریعت کا جو ہے پابند مالک ہے وہ جنت کا — وہی پیارا خدا کا ہے وہی پیارا ہے حضرت کا

مسلمانو! اپنے خدا سے التجا کرو اور کہو کہ اے اپنی توحید کی لاج رکھنے والے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تجھی سے استعانت چاہتے ہیں ہمیں اپنے حبیب کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اور وہ راہ جس پر تو نے اپنے برگزیدہ بندوں کو چلایا۔ نہ ایسوں کی راہ جو گمراہی میں پڑے یا جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔

التجا!

الٰہی ہدایت کا دے نور دل میں — مرے بھڑکے اک شعلہ طور دل میں
چلا آئے تو اور بس جائے تو — یہ اجڑے مکاں اور رنجور دل میں

نہ تیرے سوا ماسوا اس میں ہو — محبت تری یوں ہو بھرپور دل میں
محمدؐ کی صورت، تصور ترا — یہ جنت ہو سینے میں یہ حور دل میں

ملا نعتِ حضرت کا کیا کچھ صلہ
بہت آج مصلح ہیں مسرور دل میں

اے سارے جہان کی سننے والے مالک! ہماری بھی سن! ہماری مجلسِ میلاد کو قبول فرما اور ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے پیارے نبیؐ کی یہ مقدس یادگار اسلئے منایا کریں کہ اُن کی پاک زندگی کا حال سن کر اُن کی پیروی کا ذوق شوق دلمیں پیدا ہو اور ہم اسی سے اپنی عاقبت سنواریں۔ اے میرے خدا ہماری برائیاں دور کر اور نیکیوں میں ہماری مدد فرما۔ ہمیں اسلام کی حقیقی خدمت کی توفیق دے۔ ہماری سُستیوں اور کمزوریوں کو دور فرما۔ ہمیں اپنی کتاب مقدس قرآن مجید کے بتلائے ہوئے طریقہ پر اسلام کے پھیلانے کی قوت دے اے میرے خدا ایک بار پھر مسلمانوں کو مسلمان کر دے۔ آمین یارب آمین

مناجات

مسلماں یارب مسلماں ہوں — یہ پابندِ احکام قرآن ہوں
الٰہی تو اسلام کو دے فروغ — مسلمان پکّے مسلماں ہوں
نہ ہو فرض سنت کوئی اُن سے ترک — یہ اہلِ صفا اہلِ ایمان ہوں
ہو دونوں جہاں اُن کے زیرِ نگیں — دو عالم کے مالک ہوں سلطان ہوں

خدایا تو مصلح کو کر دے معاف
ہر اک مشکلیں اس کی آسان ہوں

تمام شد

شکریہ!

اس کتاب کیساتھ جناب مولانا حکیم راحت حسین صاحب بہاری
کی ہمدردی
اور جناب عبدل میاں عرف محمد اسحاق سردار کی مالی
اعانت کا تہہ دل سے شکریہ! "مصلح"